ناول: رقصِ عشق

مصنفہ: خانزادی

رقصِ عشق

از خانزادی

ارے یہ تم دلہن بن کر کہاں کی تیاری کر رہی ہو؟

کہی یہاں سے بھاگنے کا ارادہ تو نہی کر لیا؟

اپنے ایسے نصیب کہاں۔۔۔۔اپنے مقدر میں تو اس کوٹھے کی چار دیواری لکھی گئی ہے جس سے میں چاہوں بھی تو دور نہی بھاگ سکتی۔

بھاگ کر جاوگی بھی کہاں روشنی؟

وہ اپنے لمبے گھنے سیاہ بال کندھے سے کمر پے جھٹکتی ہوئی بولی اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔

آج کے اس دور میں تو عورت گھر کی چار دیواری میں اپنوں میں محفوظ نہی اور تم یہاں سے باہر جانے کا سوچ رہی ہو۔

سوچنا بھی مت روشنی۔۔۔اس دور ہمارے اپنے ہی ہمارے دشمن بن چکے ہیں۔خود کو ہی دیکھ لو ماں باپ کے گزرنے کے بعد شوہر نے دوسری شادی کرلی اور اولاد نہ ہونے کا طعنہ دے کر گھر سے نکال دیا۔

اسی لیے مجھے نفرت ہے مرد کے نام سے ہی ,مرد مطلبی اور جسم کا بھوکا ہے۔۔۔مرد کو بستر پر عورت ایسی چاہیے جس کے سب طلب گار ہو اور گھر میں بیوی پاکیزہ چاہتا ہے جس کا ماضی پاک ہو لیکن مرد یہ نہی سوچتا کہ اگر وہ خود کو بدل لے تو کسی بھی عورت کا دامن داغدار نہ ہو۔

کوئی مرد سے کیوں نہی پوچھتا کہ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تمہارا دامن پاک ہے؟

ارے مرد زناہ بھی کر لے ناں تو اسے معافی ہے کیونکہ وہ مرد ہے ,مرد ہے تو بھکنا واجب ہے اس پر اور عورت کی ایک غلطی اس کے لیے ساری زندگی گلے کا کانٹا بن جاتی ہے جو نہ حلق سے نیچے اترتا ہے اور نہ باہر آتا ہے۔۔۔بس اسی لیے نفرت ہے مجھے دنیا کے ہر مرد سے۔

بس کریں رملہ بی بی۔۔۔اتنی نفرت اچھی نہی ہوتی کل کو آپ کو بھی بیاہ کر جانا ہے کسی مرد کے ساتھ اگر اتنی نفرت دل میں رکھیں گی تو زندگی گزارنا مشکل ہو جائے گا آپ کے لیے۔

ہونہہ۔۔۔رہنے دو روشنی مجھے نہی جانا کسی مرد کے ساتھ بیاہ کر کے ,میں تو یہی رہوں گی اور اسی کوٹھے کی زینت بنوں گی۔

اس دنیا کے مردوں سے اچھے تو یہ گھنگھرو ہیں جو نہ تو بے وفائی کرتے ہیں اور نہ ہی چھوڑ کر جاتے ہیں وجن پیروں کی زینت بن جائیں اسی کے ہو جاتے ہیں۔ کسی دوسرے پیر میں جانا بھی چاہیں تو اپنی تاثیر کھو دیتے ہیں۔

اللہ نا کرے بی بی جی۔۔۔۔ اللہ آپ کو اس گند بھری زندگی سے محفوظ رکھے آمین۔

رہنے دو روشنی مجھے ایسی دعا نہ دو جس کا میں مان نہ رکھ سکوں، اگر آج میرا باپ میرے سر پر ہوتا تو شاید میں تمہاری دعا پر آمین کہتی لیکن اب نہی کہہ سکتی کیونکہ جو باپ اپنی بیٹی کے سر پر شفقت کا ہاتھ نہی رکھ سکے، اپنی بیٹی کو دنیا کے سامنے بیٹی نہ کہہ سکے ایسے باپ سے تو میں بن باپ کے ہی اچھی ہوں۔

اگر میری ماں کو ذلت کے اس گڑھے سے نکالنے کا وعدہ کیا ہی تھا اس نے تو پورا نبھاتا مگر نہی۔ اس کے لیے میری ماں سے نکاح کرنا تو آسان تھا مگر اپنے گھر کی زینت بنانے سے ڈر گیا کیونکہ وہ ایک عزت دار خاندان کا وارث تھا اور میری ماں اس کیچڑ کا داغ تھی۔

یہ عزت دار خاندانوں کے مرد ہم جیسیوں کو بستر تو سجا سکتے ہیں مگر گھر نہی بسا سکتے۔۔۔۔ گھر بسانے کے لیے تو انہیں ایک عزت دار عورت چاہیے جو بس ان کی ہو کر

رہے کسی اور خیال بھی ان پر حرام ہو اور خود چاہے دنیا کی ہر عورت پر نظر رکھ لیں انہیں کوئی خوفِ خدا نہی۔

میں تو یہ سوچتی ہوں کہ عورتیں پتہ نہی کیسے مرد کی بے وفائی پر خاموش رہ لیتی ہیں صرف اس کے لیے کہ ان کا گھر نہ خراب ہو جائے, ان کے دامن پر طلاق کا دھبہ نہ لگ جائے۔۔۔۔ ارے ایسی عورتوں کو تو ڈوب کر مر جانا چاہیے۔ یہ خود مرد کو آزادی دیتی ہیں اور پھر کونوں میں منہ چھپا چھپا کر روتی ہیں۔

رملہ بی بی ابھی آپ کم عمر ہیں۔ ان باتوں کو نہی سمجھ سکتی, عزت کی روٹی زلت کی اس زندگی سے لاکھ گنا بہتر ہوتی ہے۔ منافق مرد جیسا بھی ہو لیکن اپنی بیوی کی طرف اٹھنے والی ہر غیر نگاہ اس کا سینہ چیر سکتی ہے, میرے شوہر نے طلاق مجھے خود نہی دی تھی بلکہ اپنی ماں اور بہنوں کے دباو میں آگیا تھا اور میرے بھائی نے مجھے اس لیے پناہ نہی دی کیونکہ میرے دامن پر بدکرداری کا دھبہ تھونپ دیا گیا تھا طلاق کی وجہ بنا کر۔

ضروری نہی کہ ہر مرد ایسا ہو, میری زندگی جیسی بھی گزری گزر گئی لیکن آپ اپنے لیے ایسی زندگی کی دعا کبھی مت کرنا, یہاں مرد عورت کو صرف گوشت کی دکان سمجھتے ہیں، آتے ہیں جسم نوچتے ہیں اور ایک غسل سے خود کو پاک کر لیتے ہیں لیکن ہم عورتیں

اپنا نامہ اعمال گناہوں سے بھرتی جا رہی ہیں ,پتہ نہی کس منہ سے جائیں گی خدا کے سامنے ,پتہ نہی ہماری بخشش ہو گی بھی یا نہی ؟

صرف اور صرف اس پیٹ کی خاطر ہم خود کو ان ہوسی بھیڑیوں کی سپرد کر دیتی ہیں جن کے دل شاید پتھر ہو چکے ہیں۔

لیکن ایک بات تو صاف ہے روشنی۔۔۔۔رملہ نے روشنی کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی۔

یہاں جو مرد آتے ہیں وہ تمہارا جسم نوچتے ہیں ,ازیت دیتے ہیں مگر ان کے جانے کے بعد تمہیں کوئی افسوس نہی ہوتا کیونکہ تمہیں ان سے کوئی امید ہی نہی ہوتی اس لیے میرے خیال سے یہ زندگی زیادہ بہتر ہے۔

توبہ کریں بی بی جی۔۔۔۔اللہ آپ کو اس زلت سے بچائے میں تو دن رات یہی دعائیں کرتی ہوں کہ کوئی نیک انسان آئے اور آپ کو یہاں سے لے جائے ,ضروری نہی کہ ہر مرد ہی ایسا ہو اب اس کو ہی دیکھ لیں جو آج آنے والا ہے۔

ہر سال آج کے دن یہاں آتا ہے اور اس کی ڈیمانڈ ہوتی ہے بس ایک دلہن جو پوری رات گھونگھٹ اوڑھے کمرے میں اس کے سامنے بیٹھی رہی۔پچھلے تین سال سے یہ سلسلہ چل رہا ہے لیکن مجال ہے جو اس نے آج تک مجھے ہاتھ بھی لگایا ہو۔

بس چپ چاپ فرش پہ بیٹھ کر شراب پیتا رہتا ہے۔ پتہ نہی کس بات کی سزا دیتا ہے خود کو؟

دیکھنے میں تو کسی اچھے گھر کا لگتا ہے لیکن پتہ نہی کیا حادثہ ہوا ہے اس کے ساتھ جو وہ ہر سال ایسا کرتا ہے اور یہاں آتا بھی بس اسی دن ہے۔

اچھا۔۔۔۔ یہ کہانی تو پہلے کبھی نہی سنی روشنی، رملہ نے جیسے اس کی بات کا مزاق بنایا۔

روشنی نے افسوس سے سر ہلایا۔۔۔ یہ کہانی نہی حقیقت ہے رملہ بی بی، واقعی وہ ایک غیرت مند مرد ہے۔

اس ایک رات کی بہت بھاری قیمت ادا کرتا ہے بواجی کو اگر چاہے تو کچھ بھی کر سکتا ہے لیکن میرا خدا گواہ ہے کہ اس نے آج تک مجھے دیکھا تک نہی۔

میں جس طرح رات کو جاتی ہوں اسی طرح صبح کمرے سے واپس آتی ہوں۔

میں تو خود حیران ہوں کہ آج کے دور میں ایسے مرد بھی موجود ہیں۔

بس کر دو روشنی کم از کم اسے غیرت مند تو مت بولو اگر اتنا ہی غیرت مند ہوتا تو کبھی کوٹھے پر نہ آتا دل لگی کے لیے کوئی اور زریعہ ڈھونڈ لیتا، بھلا یہ کیا بات ہوئی کہ دل بہلانے کے لیے اسے کرایے کی دلہن کا ہی سہارا لینا پڑا۔

پتہ نہی کیا مجبوری ہے بیچارے کی جو اتنی چھوٹی سی عمر میں خود کو روگ لگا کر بیٹھ گیا۔ خیر ہمیں کیا؟

مجھے باتوں میں لگا دیا آپ نے مجھے تیار ہونا تھا۔

یہ سرخ جوڑا مجھے دو روشنی، آج تمہاری جگہ میں دلہن بن کر جاوں گی اس کے کمرے میں۔ زرا میں بھی تو دیکھو آخر کون ہے وہ غیرت مند مرد۔۔۔ آج کے دور میں اتنا نیک انسان کہاں سے آگیا۔

آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے بی بی جی۔۔۔ مجھے مروانا ہے آپ نے بوا جی سے۔ اگر انہیں پتہ چل گیا ناں تو آج کی رات میری زندگی کی آخری رات ثابت ہو گی۔۔۔۔ روشنی اس کے ہاتھ سے لہنگا جھپٹتی ہوئی بولی۔

کچھ نہی ہوتا روشنی تم یہ مجھے دو اور تیار کرو مجھے۔۔۔ اماں کی فکر مت کرو ویسے بھی وہ شہر سے باہر ہیں اتنی جلدی نہی آنے والیں۔

ان کا کچھ پتہ بھی نہی ہے رملہ بی بی وہ کب آجائیں، میں اتنا بڑا دھوکا نہی دے سکتی انہیں، آپ نے صبح یونیورسٹی واپس جانا ہے اپنی پیکنگ کریں اور پڑھائی پر دھیان دیں۔ ان سب کاموں میں پڑنے کی ضرورت نہی ہے آپ کو۔

آج نہی تو کل ان کاموں میں پڑنا ہی ہے روشنی تو آج کیوں نہی؟

آخر تمہیں ڈر کس بات کا ہے اماں کا یا پھر اس بات کا کہ وہ میرے ساتھ کچھ غلط نا کر دے ؟

دونوں کا ڈر ہے مجھے بی بی جی۔

اچھا۔۔۔ابھی تو تم کہہ رہی تھی کہ وہ بڑا غیرت مند ہے تمہاری طرف کبھی آنکھ اٹھا کر نہی دیکھتا اور اب کہہ رہی ہو کہ ڈر لگ رہا ہے۔

وہ اس لیے بی بی جی کہ آپ جوان ہو اور خوبصورت بھی لیکن میری تو عمر ہو گئی کہی اس کی نیت بدل گئی تو؟

آپ ہیں بھی اتنی پیاری کے کوئی بھی آپ کو دیکھ کر ڈگمگا جائے وہ تو پھر نشے میں ہو گا۔۔۔آپ خدا کے لیے مجھے یہ لہنگا واپس کر دیں اور اپنے کمرے میں جائیں۔

نہی روشنی۔۔۔ایک بار جو میں نے سوچ لیا وہ کیے بغیر اپنے قدم پیچھے نہی ہٹاتی میں, تم مجھے تیار کرو جلدی اور اس کمرے میں پہنچاو۔

میرے کمرے میں میرے موجود نہ ہونے کا کسی کو پتہ نہ چلے یہ زمہ داری بھی تمہاری ہے۔

لیکن بی بی جی۔۔۔۔؟

لیکن ویکن کچھ نہی روشنی میں یہ پہن کر آ رہی ہوں۔۔۔زبردستی لہنگا اٹھائے واش روم چلی گئی اور کچھ دیر بعد باہر آ کر ڈریسنگ کے سامنے بیٹھ گئی۔

کرو مجھے تیار۔۔۔۔ انداز حکمانہ تھا۔

روشنی بے بسی سے آگے بڑھی اور اسے تیار کرنے میں مصروف ہو گئی۔

ایک بار پھر سوچ لیں بی بی جی اگر کچھ ہو گیا ناں تو اس کا انجام ہم دونوں کے لیے بہت بھیانک ہو گا۔ جب روشنی اسے تیار کر چکی تو اسے روکنے کی ایک آخری کوشش کی مگر رملہ نے گھونگھٹ چہرے پر گرا لیا۔

چلو روشنی مجھے اس کمرے میں چھوڑ دو چپ چاپ اور میرے کمرے میں جا کر میرے بستر پر لیٹ جاؤ تاکہ اگر کوئی آ بھی جائے تو ٹینشن نہ ہو۔

روشنی کو بازو سے کھینچتی ہوئی کمرے سے باہر لے گئی اور روشنی نے ڈرتے ڈرتے مطلوبہ کمرے کا دروازہ کھول کر اسے اندر جانے کو بولا اور خود تیزی سے رملہ کے کمرے میں چلی گئی۔

یہ کسی کوٹھے کا کمرہ ہے یا دلہن کا؟

رملہ حیرت زدہ سی کمرے کی سجاوٹ پر نظر ڈالتی ہوئی بیڈ پر بیٹھ گئی، حد ہے ویسے عجیب شوق ہیں ان امیرزادوں کے۔

یہی پیسہ کسی غریب کی بیٹی کو دے دیتا بھلا۔ کسی کا بھلا ہو جاتا۔

موبائل کا کیمرہ آن کرتے ہوئے اپنی چند تصاویر بنائیں اور پھر دروازے کے باہر قدموں کی آہٹ سن کر تیزی سے فون تکیے کے نیچے چھپایا اور گھونگھٹ اوڑھے بیٹھ گئی۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ کالی شلوار قمیض پہنے کندھوں پر شال پھیلائے رملہ کی طرف دیکھے بغیر چپ چاپ صوفے پر بیٹھ گیا۔

رملہ سر جھکائے بیٹھی رہی اس کے دل کی دھڑکن بڑھ چکی تھی، آج پہلی بار وہ کسی انجان مرد کے ساتھ ایک بند کمرے میں موجود تھی جس کی موجودگی اسے کسی انجانے خوف میں گھیرا چکی تھی۔

وہ صوفے سے اٹھ کر بیڈ کی طرف بڑھا اور رملہ کا تو جیسے سانس ہی اٹک گیا ہو، دم سادھے اس کے قدم بیڈ کی طرف بڑھتے دیکھنے لگی اور تھر تھر کانپنے لگ گئی۔

- - - - - - - - - - - - -

وہ جیسے جیسے قریب آتا گیا رملہ کے ہاتھ پیر سن ہوتے گئے۔۔ اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے سانس ہی گلے میں اٹک گئی ہو۔

وہ بیڈ کے قریب آیا لیکن سائیڈ ٹیبل پر پڑا کیلنڈر ٹھیک کرتے ہوئے آج کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہوئے واپس صوفے پر چلا گیا اور رملہ کی جان میں جان آئی۔

شکر ہے یہ واپس چلا گیا ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ میں گئی۔

آپ کو لگا شاید میں آپ کی طرف آ رہا تھا؟

اس کی آواز پر رملہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا لیکن چہرے سے گھونگھٹ نہی اٹھایا۔

وہ ایک خوبصورت نوجوان تھا, نظریں میز پر جھکائے بوتل اٹھا کر گلاس میں انڈیلتے ہوئے گلاس ہونٹوں سے لگائے مسکرایا۔

مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہی ہے۔ آپ آرام سے سو جائیں۔

رملہ حیرت زدہ سی اس کے چہرے کو دیکھتی رہ گئی۔ روشنی کی بات سچ تھی وہ واقعی "ایک غیرت مند مرد تھا"۔۔۔ چاہتا تو کچھ بھی کر سکتا تھا لیکن وہ تو بات بھی اتنی عزت سے کر رہا تھا جیسے سامنے واقعی اس کی بیوی بیٹھی ہو۔

کچھ دیر کمرے میں خاموشی رہی لیکن جب رملہ بیٹھ بیٹھ کر تھک گئی تو چہرے سے گھونگھٹ ہٹا دیا اور اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

آپ کیوں کرتے ہیں یہ سب؟

رملہ کے سوال پر وہ تھوڑا چونک سا گیا لیکن اس کی طرف دیکھا ابھی بھی نہی نظریں جھکائے مسکرا دیا۔

"بس کچھ مجبوری ہے میری"۔۔۔ مختصر سا جواب دیا۔

ایسی بھی کیا مجبوری ہے جو آپ ہر سال اسی تاریخ کو ایک دلہن کی ڈیمانڈ کرتے ہیں جو آپ کے انتظار میں بیٹھی ہو، آپ آئیں اور اسے بنا کوئی تعلق نبھائے یہاں سے چلے جائیں۔

بہت سنا تھا آپ کے بارے میں اور جب سنا تب یقین نہی آیا کہ آج کے دور میں ایسا بھی کوئی مرد ہے۔ جو تنہائی کے باوجود ایک خریدی ہوئی عورت پر ترس کھائے اور اتنی بھاری رقم فقط ایک دلہن کی موجودگی کی ادا کرے۔

"آخر ایسی کیا مجبوری ہے آپ کی؟"

میں بتانا ضروری نہی سمجھتا، میری ذاتی زندگی پر تبصرہ کرنے کی اجازت کسی کو نہی دی میں نے آج تک۔۔۔ آپ کا جو کام ہے آپ وہ کریں۔

اس کے بدلتے لہجے پر رملہ لب بھینچ کر رہ گئی۔

آپ میری طرف دیکھ کر بات کیوں نہی کر رہے ہے؟

رملہ کے اس سوال نے اسے رملہ کی طرف دیکھنے پر مجبور کر دیا۔۔۔ ٹکٹکی لگائے اس کے چہرے کو دیکھتا رہ گیا۔

اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر رملہ کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا۔۔۔ ڈر کر خود میں سمٹ سی گئی۔ اس کی نظروں کی تپش اسے سلگا رہی تھی۔ نظریں جھکائے اپنے دونوں ہاتھ مظبوطی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے۔

اب نظریں کیوں جھکا لی آپ نے ؟

میری آنکھوں میں دیکھ کر بات کریں۔۔۔رملہ کو کنفیوز ڈ ہوتے دیکھ کر گھری سنجیدگی سے بولا۔

آپ اگر اس طرح غصے سے دیکھیں گے تو مجھے خوف آرہا ہے آپ سے۔۔۔وہ نظریں جھکائے ہی بولی۔

رملہ کے جواب پر وہ مسکرا دیا اور نچلا ہونٹ دانتوں میں دبایا۔

خوف وہ بھی مجھ سے ؟

سچ کہوں تو اب مجھے بھی خود سے خوف آتا ہے۔پھر سے نظریں جھکائے بولا۔

میری تنہائی میری سب سے بڑی دشمن بنتی جا رہی ہے اور میں چاہ کر بھی اپنے لیے کچھ نہی کر سکتا ,ہر سال یہ رات مجھے بہت ازیت دیتی ہے۔

ایسی ازیت جس سے میں بھاگ نہی سکتا۔۔۔بہت بے بس محسوس کرتا ہوں خود کو,ایسے لگتا ہے جیسے یہ ازیت مجھے پورا سال جکڑے رکھتی ہے اور آج کی رات مجھے ہمیشہ کے لیے خاموش کر دے گی۔

میرا دل ڈر سا جاتا ہے۔۔۔اپنے ہی گھر میں اپنے ہی کمرے میں خوف محسوس کرتا ہوں میں ,ایسا لگتا ہے وہ یہی ہے اور مجھ سے حساب مانگے گی میری بے وفائی کا۔

سمجھ نہی آتا کہ آخر کب یہ سلسلہ تھمے گا۔ میں ایک ناکردہ گناہ کی سزا بھگت رہا ہوں اور شاید صدیوں تک بھگتتا رہوں گی۔

ہونہہ۔۔۔۔ مطلب آپ بھی بے وفا مردوں کی فہرست میں شامل ہیں، میرا اندازہ سہی تھا۔۔۔آپ مرد ہوتے ہی بے وفا ہو۔

رملہ کے طنزیہ جملے اس کے کانوں میں کانٹوں کی طرح چھبے۔۔۔ہاتھ میں تھامے شیشے کے گلاس کو اتنی زور سے دبایا کہ گلاس چکنا چور ہوگیا اور فرش پر بکھر گیا۔

رملہ ڈر کر خود میں سمٹ گئی۔۔۔اس کی حالت دیکھ کر اب واقعی اس پر خود طاری ہوگیا۔

اس کے ہاتھ سے بہتا خون دیکھ کر تو جیسے اس کے حوش ہی اڑ گئے۔

وہ خاموشی سے اپنے ہاتھ کو دیکھتا رہا اور پھر جیب سے ایک رومال نکال کر زخم پر باندھ لیا۔

"کوٹھے پر آنے والا ہر مرد بے وفا نہی ہوتا"۔۔۔۔ رملہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور اٹھ کر اس کے پاس آگیا۔

"یقین"۔۔۔کہنے کو تو بس ایک معمولی سا لفظ ہے لیکن کبھی کبھی یہ معمولی سا لفظ آپ کو زندگی بھر شرمندگی کے دلدل میں دھنسا دیتا ہے۔جہاں سے نا تو آپ بھاگ سکتے ہیں اور نہ ہی وہاں رہنا آپ کے بس میں ہوتا ہے۔

دایاں ہاتھ رملہ کی گردن پے مظبوطی سے رکھتے ہوئے اس کے چہرے کے قریب ہوا۔

اس کی درد بھری آنکھیں، ازیت سے بھرا لہجہ اور اتنی قربت۔۔۔ رملہ کو اپنی دھڑکن کانوں میں سنائی دی۔

کبھی سوچا ہے کتنی ازیت ملتی ہے اس مرد کو جو بے گناہ ہوتے ہوئے بھی سزا کا حق دار ٹھہرے؟

کبھی سوچا ہے کتنی درد دیتی ہے وہ تنہائی جو آپ کے سب سے دلعزیز شخص نے آپ کے لیے چنی ہو؟

سوچا ہے کبھی۔۔۔۔؟

"بستر سجانا آسان ہوتا ہے۔۔۔ مگر کسی کے دل میں چھپے درد کی گہرائی جاننا آسان نہی ہوتا"

ایک طنزیہ جملہ بولتے ہوئے رملہ کو چھوڑتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا اور دونوں ہاتھ چہرے پہ رکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے اپنے بال مٹھی میں جکڑ کر واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔

رملہ اپنی گردن پر اس کی انگلیوں کا دباو ابھی تک محسوس کر رہی تھی۔۔۔ درد کی ازیت اور اس کے طنزیہ جملے نے اسے اس کی اوقات یاد دلا دی تھی۔

Iamsorry

پھر سے صوفے سے اٹھ کر رملہ کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔

رملہ مسکرا دی۔۔۔ سہی کہا آپ نے کہ بستر سجانا تو بہت آسان ہوتا ہے لیکن کسی کا درد محسوس کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن ایک بات میں بھی آپ کو بتا دوں کہ "کوٹھے کی چار دیواری میں آنکھ کھولنے والی ہر لڑکی طوائف نہی ہوتی"

مجھے پتہ چلا تھا آپ کے بارے میں تو سوچا آپ کے درد کی گہرائی جاننے کی کوشش کروں اسی لیے اپنی جان ہتھیلی پے رکھ یہاں آ گئی۔۔۔ سوچا دیکھوں تو سہی آخر ایسا کونسا مرد آ رہا ہے اس کوٹھے پر جس کی ڈیمانڈ بس ایک دلہن ہے اور دلہن بھی ایسی جسے وہ ہاتھ تک نہی لگائے گا۔

بہت چرچے سنے تھے آپ کی تربیت کے۔۔۔ سوچا اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لوں۔

تو کیا لگتا ہے آپ کو کہ میں یہاں جسمانی خواہش کے لیے ہی آ سکتا ہوں؟

رملہ کی باتوں پر بے یقینی سے اس کی طرف پلٹا اور سوال کیا۔

جی۔۔۔ حقیقت میں تو یہاں آنے والے ہر مرد کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ وہ جواب دے کر اپنی آنکھوں سے بہتے آنسو پونچھتی ہوئی چہرہ دیوار کی طرف موڑ کر بیٹھ گئی۔

اور اگر میری جگہ کوئی اور مرد ہوتا اور آپ کی اس خوبصورتی پر فدا ہو کر اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے قدم بڑھاتا تو کیا کرتیں آپ؟

میری ایک آواز پر سب یہاں جمع ہو جاتے اور اسے دوبارہ یہاں آنے کے قابل نہی چھوڑتے۔

اچھا۔۔۔۔ رملہ کے جواب پر وہ طنزیہ مسکرایا۔
یہ کوٹھا ہے آپ کا گھر نہی میڈم۔۔۔ یہاں آنے والا آپ پر حق جتانے کی پوری قیمت چکا کر یہاں تک پہنچتا ہے اور آپ کی آواز اس کمرے کی چار دیواری سے باہر پہنچنے تک کی مہلت نہ دیتا آپ کو، "ہر مرد ملک ہمدان نہی ہوتا"،، یاد رکھئیے گا میری بات۔
اگر آپ واقعی ایسی نہی ہیں تو اپنی عزت کی حفاظت کریں اور دوبارہ بھول کر بھی ایسی غلطی مت کرنا جس سے زندگی بھر کا پچھتاوا ملے۔
اگر اس غلیظ جگہ پر رہتے ہوئے بھی آپ کی عزت محفوظ ہے تو آپ بہت خوش قسمت ہیں۔۔۔ میری دعا ہے کہ آپ کی عزت ہمیشہ ایسے ہی محفوظ رہے۔
دونوں ہاتھ آگے بڑھائے اور اس کے چہرے پر دوبارہ گھونگھٹ اوڑھاتے ہوئے اپنا فون، وائلٹ اور کیز اٹھاتے ہوئے چہرہ شال میں چھپائے کمرے سے باہر نکل گیا۔
رملہ حیرت زدہ سی اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہ گئی۔ کچھ دیر انتظار کرتی رہی لیکن وہ واپس نہی آیا تو وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور روشنی کے گلے لگ کر رو دی۔
کیا ہوا بی بی جی سب ٹھیک تو ہے؟

اتنی جلدی واپس کیسے آگئیں آپ, وہ تو صبح جاتا ہے۔

کہی اس نے آپ کے ساتھ کچھ۔۔۔ باقی کی بات روشنی نے ادھوری چھوڑ دی۔

نہی روشنی۔۔۔ رملہ سر نفی میں ہلاتی ہوئی اس سے الگ ہوئی اور اپنی جویلری اتارنے کے لیے ڈریسنگ کے سامنے بیٹھ گئی۔

تم سہی کہہ رہی تھی روشنی۔۔۔ "وہ واقعی ایک غیرت مند مرد تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں حیا تھی, وہ جلدی چلا گیا۔۔۔ شاید کچھ دیر اور وہاں رہتا تو خود کو بہکنے سے روک نہ پاتا, میری عزت ہمیشہ محفوظ رہنے کی دعا دے کر بنا پلٹے چلا گیا۔

آپ نے گھونگھٹ ہٹایا ہی کیوں تھا بی جی۔۔۔؟

میں تو ایسے چپ چاپ بیٹھی رہتی تھی جیسے میں وہاں ہوں ہی نہی اور آپ نے گھونگھٹ اٹھا کر اس سے بات بھی کر لی اگر کچھ ایسا ویسا ہو جاتا تو کیا جواب دیتی آپ بوا جی کو؟

ایسا ویسا کچھ نہ ہو شاید اسی لیے وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔ میں تو آزما رہی تھی اسے اور وہ اپنی آزمائیش پر پورا اترا۔

اگر چاہتا تو کچھ بھی کر سکتا تھا لیکن اس نے نہی کیا۔۔۔ نظریں چراتا ہوا وہاں سے نکل گیا اور یہی ثبوت ہے اس کے غیرت مند ہونے کا۔

وہ کوٹھے پر آتا ضرور ہے لیکن جسمانی خواہشات کی تکمیل کے لیے نہی بلکہ اپنے ماضی سے بچنے کے لیے۔

کچھ تو ہوا تو آج کی رات اس کے ساتھ۔۔۔جس کی چوٹ بہت گہری لگی ہے اس کے دل پر۔

تو پوچھا نہی آپ نے؟

کوشش کی تھی پوچھنے کی لیکن اس نے بتانے سے صاف انکار کر دیا۔۔۔خیر چھوڑو ہمیں کیا ,تم یہ جویلری اتار دو تاکہ میرے سر سے تھوڑا بوجھ ہلکا ہو۔ سر میں درد شروع ہو چکا ہے اس جویلری سے۔

یہی تو میں سمجھا رہی تھی آپ کو کہ چھوڑیں اس بات کو اور اپنی پڑھائی پر دھیان دیں ,بیگ پیک کر دیا ہے میں نے آپ کا سو جائیں آرام سے صبح شہر جانا ہے۔

ہمم۔۔۔ٹھیک ہے جلدی کر دو۔۔۔رملہ افسردہ سی بولی اور چینج کرنے کے بعد سونے کے لیے لیٹ گئی لیکن جیسے ہی آنکھیں بند کرتی اس کی درد بھری آنکھیں اور ازیت سے بھرپور دلفریب مسکراہٹ آنکھوں کے سامنے آجاتی اور رملہ اٹھ کر بیٹھ جاتی۔

پوری رات یہی چلتا رہا آخر کار فجر کی اذان سن کر وضو کرنے چلی گئی اور نماز پڑھ کر بیگ اٹھائے گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

گاڑی اسٹارٹ کی اور یونیورسٹی کے لیے روانہ ہو گئی۔

ہاسٹل پہنچ کر گاڑی پارک کی اور اپنے کمرے میں پہنچی۔۔۔ یہاں آئے اسے ایک مہینہ ہو چکا تھا لیکن ابھی کسی سے زیادہ دوستی نہی ہوئی تھی اور وہ خود بھی دوسروں سے زرا دور رہتی تھی، ڈرتی تھی کہ کہی اس کے بیک گراونڈ کو لے کر کوئی ایشو کری ایٹ نہ ہو جائے بس اسی ڈر سے کسی کے ساتھ زیادہ دوستی رکھی ہی نہی۔

ہاسٹل سے یونیورسٹی اور یونیورسٹی سے ہاسٹل بس یہی تھی اس کی زندگی اس کے علاوہ مہینے میں ایک بار گاوں چکر لگا لیا کرتی۔

روٹین کے مطابق آج بھی یونیورسٹی پہنچی اور ناشتہ کرنے کے بعد اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئی۔

تھکن سے برا حال تھا ایک تو نیند پوری نہی ہوئی اور دوسرا سفر کی تھکن۔۔۔ بے دلی سے کلاس میں داخل ہوئی اور اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

عجیب سیچوایشن میں ڈال دیا ہے میں نے خود کو۔۔۔ یہ "ملک ہمدان" کیا عجیب بندہ تھا اس سے چند منٹ کی ملاقات کسی گہری چھاپ کی طرح میرے دل و دماغ پر چھپ چکی ہے۔

اپنے ہی خیالوں میں مگن بیٹھی تھی کہ سامنے سے کوئی کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ بلیک جینز، بلیک ٹی شرٹ اور اوپر بیلک جیکٹ، کندھے پے بیگ لٹکائے دائیں ہاتھ سے بال

سیٹ کرتا ہوا اپنے ہی خیالوں میں مگن تیزی سے چلتا ہوا رملہ کے پیچھے والے بینچ پر بیٹھ گیا اور رملہ کی تو جیسے سانس ہی گلے میں اٹک گئی۔

چہرے پر آئے آئے بال کان کے پیچھے سمیٹتی ہوئے گہری سانس لی اور بیگ پر اپنی گرفت مظبوط کی کیونکہ سامنے سے آنے والا شخص کوئی اور نہی "ملک ہمدان" تھا۔

- - - - - - - - - - - - - -

ملک ہمدان پچھلی سیٹ پر براجمان تھا اور رملہ کا ڈر کے مارے گلہ خشک ہو رہا تھا , با مشکل خود کو سنبھالا اور سر جھکائے لیکچر سننے میں مصروف ہو گئی۔

اپنی پریشانی میں اس قدر گم تھی کہ اسے پتہ ہی نہی چلا کب لیکچر شروع ہو گیا۔

آج لیکچر کا وقت کچھ زیادہ ہی لمبا ہو گیا تھا , اللہ اللہ کر کے لیکچر ختم ہوا تو "ملک ہمدان" کلاس سے باہر نکل گیا اور رملہ نے سکھ کا سانس لیا۔

اففففف۔ ۔ ۔ اگر اس نے مجھے دیکھ لیا تو؟؟؟؟

سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔ ۔ ۔ ابھی بیٹھی ہی تھی کہ وہ دوبارہ کلاس میں آتا دکھائی دیا۔

ڈر کے مارے رملہ کے ہاتھ پیر سن ہو گئے۔۔۔۔لیکن ملک ہمدان اس کی طرف دیکھے بغیر ہی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

اب تو واقعی ہی رملہ کے ہوش اڑ گئے۔تیزی سے اپنے بیگ پر گرفت مظبوط کی اور ایک نظر ہمدان پر ڈالی,وہ اپنے فون میں مصروف تھا۔

عجیب انسان ہے۔۔۔۔میں اس سے دور بھاگ رہی تھی اور یہ میرے پاس ہی بیٹھ گیا۔اگر اس نے مجھے پہچان لیا تو سب کو بتا دے گا کہ میں ایک طوائف۔۔۔افففف اگر اس نے کسی کو بتا دیا تو میرا یہاں پڑھنا مشکل ہو جائے گا۔

تم یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہو؟

کب سے تمہیں کال کر رہی ہوں ہمدان۔۔۔تم ہو کہ فون ہاتھ میں ہونے کے باوجود میری کال اگنور کر رہے ہو,وجہ جان سکتی ہوں؟

اچھا ناں سوری یار۔۔۔۔اب چلو اپنی کلاس میں,اتنا بھی ناراض نہی ہونا چاہیے تھا تمہیں۔۔۔پتہ ہے کتنی مشکل ہوئی تمہیں ڈھونڈنے میں،ہر ڈیپارٹمنٹ کے چکر لگا لگا کر میرے پاوں درد ہو رہے ہیں۔

چلو یہاں سے۔۔۔۔اسے بازو سے کھینچتی ہوئی کلاس سے باہر لے گئی۔

اچھا۔۔۔اس کا ڈیپارٹمنٹ الگ ہے۔اپنی فرینڈ سے ناراض ہو کر یہاں بیٹھ گیا تھا۔

شکر ہے اللہ کا۔۔۔۔میں تو بہت ڈر گئی تھی۔کیا کیا سوچ بیٹھی تھی میں۔

بہت خوش ہو رہی تھی کہ اچانک نظر سامنے پڑے ہمدان کے فون پر پڑی۔

اوہ۔۔۔۔اب یہ اپنا فون لینے واپس آئے گا,کیا مصیبت ہے؟

میں جا رہی ہوں یہاں سے۔۔۔کلاس سے باہر جانے ہی لگی تھی لیکن پھر رک گئی۔۔۔نہی اگر میں یہاں سے چلی گئی تو کوئی اور یہ فون اٹھا لے گا۔

بہت پریشان ہو جائے گا بیچارہ۔۔۔۔ایسا کرتی ہوں لاسٹ ڈائل نمبر چیک کرتی ہوں۔

ڈرتے ڈرتے فون اٹھایا لیکن پاسورڈ لگا تھا۔اب کیا کروں؟

ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ وہی لڑکی واپس آئی اور رملہ کے ہاتھ میں فون دیکھ کر تیزی سے اس کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا۔

چوری کر رہی تھی,شرم نہی آتی تمہیں؟

گھٹیا لڑکی۔۔۔تم مڈل کلاس لڑکیوں کو تو بس موقع چاہیے چوری کرنے کا,سمجھ میں نہی آتا کہ آخر تم جیسی لڑکیوں کو یونیورسٹی میں ایڈمیشن کیسے مل جاتا ہے۔

اس کے الزامات پر رملہ چونک کر اپنی سیٹ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور ساری کلاس ان کی طرف متوجہ ہوئی۔

?WhatsWrongwithu

تمہیں کوئی حق نہی مجھے چور کہنے کا۔۔۔میں نے فون اس لیے اٹھایا تھا کہ۔۔۔۔

کہ۔۔۔۔اس نے رملہ کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی۔تم نے فون اس لیے اٹھایا تا کہ اسے آف کر کے یہاں سے کھسک سکو۔

اچھی طرح جانتی ہوں میں تم جیسی گھٹیا لڑکیوں کو۔۔۔تم لوگ ہوتی ہی چور ہو بلکہ یہ عادت تم لوگوں کو وراثت میں ملتی ہے۔

.....ShutUp

رملہ تیزی سے اس کی طرف بڑھی اور اسے انگلی دکھاتے ہوئے وارن کیا۔۔۔مجھے جو کہنا ہے کہہ لو لیکن خبردار اگر تم نے میری وراثت پر انگلی اٹھائی تو تمہاری زبان کھینچ لوں گی میں۔

زبان کھینچو گی میری؟

وہ تیزی سے آگے بڑھی اور رملہ پر جھپٹنے کی کوشش کی لیکن رملہ بچ کر سائیڈ پر ہو گئی اور وہ دیوار سے ٹکرا گئی۔

میری بات سنو میڈم!

ناں تو میں غریب ہوں اور ناں ہی چور۔۔۔اپنے پیسے کا رعب کہی اور جا کر جھاڑنا۔ شکل سے تو تم خود چور لگ رہی ہو، میں لاسٹ ڈائلنگ نمبر چیک کرنے لگی تھی۔ اپنی آنکھوں سے یہ حقارت کی پٹی اتار کر دیکھو۔ پیسے والا روپ اتار کر بات کرنا مجھ سے اگر اس طرح جینز اور ٹاپس پہن کر ننگے سر مردوں کے ساتھ دھندناتے پھرنا امیری تو لعنت بھیجتی ہوں میں ایسے اسٹیٹس پر۔

پیسہ میرے پاس بھی ہے لیکن میرے پاس سر ڈھانپنے کے لیے ڈوپٹا بھی ہے۔۔۔عزت کرنا اور کروانا اچھی طرح جانتی ہوں میں۔

مطلب کیا ہے وہ تمہارا؟

وہ پھر سے رملہ کی طرف جھپٹی اور اسے تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ کسی نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

?StopitBenish.WhatAreyouDoing

سامنے ملک ہمدان کھڑا تھا۔۔۔اس کا دھیان بینش کی طرف تھا۔

?Areyoumad

اس طرح کسی پر ہاتھ نہی اٹھانا چاہیے تمہیں، سب کی رسپیکٹ ہوتی ہے۔

iExtrmelySorry....

وہ رملہ کی طرف پلٹا لیکن وہ وہاں سے جا چکی تھی۔

تم سوری کیوں بول رہے ہو اسے؟

بینش ہمدان کی طرف غصے سے پلٹی۔۔۔۔ تمہیں اس کی فکر ہے لیکن میری نہی, اس نے سب کے سامنے میری انسلٹ کی ہے اسے مجھ سے معافی مانگنی چاہیے تھی ہمدان لیکن الٹا تم اس سے معافی مانگ رہے ہو؟

HowStupidYouAre

باقی کا مسئلہ ہم کلاس سے باہر ڈسکس کریں بینی؟

سب دیکھ رہے ہیں ہمیں۔۔۔ ہمدان اردگرد نظر دوڑاتے ہوئے بولا۔

تم کرتے رہو مسئلہ حل۔۔۔۔ مجھے کوئی شوق نہی ہے تم سے بات کرنے کا, تمہارا فون چوری کر رہی تھی وہ اگر میں وقت پر نہ پہنچتی تو اب تک فون بند کر چکی ہوتی وہ محترمہ اور مجھے کہہ رہی تھی کہ لاسٹ ڈائلنگ نمبر چیک کر رہی تھی۔

ہو سکتا ہے وہ سچ کہہ رہی ہو بینی، تمہیں ایک بار اس کی بات سن لینی چاہیے تھی۔۔۔ ہمدان اسے کلاس سے باہر لے آیا۔

ہاں ہاں تمہیں تو وہی سہی لگے گی ناں, میری کوئی ویلیو کہاں ہے تمہاری زندگی میں۔ اگر تم وہی میری بات سن لیتے تو یہ سب نہ ہوتا۔

کیا ضرورت تھی کلاس سے باہر آنے کی؟

بس اتنا ہی تو پوچھا تھا میں نے کہ کل رات کہاں تھے تم ؟

تم کہہ رہے تھے کہ گھر جا رہے ہو لیکن تم گھر نہی گئے۔۔۔چچی سے بات ہوئی تھی میری کل رات ،تم گھر نہی گئے تو کہاں تھے ؟

میں جہاں بھی تھا تمہیں اس سے کیا بینی ؟

تم نے علی کو کال کیوں کی یہ بتاو مجھے ؟۔۔۔ہمدان غصے سے بولا۔

مجھے اس سے کیا ؟

کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے ہمدان ،کیا تمہیں میری زرا فکر نہی ہے ؟

پوری رات تمہاری فکر میں سو نہی سکی میں اگر علی کو کال کر بھی لی تھی تو اس میں کیا مسئلہ ہے ؟

تمہارے بارے میں پوچھنے کے لیے ہی کی تھی کال اور تم اس سے اتنا چڑتے کیوں ہو ؟

وہ بھائی ہے تمہارا اور میرا کزن۔۔۔مجھے پورا حق ہے اس سے بات کرنے کا۔

وہ بھائی ہے میرا لیکن بہت چھوٹا ہے ابھی۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی ہے میری غیر موجودگی کا سن کر کتنا پریشان تھا وہ۔

اماں الگ کالز کر رہی ہیں مجھے صبح سے اور بابا ،علی اور داداجی کی بھی بیس کالز آچکی ہیں کہ میں کل رات کہاں تھا ؟

تم صرف کزن نہی ہو میری بلکہ بہت اچھی دوست بھی ہو لیکن تم ہمیشہ مجھے ڈی گریڈ کرنے کی راہیں تلاش کرتی ہو۔

اب جب میں گھر جاوں گا تو میری بہت بری کلاس لگے گی سب سے اور دادو نے تو یہ تک کہہ دیا ہے کہ میں گھر ہی نہ آوں کچھ دنوں کے لیے کیونکہ بابا جان کا غصہ اس وقت ساتویں آسمان پر ہے اور سب صرف اور صرف تمہاری وجہ سے ممکن ہوا ہے۔

فکر ہو رہی تھی مجھے تمہاری ہمدان اور کزنز اور دوستی سے بڑھ کر بھی ایک رشتہ ہے ہمارے درمیان، تمہاری ہونے والی بیوی ہوں میں۔۔۔ یہ رشتہ ہر بار بھول کیوں جاتے ہو تم؟

تم پوری رات غائب تھے اس کا مطلب بھی سمجھتے ہو؟

دادا جان اور چاچو کا غصہ ساتویں آسمان پر نہ ہو تو اور کیا وہ تمہیں پھولوں کے ہار پہنائیں؟

اگر میں پوری ایک رات کہی غائب ہو جاوں اور اگلی صبح تمہیں یہ کہوں کہ میں جہاں بھی تھی تمہیں اس سے کیا؟

ShutUpBeeni

ہمدان چڑتے ہوئے وہاں سے کینٹین میں آ گیا۔

اب جواب دو مجھے اس بات کا ہمدان؟

بینیش بھی تیزی سے اس کے پیچھے آئی اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

تمہاری بات میں اور میری بات میں بہت فرق ہے بینی۔۔۔۔میں مرد ہوں کبھی بھی کہی بھی جا سکتا ہوں، خبردار جو آئیندہ تم نے ایسی بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہی ہو گا۔

ہاں ہاں تم مرد ہو۔۔۔تمہارے پاس تو لائیسنس ہے پوری رات باہر گزارنے کا۔

میں نے ایسا کب کہا بینی۔۔۔۔ضروری کام تھا مجھے ایک دوست ہے اس کے بھائی کی شادی تھی اس کے اسرار پر رک گیا ان کی طرف۔۔۔۔مجھ سے غلطی یہ ہوئی کہ میں نے تمہیں نہی بتایا۔

دوست تھا یا دوست تھی؟

ہمدان نے بینیش کے سوال پر بھنویں اچکاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

?CanwechangetheTopic

جو پوچھا ہے اس کا جواب دو ہمدان۔۔۔بات بدلنے کی کوشش مت کرو۔

میں بات نہی بدل رہا بینی۔۔۔تنگ آ چکا ہوں تمہاری اس چک چک سے، کیا تم تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہ سکتی ہو؟

اوکے۔۔۔۔فائن، میں خاموش ہو جاتی ہوں۔ تم کرتے رہو جو تم نے کرنا ہے۔

یہی بہتر ہے تمہارے لیے۔۔۔۔ہمدان نے سکھ کا سانس لیا اور بیگ کندھے پر لٹکائے وہاں سے چل دیا۔

ناشتہ تو کرتے جاو اب۔۔۔۔ بینی آوازیں دیتی رہ گئی لیکن وہ نہی رکا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھاڑ میں جاو تم۔۔۔مجھے بھی تمہاری پرواہ نہی ہے۔ناشتہ کر کے ہی آوں گی میں۔۔۔۔ بینی ویٹر کو آرڈر دیتی ہوئی ناشتے کے انتظار میں بیٹھ گئی اور ہمدان کلاس میں چلا گیا۔

بہت ہی عجیب لڑکی تھی یہ۔۔۔اتنی بد تمیز۔۔۔رملہ کو رہ رہ کر بینی پے غصہ آ رہا تھا۔
اتنی بے عزتی آج سے پہلے میری کسی نے نہی کی۔مجھے اس کے فون کو ہاتھ لگانا ہی نہی چاہیے تھا۔گراونڈ میں اکیلی بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔
سہی کہتی ہیں اماں باہر کی دنیا بہت خراب ہے,پہلے تو لڑکوں سے ڈر لگتا تھا لیکن اب تو لڑکیوں سے بھی ڈر محسوس ہوتا ہے۔

"پیسہ بڑی نامراد چیز ہے,یہ جس کا ہو جائے پھر وہ کسی کا نہی ہوتا"
دفع کریں۔۔۔زیادہ مت سوچیں آپ,ایسے کم ظرف لوگوں کے متعلق سوچ کر اپنا وقت ضائع نہی کرنا چاہیے۔۔۔۔اس آواز پر رملہ چونک کر پلٹی تو پیچھے ایک لڑکا بیٹھا تھا۔

اس نے رملہ کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن اس نے کوئی جواب نہی دیا اور چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔

Oooops...itsok

اگر آپ ہاتھ نہی ملانا چاہتی تو کوئی بات نہی۔۔۔ویسے میں کوئی غیر نہی ہوں آپ کا کلاس فیلو ہوں۔

اکثر دیکھتا ہوں آپ کو کلاس میں لیکن آپ کسی سے بات ہی نہی کرتیں۔۔۔چپ چاپ آتی ہیں اور اور چپ چاپ چلی جاتی ہیں۔ ایسا کیوں؟

میرا خیال ہے آپ کو دوست بنانے چاہییے جو آپ کے ساتھ کھڑے ہو ہر حالات میں۔۔۔۔اس طرح اکیلی تو نہی رہ پائیں گی آپ اس یونیورسٹی میں۔

اگر آپ چاہیں تو میں آپ سے دوستی کرنے کے لیے تیار ہوں اور اس طرح کے امیر زادوں سے نمٹنے کے لیے بھی۔۔۔کیا آپ مجھ سے دوستی کرنا پسند کریں گی؟

رملہ غصے سے اس کی طرف پلٹی۔۔۔آخر تمہارا مسئلہ کیا ہے؟

کیا میں نے تم سے کہا کہ میری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاو؟

ہمدردی مانگی تم سے؟

نہی ناں۔۔۔۔ تو پھر کیوں تم اپنی دوستی کی خیرات میری جھولی میں ڈالنا چاہتے ہو۔
YouKnowwhat?
تم سب مرد ایک جیسے ہی ہوتے ہو اکیلی لڑکی دیکھتے ہی چانس مارنا شروع کر دیتے ہو، پہلے دوستی کرتے ہو اور پھر محبت کا ڈرامہ رچاتے ہو اور جب لڑکی پوری طرح آپ کی محبت میں اندھی ہو جائے تو اسے اتنی زور کا دھچکا دیتے ہو کہ اسے واقعی لگتا ہے کہ وہ اندھی ہے۔
میں ان لڑکیوں میں سے نہی ہوں جو تمہاری ہمدردی کی بھیک مانگوں گی۔۔۔۔ میں اپنا راستہ خود بناتی ہوں اور منزل بھی خود طے کرتی ہوں تو بہتر یہی ہو گا کہ تم مجھ سے سوفٹ دور رہو۔
کلاس فیلو ہو تو کلاس فیلو کی طرح رہو، زیادہ رشتے داریاں بنانے کی ضرورت نہی ہے۔
وہ غصہ سے اٹھا اور اپنا بیگ کندھے پر لٹکایا۔ بہت اکڑ ہے اس لڑکی میں۔۔۔۔ تمہاری اکڑ تو میں ایسی نکالوں گا کہ یاد رکھو گی۔۔۔ غصے سے پاوں پٹختا ہوا وہاں سے چلا گیا۔
اس کے جاتے ہی رملہ مزید پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور جب رو رو کر تھک گئی تو کلاس کی طرف بڑھ گئی۔
کلاس میں داخل ہوتے ہی نظر نصیر پر پڑی۔۔۔ وہ بھی اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔
رملہ ماتھے پر بل ڈالتی ہوئی اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

آج گھر جا رہا ہوں میں تیاری کر لو تم بھی۔۔۔ تمہیں بھی ساتھ لے کر جاؤں گا، جو بکھیرا تم نے بکھیرا ہے اسے تم ہی سنبھالو گی۔۔۔ ہمدان نے جیسے بینش کے سر پر بم پھوڑا۔

Noway....

وہ تیزی سے ہمدان کی طرف پلٹی۔۔۔ تمہاری پرابلم ہے تم خود سولو کرو، مجھے بلکل مت گھسیٹو اس معاملے میں، یہ تمہارا معاملہ ہے تم جانو۔

بینش نے فورا منہ پر ہی جواب دیا۔

Whatthehellisthis?

یہ سارا ڈرامہ تمہارا کیا ہوا ہے۔ نہ تم علی کو کال کرتی نہ یہ سب کچھ ہوتا۔ جو کچھ تم نے کیا ہے اب خود ہی سنبھالو۔

شام تک میں آ رہا ہوں۔ میرے کہنے سے پہلے خود ہی تیار ہو جانا تم میرے ساتھ جا رہی ہو اور گھر جا کے سب کو بتاؤں گی کہ تم نے مذاق کیا تھا۔

میں کیوں بتاؤں سب کو؟

میں جھوٹ نہیں بول سکتی، مذاق نہیں تھا وہ تم سچ میں ایک رات کے لیے غائب تھے۔ کیا تم مجھے بتاؤ گے تم کہاں تھے؟

اگر تمہیں لگتا ہے اس بار تم بچ جاوں گے تو یہ ناممکن ہے۔ تم اکثر ہی ایسا کرتے ہو مجھے بتائے بغیر نہ جانے کہاں کہاں گھومتے رہتے ہو۔

مجھے لگتا ہے تم اپنے فرینڈ کے ساتھ ہوں گے لیکن تم فرینڈز کے ساتھ نہیں کہی اور ہی ہوتے ہو، پتہ نہیں کون سی فرینڈ بنا لی ہے تم نے؟

JustshutupBinesh

پتہ نہیں کیا کچھ چلتا رہتا ہے تمہارے دماغ میں جو منہ میں آتا ہے بول دیتی ہو۔ ایک بار کہہ دیا نا دوست کی طرف تھا اس کے بھائی کی شادی تھی بزی تھا اس کے ساتھ۔

شادی اس کے بھائی کی تھی تمہارے بھائی کی نہیں جو تم اس کے گھر رات ہی رک گئے تھے۔ شادی ختم ہوئی تو آجاتے ہاسٹل اس کے گھر رکنے کا کیا مقصد تھا؟

جب تک تم مجھے پتا نہیں دیتے تم کہاں گئے تھے تب تک میں گھر والوں سے کوئی جھوٹ نہیں بولنے والی بہتر یہی ہے کہ تم اپنی ضد چھوڑ دو اور مجھے بتا دو کہ تم کہاں گئے تھے؟

ایک بار کی بات ہے تمہیں سمجھ نہیں آتی ابھی بتایا ہے کہ دوست کی طرف تھا اور تم پھر سے وہی رٹ لگا کر بیٹھی ہوں کہ میں کہاں تھا؟

دن بدن میرے سر پہ چڑھتی جا رہی ہو تم, کبھی کبھی تمہارے ان سوالوں سے میں بہت پریشان ہو جاتا ہوں۔ عجیب بچوں والا دماغ ہے تمہارا بولنے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچتی کہ کیا بول رہی ہو اور تمہارے رویے سے اگلے بندے کے دل پہ کیا گزرتی ہے۔

اگر تم اسی طرح کرتی رہی تو عنقریب میں کوئی اور یونیورسٹی جوائن کر لوں گا، تم مجھے بہت ڈسٹرب کر رہی ہو آج کل میں تنگ آگیا ہوں تمہارے فضول سوالات سے اور شک کرنے کی عادت سے۔

صبح اس لڑکی پر الزام لگا دیا اور اس کو ساری کلاس کے سامنے ذلیل کر دیا۔ وہ بیچاری پتا نہیں کیا سوچ رہی ہوگی کس پاگل لڑکی سے پالا پڑ گیا میرا۔

ہاں ہاں تمہیں تو میں ہی پاگل لگتی ہوں۔ میں پاگل ہی ہو بس وہ لڑکی سہی تھی, جب وہ تمہارا فون واپس نہ کرتی تو پھر پوچھتی میں تمہیں کہ وہ چور تھی یا نہیں؟

شکر کرو میں وقت پر پہنچ گئی اور اس کے ہاتھ سے خون کھینچ لیا ورنہ وہ تو تمہارا فون بند ہی کرنے والی تھی اور پکڑے جانے پر ہر چور یہی کہتا ہے کہ میں چور نہیں ہوں۔

اگر تم نہ آتے کچھ دیر اور تو میں اس لڑکی کو اس کی اوقات دکھا دیتی۔

ہاں جیسے تم تو ملکہ عالیہ ہو ناں جو اسے اس کی اوقات دکھا دیتی, کسی غریب کو اتنا نیچا نہیں دکھانا چاہیے تم خود کو کیا سمجھتی ہو؟

تمہارا اپنا تمہارے پاس کیا ہے, باپ دادا کے پیسے پر عیاشی کرنا تو بہت آسان ہوتا ہے مزا تو تب ہے جب اپنی کمائی ہوئی دولت سے عیاشیاں کی جائیں۔

کسی کی سادگی کا اتنا بھی فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے بات تو منہ سے بھی کر سکتی تھی مگر تم نے ہاتھ اٹھا کر خود کو بہت گرا ہوا ثابت کر دیا ہے۔

کیا سوچ رہی ہوں گی وہ لڑکی کہ تمہیں ذرا بھی تمیز نہیں تھی کسی سے کیسے بات کرتے ہیں۔

وہ جو سوچتی ہے وہ سوچتی رہے۔مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے تم اس کی اتنی سائیڈ کیوں لے رہے ہو کیا تم اس کو جانتے ہو؟

لیں جی نیا قصہ شروع ہو گیا اب, ہاں بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں میں اس لڑکی کو بلکہ کل رات اسی کے ساتھ تھا۔۔۔۔ تمہیں جو سوچنا ہے اب جی بھر کے سوچتی رہو, جا رہا ہوں میں۔

ہاسٹل پہنچ کے کال کر دینا مجھے اور شام کو تیار رہنا لینے آؤں گا۔ زیادہ انتظار نہیں کروں گا اگر تم نیچے نہیں آئی تو میں خود تمہارے کمرے سے تمہیں اٹھا کر لے جاؤں گا۔

غصے سے اپنا بیگ اٹھائے کلاس سے باہر نکل گیا۔ بینش اس کے پیچھے کلاس سے باہر نکلی لیکن ہمدان بہت دور جا چکا ہے

کیا مصیبت ہے۔۔۔۔۔اب یہ لڑکی نیا عذاب بن گئی ہے میرے لیے ۔ایک بار مل جائے مجھے اس کو تو ایسا مزا چکھاؤں گی کہ یاد رکھے گی ساری زندگی۔ وہ سوچتی آگے بڑھ رہی تھی کہ اسے سامنے رملہ آتی دکھائی دی۔

اسے دیکھ کر اس سے اس کی طرف آگئی آخر تمہارا مسئلہ کیا ہے تم چاہتی کیا ہو مجھ سے ؟ غصے سے اس پر پھٹ پڑی۔

ایکسکیوز می۔۔۔۔یہ بات تو مجھے تم سے پوچھنی چاہیے کہ آخر تمہارا مسئلہ کیا ہے تم کیوں میری انسلٹ کرنے پر تلی ہوئی ؟

صبح تم نے کلاس میں اتنا زیادہ تماشہ لگایا اور اب یہاں تماشا لگا رہی ہو۔

میں تماشہ لگا رہی ہوں تمہارا؟

صحیح کہا تم نے میں تماشہ لگا رہی ہوں تمہارا تماشہ ہی بننا چاہیے تم جیسی مڈل کلاس لڑکیاں یونیورسٹی میں پڑھنے کے لائق ہی نہیں ہیں اور تم جیسی لڑکیوں کو کوئی مڈل کلاس اکیڈمی جوائن کرنی چاہیے۔

تم کون ہوتی ہوں مجھے سکھانے والی کہ مجھے کہاں پڑھنا چاہیے اور کہاں نہیں پڑھنا چاہیے یا یونیورسٹی کیا تمہاری ملکیت ہے ؟

جس طرح تمہیں یہاں پڑھنے کا حق ہے اسی طرح ہی مجھے بھی یہاں پڑھنے کا حق ہے میرے حلیے کی وجہ سے مڈل کلاس بولتی جا رہی ہو شرم آنی چاہیے تمہیں , میری ماں نے مجھے سر پہ دوپٹہ لینا سکھایا ہے اور بہت اچھی تربیت کی ہے میری۔

تم ایک بہت امیر گھرانے میں تربیت یافتہ لڑکی ہو اور تمہارے پیرنٹس کی تربیت تو مجھے بہت اچھی طرح نظر آ رہی ہے۔ یہ بیہودہ لباس پہن کر تم سمجھتی ہوں کہ سب تم پے مرتے ہیں؟

سب تم پہ فدا ہیں۔۔۔ وہ بس تمہارا جسم دیکھتے ہیں اور نظروں ہی نظروں میں تمہارا جسم نوچتے بھی ہیں اور تم سمجھتی ہو کہ تم بہت خوبصورت ہو۔

تم جیسی لڑکیوں کی وجہ سے ہی یہ مرد آج بدنام ہیں کیونکہ تم اپنا جسم دکھاتی ہوں اور پھر کہتی ہو کہ یہ ہمیں دیکھتے ہیں۔ ڈوب کے مر جانا چاہیے تمہیں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہو کر بھی تم اس قدر بے حیا ہو افسوس ہو رہا ہے مجھے تمہارے لیے۔

تمہاری اتنی ہمت تم نے میرے گھر والوں کی تربیت پر انگلی اٹھائی تمہیں تو میں اس نے پھر سے۔۔۔۔ رملہ کی طرف تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ کسی نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور اس بار رملہ سائیڈ سے نہیں نکل پائی کیونکہ ملک ہمدان اس کی آنکھوں کے

سامنے کھڑا تھا جیسے ہی وہ رملہ کی طرف پلٹا اسے دیکھ کر چونک کر پیچھے ہٹا آپ

یہاں۔۔۔۔؟

رملہ نے دوپٹہ اچھی طرح سر پہ اوڑھا اور تیزی میں وہاں سے چل دی ہمدان اس کے پیچھے

پیچھے چل دیا

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں اور بینش آپ کے ساتھ کیا کر رہی تھی میرا مطلب ہے یہ سب کیا

ھو رہا تھا؟

آپ اسی سے کیوں نہیں جا کر پوچھ لیتے وہ یہ سب کیا کر رہی تھی؟

بات کرنے کی تمیز تک نہیں ہے اس کو سمجھائیں اپنی دوست کو یہ یونیورسٹی اس کی ملکیت

نہیں ہے اس کا دل چاہے یہاں پڑھ سکتا ہے۔

Yeahwhynot

اس کی طرف سے معافی مانگتا ہوں لیکن آپ یہاں میں کچھ سمجھا نہیں؟

کیوں آپ کے خیال میں ایک طوائف کی بیٹی پڑھ نہیں سکتی۔۔۔کیا اس کی قسمت میں بس

کوٹھے کی چار دیواری ہی لکھی ہوتی ہے؟

IamsorryIextremelysorry

میرا وہ مطلب نہیں تھا میں بس پوچھ رہا تھا۔

جی میں بھی یہاں پڑھتی ہوں, صبح دیکھ لیا تھا آپ کو کلاس میں لیکن اس ڈر سے کہ کہیں آپ کسی کو میرے بارے میں بتا نہ دیں میں آپ کے سامنے نہیں آئی ,ڈر رہی تھی کہ کہیں کوٹھے کی چار دیواری یہاں تک پیچھا نہ کر لے ،اسی لئے آپ کے سامنے آنے سے کترا رہی تھی لیکن پھر بھی آپ کا سامنا کرنا پڑ گیا۔

میری طرف سے بالکل بدگمان نہ ہو آپ میں کسی کو نہیں بتاؤں گا جو کچھ ہمارے درمیان ہوا, آپ سے بھی یہی التجا کرنا چاہوں گا پلیز کسی سے بھول کر بھی اس بات کا ذکر مت کیجیئے گا بینیش میری کزن ہے اور ہونے والی بیوی اگر اسے پتہ چل گیا کہ میں کل رات آپ کے ساتھ تھا تو بہت بڑی پرابلم بن جائے گی۔

Irequestyouplease

آپ بے فکر ہے میں کسی کو نہیں بتاؤں گی میں تو آپ کی طرف سے ڈر رہی تھی اور آپ مجھ سے ڈر رہے ہیں لیکن آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں چلتی ہوں کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔

Sheissonicegirl

اور ایک طرف یہ بینیش مجھ سے بات کرنے کی تمیز نہیں۔۔۔رملہ کو جاتے دیکھ ہمدان حیرت زدہ سا مسکرا دیا اور جیسے ہی پلٹا بینیش اس کے پیچھے ہی کھڑی تھی۔

کیا کہہ رہی تھی وہ تم سے اور تم اتنے دیر سے اس کے ساتھ کیا باتیں کر رہے تھے ؟

کچھ خاص نہی۔۔۔۔ تمہیں بتانا ضروری نہی سمجھتا میں۔

سہی ہے۔۔۔جو بات تھوڑی دیر پہلے تم نے کہی تھی وہ سچ تو نہیں تھی کہیں واقعی تم اس کے ساتھ تو نہی تھے ؟

OhGod

اگر میں کچھ دیر اور یہاں کھڑا رہا تو میں پاگل ہو جاؤں گا جا رہا ہوں یہاں سے ہاسٹل پہنچ کر مجھے کال کر دینا۔

پتا نہیں کیا جادو کر دیا ہے اس لڑکی نے اس کے خلاف ایک لفظ بھی سننا پسند نہی کرتا۔

میں بھی کوئی جھوٹ نہیں بولوں گی تمہارے لیئے ٹھیک ہے ساتھ تو چلی جاؤں گی لیکن وہاں جا کر تمہیں پھنسایا نہ تو پھر کہنا غصے سے پاوں پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

سیڑھیوں میں کھڑے کسی وجود کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی ہونہہ۔۔۔ تو یہ لڑکی ایک طوائف کی بیٹی ہے۔۔۔ مطلب طوائف کی بیٹی طوائف اور اکڑ دیکھو ایسے کر رہی ہے جیسے کوئی پیر زادی ہو۔

اس کو تو میں ایسا سبق سکھاؤں گا نہ کہ یاد رکھے گی۔۔۔ وہ نصیر تھا جو رملہ اور ہمدان کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو سن چکا تھا۔

اب دیکھنا میں تمہیں کیسا مزہ چکھاتا اور اس لڑکی بھی تو بتانا پڑے گا نہ کہ اس کا ہونے والا شوہر کل رات اس طوائف کی بانہوں میں تھا۔

That'sGreat

مسکراتے ہوئے بینش کو ڈھونڈنے چل دیا۔

- - - - - - - - - - - - - -

کبھی کبھی زبان سے نکلی بات اس طرح بھی پوری ہو جاتی ہے۔۔۔ پہلے سنا تھا لیکن آج دیکھ بھی لیا۔ شاید وہ گھڑی قبولیت کی گھڑی تھی۔

ہمدان حیرت زدہ سا بیڈ پر لیٹا کسی گہری سوچ میں گم تھا۔

میں نے تو بس ایسے ہی بینی سے کہہ دیا تھا کہ میں کل رات اس لڑکی کے ساتھ تھا لیکن وہ تو سچ میں وہی لڑکی تھی۔

یہ کل رات تو کوٹھے پر تھی اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ گئی؟

سوچنے والی بات ہے۔۔۔شاید اپنی گاڑی ہو اس کے پاس ، ہمممم میں بھی پتہ نہی کیا کچھ سوچ رہا ہوں ، ظاہری سی بات ہے اس کے پاس اپنی ہی گاڑی ہو گی اسی لیے تو اتنی جلدی پہنچ گئی یہاں۔

اس نے کہہ تو دیا ہے کہ وہ کسی سے ذکر نہی کرے گی کہ کل رات میں اس کے ساتھ تھا لیکن پھر بھی میرا دل مطمئن نہی ہے۔

پتہ نہی کیوں میرا دل اس پر اعتبار کرنے پر راضی نہی ہو رہا۔۔۔بے بسی سے سینے پے ہاتھ رکھ کر مسکرا دیا۔

عجیب پاگل لڑکی ہے۔۔۔اگر واقعی وہ ایسی نہی ہے اور میری آزمائش لینے کے لیے دلہن بنی بیٹھی تھی تو بہت ہی بے وقوف لڑکی ہے یہ۔۔۔اگر میری جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید اس کی خوبصورتی کے آگے گھٹنے ٹیک دیتا۔

پاگل لڑکی کو سمجھانا پڑے گا کہ آئیندہ ایسی بے وقوفی مت کرے اگر اس بدنامِ زمانہ جگہ پر رہ کر بھی اس کی عزت محفوظ ہے تو خود کو کسی آزمائش میں نہ ڈالے۔

ہمممم۔۔۔لیکن میں اس کی اتنی فکر کیوں کر رہا ہوں؟

خود سے ہی سوال کرتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

اس کی زندگی ہے جو اس کا دل چاہے کرے مجھے اس سے دور ہی رہنا چاہیے۔

ویسے بھی بینی کو شک ہو رہا تھا اور اگر اسے پتہ چل گیا تو قیامت آ جائے گی۔۔۔۔ نہی نہی مجھے اس سے دور ہی رہنا ہو گا۔

ہاں یہی سہی رہے گا۔۔۔۔ بیگ پیک کر لیتا ہوں جلدی سے شام کو نکلنا ہے۔

الماری کی طرف بڑھا اور بیگ پیک کر کے پھر سے لیٹ گیا۔

الارم کی آواز پر آنکھ کھلی۔۔۔ عصر کا وقت ہو رہا تھا وضو کرنے کے بعد مسجد گیا نماز پڑھی اور بیگ اٹھائے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

بیگ گاڑی میں رکھا اور بینیش کے ہاسٹل کے سامنے گاڑی روک کر اسے کال لگائی۔۔۔ آخر کار آدھا گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد وہ منہ پھلائے ہینڈ بیگ پچھلی سیٹ پر پھینکتی ہوئی بیٹھ گئی۔

اب تمہیں آگے بلانے کے لیے انویٹیشن بھیجنا پڑے گا کیا؟

ہمدان کے سوال پر غصے سے دروازہ بند کرتی ہوئی آگے بیٹھ گئی۔

مجھے فرنٹ سیٹ پر بٹھانے کی کیا ضرورت تھی؟

اسی کو بٹھا لیتے جس کے ساتھ کل پوری رات تھے۔

?What

ہمدان نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور اسٹیرنگ وہیل پر ہاتھوں کا دباو بڑھایا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔ جیسے غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

ہاں تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ کل رات تم اس لڑکی کے ساتھ تھے تو جب رات گزار لی ہے دن بھی اسی کے ساتھ گزار لیا کرو۔

Shutupbeeni

بس غصے میں کہا تھا میں نے اور تم نے سیریس سمجھ لیا۔۔۔بس کر دو یار بے وقوفی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ تم ساری حدیں پار کرتی جا رہی ہو۔

سہی کہا تم نے میں تو ہوں ہی بے وقوف۔۔۔ سمجھدار تو آپ ہیں جناب۔

اتنی لمبی کیا گفتگو چل رہی تھی صبح اس لڑکی سے تمہاری؟

میں نے دور سے دیکھا تم کافی پریشان تھے اس لڑکی کو دیکھ کر۔۔۔جو میں سمجھ رہی ہوں کہی وہ سچ تو نہی؟

جی جی۔۔۔۔جو تم سمجھ رہی ہو وہی سچ ہے، میں واقعی کل رات اس لڑکی کے ساتھ ہی تھا بلکہ کل رات ہی کیوں۔۔۔۔ ہر رات اسی کے پاس ہوتا ہوں۔

اب راز کھل ہی گیا ہے تو کھل کے سن لو۔

کیوں دماغ خراب کر رہی ہو میرا؟

ابھی گھر جا کر بہت سارے سوالوں کے جواب دینے ہیں مجھے۔۔۔۔ گھر والوں کی الگ پریشانی بنی ہوئی ہے اور تم ہو کہ ابھی تک اس لڑکی کو لے کر بیٹھی ہو۔

تمہاری طرف سے معافی مانگ رہا تھا میں اس سے۔بس یہی سچ ہے۔۔۔ باقی جو تمہارے دل میں آئے جی بھر کے سوچتی رہو۔

IDontCare

تم اتنی ٹینشن کیوں لے رہے ہو اس لڑکی کے لیے؟

جب بھی میں تمہارے ساتھ اس کی بات کرنے کی کوشش کرتی ہوں تم غصہ کرتے ہو اور مجھے چپ رہنے پر مجبور کر دیتے ہو۔

یہ سب تمہارے دماغ کا وہم ہے اور کچھ نہی بینی, تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو۔

اس لڑکی سے ہمارا ٹکراو اتفاقاً تھا اور کچھ نہی لیکن تم اپنی انا کے چکر میں اسے ذہن میں سوار کر چکی ہوں۔

Forget.....

ہماری اپنی زندگی بھی زندگی ہے۔۔۔۔ اپنے بارے میں سوچو.بجائے اس کے ہم اپنے قیمتی لمحات میں اسے ڈسکس کرتے رہیں۔

ہمممم۔۔۔۔کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو لیکن اس نے میری بہت انسلٹ کی تھی اور اسے معافی مانگنی چاہیے تھی مجھ سے لیکن الٹا تم اسی سے معافیاں مانگ آئے ہو۔

ComeOnyaaarrrr

زبردستی معافی نہی منگوائی جا سکتی کسی سے جب تک اس کو خود اپنی غلطی کا احساس نہ ہو اور مجھے امید ہے کہ ایک دن وہ لڑکی خود تم سے معافی مانگے گی۔

ہاں ضرور۔۔۔۔میں وہ دن لا کر ہی چھوڑوں گی۔۔۔بینی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی اور ہمدان نے گہری سانس لیتے ہوئے سکھ کا سانس لیا۔

بینی اس کا بازو تھام اس کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کیے بیٹھ گئی۔

بہت نیند آ رہی ہے مجھے جب گھر پہنچ جائیں تو مجھے جگا دینا۔

ہمدان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔اس کی یہ جنونی محبت کسی دن طوفان نہ بن جائے۔

گھر پہنچتے ہی گیٹ کے باہر گاڑی پارک کی اور بینی کو جگایا۔

اٹھو گھر پہنچ گئے ہیں ہم۔۔۔۔کندھے سے ہلایا تو وہ آنکھیں مسلتی ہوئی اٹھ گئی۔

جیسے ہی ہمدان نے ہارن بجایا گیٹ کھل گیا۔۔۔اندر پہنچ کر گاڑی کی چابی گیٹ کیپر کی طرف اچھالی اور اپنا فون اور وائلٹ اٹھا کر اندر چل دیا۔

رکو رکو۔۔۔ بینیش تیزی سے ہمدان کی طرف دوڑی اور اس کے بازو پر ہاتھ رکھتی ہوئی مسکراتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

ہمدان نے افسردگی سے سر ہلایا۔۔۔ کچھ نہی ہو سکتا تمہارا۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔ دونوں نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا۔

و علیکم اسلام۔۔۔۔ بینیش کی ماما صوفے سے اٹھ کر دونوں کی طرف بڑھیں۔

اسلام و علیکم تائی اماں۔۔۔۔ ہمدان نے ہچکچاتے ہوئے انہیں سلام کیا۔

و علیکم اسلام۔۔۔۔ انہوں نے سنجیدگی سے سلام کا جواب دیا اور دونوں کے سر پر باری باری ہاتھ رکھا۔

مل گیا ٹائم گھر آنے کا دونوں کو؟

ہمدان کی ماما بھی آگے بڑھیں اور دونوں کا باری باری ماتھا چوما۔

جی چچی جان مل ہی گیا ٹائم آپ کے لاڈلے کو گھر آنے کا۔۔۔ زبردستی لائی ہوں ورنہ اس کا دل ہی کہاں کرتا ہے گھر آنے کو، رنگ برنگی تتلیاں دیکھنے کا عادی جو ہو چکا ہے۔

ہمدان نے اس غصے سے گھورا لیکن بینیش پر کچھ اثر نہی پڑا۔۔۔ ہمدان نے جیب سے پین نکالا اور بینیش کا ہاتھ تھام کر اس کی دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر زور سے دبایا تو اس کی چیخ نکل گئی۔

وہ کیا ہے نہ اماں یہ پیار رہی بہت کرتی ہے مجھ سے اس کی بات کیسے ٹال سکتا ہوں میں، تیزی سے بولتے ہوئے اپنا ہاتھ واپس کھینچا اور پین دوبارہ پاکٹ میں رکھ دیا۔

کیا ہوا بینی؟

ہمدان اسے ہاتھ دباتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔

چچی جان اس کے ہاتھ میں کچھ تھا۔ کچھ کیا ہے اس نے۔۔۔ بینش تیزی سے اس کے ہاتھ تھامتی ہوئی بولی لیکن ہمدان کے ہاتھ میں بس فون اور وائلٹ تھا۔

کندھے اچکاتے ہوئے مسکرا دیا۔۔۔ تمہیں ڈرامے کرنے کی عادت ہے بینی۔۔۔ میں نے کچھ نہی کیا۔

نہی چچی جان اس کے ہاتھ میں کچھ تھا۔۔۔ بینش نے مدد طلب نگاہوں سے ان کی طرف دیکھا اور انہوں نے ہمدان کی طرف دیکھا اور ہمدان نے سر نفی میں ہلا دیا۔

بس کردو تم آتے ہی شروع ہوگئ۔۔۔۔ ماں کی آواز پر بینش ماں کی طرف پلٹی۔

بھائی۔۔۔۔ آپ آ گئے، علی تیزی سے دوڑتا ہوا ہمدان کے گلے لگ گیا۔

کہاں چلے گئے تھے آپ؟

پتہ ہے کتنا ڈر گئے تھے ہم سب؟

Dontworry I am fine buddy

ہمدان نے اسے خود سے الگ کیا اور آئی بروا چکاتے ہوئے بینیش کی طرف دیکھا۔

بینیش نے بے رخی سے منہ دوسری طرف موڑ لیا۔

کچھ نہی ہوا تھا مجھے۔۔۔دوست کے بھائی کی شادی تھی رات اس کی طرف رک گیا تھا اور فون کی بیٹری لو تھی پتہ ہی نہی چلا کب ختم ہو گیا۔

بینی سے رابطہ نہی ہو سکا اسی لیے پریشان ہو گئی تھی یہ۔۔۔۔ہے ناں بینی؟

مجھے کیا پتہ؟

بینیش کے جواب پر سب نے چونک کر ہمدان کی طرف دیکھا۔۔۔ہمدان کے بابا اور بینیش کے بابا بھی وہاں آ چکے تھے۔

دونوں ان کی طرف بڑھے سلام کر کے ہمدان نے بینیش کو گھورا جس کا مطلب تھا کہ بتاو سب کو کیوں مروانا چاہتی ہو مجھے۔

بینیش نے کندھے پے آئے بال پیچھے جھٹکے اور مسکرا دی۔۔۔میں مزاق کر رہی تھی۔یہ واقعی کل اپنے دوست کی طرف ہی تھا۔

مجھے لگا شاید گھر آیا ہو مجھے بتائے بغیر اسی لیے گھر کال کر دی میں نے۔۔۔رئیلی سوری میری وجہ سے آپ لوگ بہت پریشان ہوئے۔

بھابھی پلیز نیکسٹ ٹائم بھائی نے کہی بھی جانا ہو آپ بھی ان کے ساتھ جایا کریں۔۔۔ علی کے مشورے پر بینی نے مسکراتے ہوئے ہمدان کی طرف دیکھا۔

پہلے بھی یہ چڑیل میرے ساتھ ہی رہتی ہے ہر وقت پر۔۔۔ ہمدان کے جواب پر سب ہنس دیے سوائے بینش کے وہ ہمدان کے پیچھے دوڑی ابھی بتاتی ہوں تمہیں۔۔۔

ہمدان اس کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنے کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کر چکا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمدان کمرے سے باہر آیا تو سب بینش کے اردگرد جمع تھے اور وہ اپنا پاوں تھام کر رو رہی تھی۔۔۔ وہ فکرمندی سے آگے بڑھا۔

کیا ہوا تمہیں ایسے رو کیوں رہی ہو؟

سیڑھیوں سے گر گئی سینڈل ٹوٹنے کی وجہ سے، لگتا ہے پاوں میں موچ آگئی ہے۔

تم بھی کمال کرتی ہو بینی۔۔۔ دھیان سے چلا کرو۔

اچھا اب رونا بند کرو میں کسی کو بھیج کر جراح کو بلواتا ہوں۔

بھائی آپ فکر مت کریں میں نے بھیج دیا ہے۔۔۔علی ہمدان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

ہممممم۔۔۔۔ہمدان مسکرا دیا۔

مجھے درد ہو رہا ہے اور تم دونوں کے دانت نکل رہے ہیں بابا دیکھیں زرا ان دونوں کو۔

بینی کے انکشاف پر ہمدان سر تھام کر بیٹھ گیا۔

ابھی تمہیں چوٹ لگی ہے اور تمہارا دھیان پھر بھی ہم پر ہے۔میں تو ویسے ہی مسکرا رہا تھا۔

ہاں ہاں تم تو ویسے ہی مسکرا رہے تھے،میں ہی جھوٹ بول رہی ہوں۔

اب میں نے یہ کب کہا کہ تم جھوٹ بول رہی ہو؟

بس بھی کر دو تم دونوں۔۔۔۔بینیش کی ماما بولیں تو دونوں خاموش ہو گئے۔

میں پھوپھو سے مل کر آتا ہوں۔۔۔ہمدان بہانہ بناتے ہوئے وہاں سے چل دیا۔

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں کہ ہمدان دروازہ ناک کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔

اسلام و علیکم پھوپھو۔۔۔کیسی ہیں آپ؟

وعلیکم اسلام۔۔۔انہوں نے محبت سے ہمدان کے سر پر ہاتھ رکھا اور اس کے کندھے پے سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

کیسی ہو سکتی ہوں میں۔۔۔؟

چار سال ہو گئے ہیں میری نور کو اس دنیا سے رخصت ہوئے اور آج بھی ایسا لگتا ہے جیسے وہ یہی ہے۔ ابھی اچانک سامنے سے آئے گی کہ امی آپ نے اپنی دوائی لی یا نہی، کھانا پورا ختم کیا یا نہی، ابو کو یاد کر کے رو تو نہی رہی؟

مجھے اپنے باپ کی یاد میں رونے سے روکنے والی خود ایک یاد بن کر رہ گئی۔

جانے سے پہلے ایک بار بھی نہی سوچا کہ اس کے بغیر کیسے زندہ رہوں گی میں، میری زندگی کا سب سے قیمتی ہیرا تھی میری نور۔

تمہارا انتظار کرتی رہی میں بہت کہ شاید تم آو گے اور میرا درد بانٹو گے لیکن تم بھی نہی آئے۔

پھوپھو میں کیا بتاوں آپ کو کہ میں کیوں نہی آ سکا۔۔۔ میری ندامت اس دن مجھے یہاں آنے ہی نہی دیتی، ہر بار کوشش کرنے کے باوجود بھی ہار جاتا ہوں میں۔

ایسا لگتا ہے جیسے اس دن کی طرح آج بھی وہ میرے کمرے میں موجود ہوتی ہے اور محبت کی بھیک مانگتی ہے مجھ سے، اس کی درد بھری آنکھیں، ازیت بھرا لہجہ اور التجائیں آج بھی میرے کانوں میں گونجتی ہیں۔

آتے ہی رونا ڈال دیا آپ نے آپا۔۔۔ابھی ابھی تو تھکا ہارا گھر پہنچا ہے میرا بیٹا اور آپ اپنی بیٹی کا رونا لے کر بیٹھ گئی ہیں۔

ماں کی گرجدار آواز پر ہمدان سوچوں کے سمندر سے باہر نکلا اور چونک کر ماں کی طرف دیکھا۔

کیا ہو گیا ہے اماں۔۔۔اگر یہ اپنے دکھ مجھ سے بیان نہی کریں گی تو اور کس سے کریں گی؟

ویسے بھی اس گھر میں میرے علاوہ ان کا کوئی ہمدرد تو ہے نہی تو پھر میں ہی سنوں گا ناں۔

بس کر دو اس عورت کے لیے اپنی ماں سے لڑنا ہمدان۔۔۔یہ نہ خود چین سے جیتی ہے نہ ہمیں جینے دے گی۔

پہلے اس کے شوہر کی موت اور پھر اس کی بیٹی کا رونا۔۔۔ہماری خوشیوں کو کھا گئی ہیں یہ دونوں ،پتہ نہی تم کب سمجھو گے۔

بس اماں۔۔۔خدا کا تھوڑا سا تو خوف کھا لیں۔اس میں پھوپھو کا کیا قصور ہے؟

قصور تو سارا اسی کا ہے۔۔۔ناں یہ شوہر کو ملک سے باہر بھیجتی نہ وہ مرتا اور بیٹی کی مرضی کے خلاف اس کی شادی طے نہ کرتی تو شاید آج وہ زندہ ہوتی۔۔۔مگر نہی اس عورت کو تو بس پیسے کا جنون تھا۔

پہلے شوہر کو دولت کی لالچ میں خود سے دور کر دیا اور پھر بیٹی کو دولت میں تولنا چاہا تو وہ بھی یہ دکھ برداشت نہی کر سکی اور خود تو مر گئی لیکن اپنی ماں کو ہمیشہ کے لیے ہمارے سر پے مسلط کر گئی۔

اماں جان بس کر دیں۔۔۔۔جو کچھ ہوا اس میں پھوپھو کا کوئی قصور نہی تھا۔۔۔پھوپھا جان کی موت ایک حادثہ تھی اور نور کو کیا ہوا یہ بھی اللہ کے سوا کوئی نہی جانتا تو پھر آپ کیسے ہر بار ان دونوں کی موت کا الزام پھوپھو پر ڈال دیتی ہیں؟

کیوں کرتی ہیں آپ ایسا، کیا آپ کو ان پر زرا ترس نہی آتا؟

اس پر ترس کھانے کے لیے تم اکیلے کافی نہی ہو کیا جو ہم بھی ترس کھائیں، بینی بہت رو رہی ہے چلو نیچے۔۔۔۔اسے بازو سے کھینچتی ہوئیں کمرے سے باہر لے گئیں۔

اماں آپ زیادتی کر رہی ہیں پھوپھو کے ساتھ۔۔۔نور کی موت کا زمہ دار کون ہے جس دن آپ کو پتہ چلے گا ناں اس دن آپ بہت پچھتائیں گی، یاد رکھنا آپ میری بات۔

اپنا ہاتھ آزاد کرتا ہوا تیزی سے نیچے چلا گیا اور وہ سوچ میں پڑ گئیں۔۔۔ایسا کیوں بولا ہمدان نے؟

کچھ دیر سوچتی رہی اور پھر نیچے چلی آئیں۔

جراح آیا اور بینش کے پاوں کی موچ نکال دی اور مرہم پٹی کر کے چلا گیا۔

ہمدان دادا اور دادی کے پاس بیٹھا ان کا لیکچر سننے میں مصروف تھا۔۔۔کافی دیر ان کے پاس بیٹھا رہا پھر کمرے سے باہر آگیا۔

گہری سنجیدگی میں صوفے پر ٹانگ پے ٹانگ جمائے دائیں گال پر ہاتھ رکھے کسی گہری سوچ میں گم تھا۔۔۔مت کرو میرا ساتھ ایسا ہمدان۔۔۔روک دو یہ شادی ,میں مر جاوں گی تمہارے بغیر۔

تو مر جاو۔۔۔۔یہی بہتر ہے تمہارے لیے۔

بھائی۔۔۔۔علی نے اس نے کندھے پر ہاتھ رکھا تو چونک گیا۔

ہاں۔۔۔نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

بھائی کھانا کھا لیں۔۔۔علی نے میز کی طرف اشارہ کیا تو سب پر نظر ڈالتے ہوئے ازیت سے مسکرا دیا اور کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔

لگتا ہے بھابھی آپ تو اب ایک دو ہفتے یونیورسٹی نہی جا سکیں گی۔

ہاں مجھے بھی یہی لگ رہا ہے علی۔۔۔علی کی بات پر بینش منہ پھلائے بولی۔

لگتا ہے بھائی بھی نہی جائیں گے تب تک ہے ناں بھائی؟

کیا۔۔۔۔؟

علی کے سوال پر ہمدان نے اس کی طرف ایسے دیکھا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔

دھیان کہاں ہے آپ کا بھائی؟

کہی نہی۔۔۔بس بینی کی وجہ سے تھوڑا پریشان ہوں, صبح واپس جانا ہے اور یہ چوٹ لگوا کر گھر بیٹھ گئی ہے۔

تو یہی بات تو میں پوچھ رہا ہوں کہ اب آپ بینش آپی کے ساتھ ہی یونیورسٹی جائیں گے ناں جب ان کا پاوں ٹھیک ہو جائے گا۔

ہاں۔۔۔میرا مطلب نہی میں صبح چلا جاوں گا۔اتنی چھٹیاں افورڈ نہی کر سکتا میں, جب یہ ٹھیک ہو جائے گی لینے آ جاوں گا۔

کیوں افورڈ نہی کر سکتے تم اتنی چھٹیاں, آخری ایسی بھی کیا مجبوری ہے تمہاری؟

مجبوری نہی ہے اماں۔۔۔پڑھائی کا حرج نہی برداشت کر سکتا میں۔

پڑھائی کا حرج یا پھر کچھ اور۔۔۔سچ بتاو کہ تمہارا ہم سے ملنے کو دل نہی کرتا, پچھلے چار سال سے تم نے یونیورسٹی کو ہی اپنا گھر سمجھ لیا ہے۔

فون کر کر کے تھک جاتے ہیں ہم کہ آ کر مل جاو لیکن تمہارے بہانے ہی ختم نہی ہوتے۔آخر ایسا کیا ہے اس یونیورسٹی میں؟

کیا ہو گیا ہے بھابھی؟

آپ خوامخواہ بات کو بڑھا رہی ہیں۔۔۔یہ تو اچھی بات ہے کہ اس کا دل لگ گیا ہے پڑھائی میں اور آپ الٹا غصہ کر رہی ہیں اس پر۔

جی تایا جان میں بھی تو یہی سمجھا رہا ہوں اماں کو کہ بار بار گھر آنے سے پڑھائی میں رکاوٹ آتی ہے مگر یہ میری بات سمجھتی ہی نہی۔

اس نے آج تک میری بات نہی سمجھی تو تمہیں کیا سمجھے گی۔

باپ کے جواب پر ہمدان مسکرایا لیکن ماں کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ کر فوراً مسکراہٹ سنبھلی۔

سہی تو کہہ رہے ہیں تایا جی۔۔۔آپ کو تو شکر ادا کرنا چاہیے کہ آپ کے بیٹے کا دل لگتا ہے پڑھائی ورنہ ایسی بھی مائیں ہیں جن کو اپنوں بچوں سے ہمیشہ یہی شکایت رہتی ہے کہ اس کا پڑھائی میں دھیان نہی ہے۔۔۔۔ہمدان کا اشارہ بینش کی طرف تھا۔

بینش نے چونک کر ماں کی طرف دیکھا اور ہمدان کو گھور کر چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

جی چچی جان سہی تو کہہ رہا ہے ہمدان۔۔۔اسے جانے دیں صبح واپس۔

میں جب ٹھیک ہو جاوں گی تو چلی جاوں گی، آپ فکر نہی کریں۔میرا پاوں سہی ہونے میں پتہ نہی کتنے دن لگ جائیں گے۔

میرے انتظار میں یہ اپنی کلاسز مس تو نہی کر سکتا ناں۔

سہی ہے۔۔۔ جب سب اس کی ہمایت میں بولیں گے تو میں اکیلی کیا کر پاؤں گی ،مجھے ہی ہار مانی پڑے گی۔۔۔۔ چلو اب سب کھانے پر دھیان دیں ٹھنڈا ہو رہا ہے۔

جی۔۔۔ ہمدان پھیکا سا مسکرا دیا اور کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔ کھانے سے فارغ ہوا تو علی اسے اپنے ساتھ لے گیا اپنے کمرے میں۔

اسے میتھ کے سوال سمجھاتے سمجھاتے وہ خود بھی وہی سو گیا۔

صبح آنکھ کھلی تو بے بسی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں گیا اور بھاری قدموں کے ساتھ الماری تک پہنچ کر کپڑے نکال کر فریش ہونے چلا گیا۔

فجر کی نماز ادا کی اور اپنا فون اٹھائے کمرے سے باہر آ گیا۔

باہر گارڈن میں چلتے چلتے کسی گہری سوچ میں گم ہو گیا۔۔۔۔ "کیا کر رہی تھی تم وہاں درخت کے پیچھے؟

ایسے چھپ چھپ کر کیوں دیکھ رہی تھی مجھے ,کوئی شرارت کرنے لگی تھی کیا؟

سچ سچ بتاو مجھے ورنہ پھوپھو سے شکایت کر دوں گا میں تمہاری۔

نہی ہمدان۔۔۔ وہ ڈری سہمی سی بولی ہی تھی کہ ہمدان نے ٹوک دیا۔

چپ۔۔۔ کتنی بار بولا ہے تمہیں کے ہمدان بھائی بولا کرو مگر تم سنتی ہی نہی۔۔۔ بڑا ہوں تم سے تمیز کیا کرو۔

نہی بولوں گی میں آپ کو بھائی۔۔۔نور غصے سے چلائی۔

کیوں نہی بولوگی مجھے بھائی؟

پھوپھو سے شکایت کرتا ہوں تمہاری۔۔۔اور تم گھر پے کیا کر رہی ہو کالج میں ایڈمیشن نہی ہوا تمہارا؟

نہی ہوا ایڈمیشن۔۔۔امی کہہ رہی ہیں کہ بس میٹرک ہی کافی ہے۔لڑکیوں کو زیادہ نہی پڑھنا چاہیے۔

ضرور اماں نے کچھ کہا ہوگا۔۔۔آج ہی بات کرتا ہوں ان سے اور یونیورسٹی سے واپسی پر تمہارا ایڈمیشن فارم لاتا ہوں۔

نہی نہی۔۔۔ممانی نے کچھ نہی کہا امی سے۔۔۔میرے سارے فیصلے وہ خود ہی لیتی ہیں اور آپ فکر نہ کریں میری پڑھائی کی بلکہ اپنی پڑھائی پر دھیان دیں ابھی ابھی یونیورسٹی جوائن کی ہے آپ نے میرے چکر میں اپنی پڑھائی کا حرج نہی کریں۔

اچھا۔۔۔اتنی بڑی ہو گئی ہو تم کہ اب بڑے بھائی کو سمجھاو گی۔۔۔ہمدان نے اس کی چٹیا کھینچی۔

بھائی نہی ہیں آپ میرے۔۔۔ایک بار سمجھتے کیوں نہی آپ؟

غصے سے اپنی چٹیا ہمدان کے ہاتھ سے آزاد کرتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی اور ہمدان حیرت زدہ سا اسے جاتے دیکھتا رہ گیا۔

آج چار سال بعد بھی چلتے چلتے اسی جگہ پے آ کر رک گیا اور اپنے خالی ہاتھ کو دیکھتے دیکھتے ازیت بھری نگاہوں سے گارڈن میں اس کی ہنسی اور غصے بھرے لہجے کو محسوس کر رہا تھا کہ فون کی آواز پر ہوش میں آیا۔

بینیش کی کال آرہی تھی۔۔۔نا چاہتے ہوئے بھی کال رسیو کی اور اپنے کمرے میں چلا آیا۔نہی ناشتے کا انتظار نہی کر سکتا۔

بس جا رہا ہوں۔۔۔بیگ خالی کر کے دوسرے کپڑے بیگ میں رکھتے ہوئے وائلٹ اٹھائے بیگ گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آیا۔

ہمدان۔۔۔ناشتہ کر کے جانا۔

اس کی ماں آوازیں دیتی رہ گئی لیکن وہ بنا رکے گاڑی میں بیگ رکھتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے یونیورسٹی کے لیے نکل آیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کسی کی نہی سنتا یہ لڑکا۔۔۔کتنی آوازیں دی لیکن مجال ہے جو پلٹ کر ایک بار بھی ماں کی طرف دیکھا ہو,پتہ نہی کس بات کا بدلہ لے رہا مجھ سے اور کس جرم کی سزا دے رہا ہے خود کو۔

چھوڑو بھی۔۔۔دیر ہو رہی ہو گی اسے۔۔۔بینش کی ماں نے دیورانی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی دی۔

بس کر دیں بھابھی رہنے دیں,جھوٹی تسلیاں نہ دیا کریں آپ مجھے۔۔۔میں واقعی پریشان رہنے لگی ہوں اب اس کی وجہ سے,ماں کا زرا خیال نہی رہا اس کو کہ ماں کو سلام کرے اور ماں کی دعاوں میں گھر سے رخصت ہو۔

اسے پھوپھو کے دکھڑے سننا تو یاد رہتا ہے لیکن ماں کا حال پوچھنا کبھی یاد نہی رہتا۔۔۔بس مجبوراًسا گھر آتا ہے ملتا ہے اور صبح ہوتے ہی بغیر کسی سے ملے چلا جاتا ہے۔

آخر میری غلطی کیا ہے؟

مجھے بتائے تو سہی۔۔۔مجھے تو ڈر ہی لگتا ہے کہی بینش کے ساتھ بھی۔۔۔میرا مطلب بینش کو خوش رکھے گا یا نہی۔۔۔مجھے بہت فکر ہوتی ہے۔

کہی جزبات میں ہم نے کوئی غلط فیصلہ تو نہی کر لیا بینی کے لیے؟

خبردار۔۔۔خبردار جو ہمدان نے میری بیٹی کو تکلیف پہنچانے کا سوچا بھی تو اس کی زندگی ہلا کر رکھ دوں گی۔۔۔جانتا نہی ہے وہ ابھی اپنی تائی کو، میری اکلوتی بیٹی کی آنکھ میں اس کی وجہ سے اگر ایک آنسو بھی آیا تو دیکھ لینا۔

سمجھاو بیٹے کو، تمہارے ساتھ اس کے جو بھی معاملات ہیں وہ سہی ہو یا نہ ہو لیکن میری بیٹی کے ساتھ اس کے سارے معاملات سہی ہونے چاہیے۔

تم کیا در در کی ٹھوکریں کھانا چاہتی ہو؟

تمہارا اپنا جو کچھ تھا وہ تو تمہارے شوہر نے جوے میں ہارا دیا۔۔۔اب کیا اپنے سر سے اس چھت کو بھی چھیننا چاہتی ہو؟

بات کرو ہمدان سے۔۔۔اپنی بیٹی کے ساتھ کسی بھی قسم کی زیادتی برداشت نہی کروں گی میں، چلتی ہوں بینی کو یہ ہلدی والا دودھ دے آوں۔تب تک تم ناشتہ دیکھ لو۔

جی بھابھی۔۔۔وہ شرمندگی سے سر جھکائے ناشتہ بنانے میں مصروف ہو گئیں۔

ہمدان کا کسی لڑکی کے ساتھ چکر چل رہا ہے کیا؟

وہ بینی کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئی بولی۔

نہی ماما ایسا کچھ نہی ہے۔۔۔بینی نے حیرت سے ماں کو دیکھا جیسے اسے یقین ہی نہ آیا ہو ان کے سوال پر۔

ایسا کچھ ہونا بھی نہی چاہیے بیٹا۔۔۔ورنہ میں اس کا وہ حال کروں گی کہ پورا گاوں دیکھے گا۔

نہی ماما جانی ایسا کچھ نہی ہے۔آپ کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہیں۔

ہمدان کو مجھ سے ہی فرصت نہی ہوتی وہ بھلا کیا کسی اور لڑکی کی طرف دیکھے گا۔۔۔میں اسے خود میں ہی اتنا الجھا کر رکھتی ہوں کہ وہ کسی اور سے بات کرنا تو دور دیکھ بھی نہی پاتا۔

اچھا۔۔۔تم نے علی کو جو کال کی تھی کہ ہمدان ہاسٹل نہی ہے گھر آیا کہ نہی وہ سب کیا تھا؟ کیا واقعی وہ اپنے دوست کی طرف تھا یا پھر کچھ اور معاملہ ہے اور اگر دوست کی طرف تھا بھی تو اس نے تمہیں بتانا ضروری نہی سمجھا۔۔۔کیوں؟

ماما وہ اس لیے کیونکہ اس کا فون چارج نہی تھا۔مجھے لگا شاید گھر آیا ہو کیونکہ ہر سال وہ نور کی برسی والے دن گھر ضرور آتا ہے۔

اب مجھے نہی پتہ چلا کہ وہ گھر آیا ہے یا شادی پر۔

تم سے کس نے کہہ دیا کہ وہ ہر سال نور کی برسی پر گھر آتا ہے؟

ماں کے سوال پر بینیش چونک گئی۔۔۔کیا مطلب ماما؟

وہ ہر سال گھر آتا ہے پچھلے تین سال سے۔۔۔یہ کہہ کر کہ پھوپھو سے ملنا ضروری ہے۔وہ اس دن بہت دکھی ہوتی ہیں۔۔۔کیوں گھر نہی آتا کیا؟

اب میری آنکھیں اتنی بھی بند نہی ہوتی جو وہ گھر آئے اور مجھے دکھائی نہ دے۔۔۔یا پھر وہ اتنی چھوٹی چیز تو ہے نہی جو دروازے کے نیچے سے اندر آجائے اور ہم دیکھ نہ سکیں۔۔۔آخر کیا کھیل کھیلنا چاہ رہا ہے وہ تمہارے ساتھ؟

پتہ نہی ماما مجھے جو پتہ تھا میں نے آپ کو بتا دیا۔مجھے تو یہی کہتا تھا کہ گھر جا رہا ہوں رات تک واپس آجاوں گا۔

ہممم۔۔۔یہ ماں بیٹا مل کر کچھ تو کھچڑی پکا رہے ہیں لیکن میری نظروں سے بچ نہی پائیں گے۔ان کی یہ چالاقیاں سمجھ رہی ہوں میں۔

میری بیٹی کا حق نہی مارنے دوں گی میں کسی کو۔۔۔تم فکر نہی کرو۔

یہ ہلدی والا دودھ پیو۔۔۔میں پتہ لگا لوں گی کیا معاملہ ہے۔

جی۔۔۔بینیش بھی پریشان ہو چکی تھی۔

وہ کسی گہری سوچ میں گم کمرے سے باہر آئیں اور نند کے کمرے کی طرف بڑھیں۔

آئیں بھابھی۔۔۔آپ کو دروازہ کھٹکھٹانے کی کیا ضرورت ہے؟

آپ کا اپنا گھر ہے جب چاہیں آسکتی ہیں یہاں۔۔۔نور کی ماما خوشی خوشی ان کے استقبال میں کھڑی ہو گئیں۔

بس بس رہنے دو سب یاد ہے مجھے کہ یہ میرا گھر ہے اور تم کسی بوجھ کی طرح میرے گھر میں پڑی ہو وپتہ نہی کب جان چھوٹے گی تم سے۔۔۔خیر میں کچھ پوچھنے آئی تھی تم سے۔

جی بھابھی پوچھیں۔۔۔کیا پوچھنا چاہتی ہیں آپ وشاید آپ کے کسی کام آسکوں میں۔

جو میں پوچھنے والی ہوں اس کا سہی سہی جواب دینا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہی ہوگا۔۔۔نور کی برسی پر ہر سال ہمدان تم سے ملنے آتا ہے کیا؟

جججی۔۔۔جی بھابھی لیکن ہوا کیا ہے؟

اچھا۔۔۔واقعی وہ ہر سال نور کی برسی پر گھر آتا ہے تو مجھے نظر کیوں نہی آتا؟

میں نے تو ایک بار نہی دیکھا اسے یہاں آتے ہوئے اور جاتے ہوئے۔

جی بھابھی وہ رات کو آتا ہے اور رات کو ہی واپس چلا جاتا ہے۔

ایسی کیا مجبوری اس کی جو وہ چوروں کی طرح آتا ہے اور چوروں کی طرح ہی چلا جاتا ہے؟

پتہ نہی بھابھی۔۔۔اب اس بات کا جواب تو آپ کو وہ خود ہی دے سکتا ہے۔

جواب تو میں اس سے لے ہی لوں گی تم فکر نا کرو اور اگر اس نے میری بیٹی کو دھوکا دینے کا سوچا بھی تو بہت پچھتائے گا۔۔۔غصے میں کمرے سے باہر نکل گئیں۔

پچھتا تو ہم سب ہی رہے ہیں بھابھی۔۔۔ہمدان کیا دھوکا دے گا آپ کی بیٹی کو وہ تو خود آپ کا قرض دار ہے۔بلکہ وہ ہی کیوں ہم سب ہی آپ کے قرض دار ہیں۔

آخر آپ نے ہم سب پر رحم کھا کر اپنی چھت تلے پناہ جو دی ہے۔۔۔ آپ کا قرض زندگی بھر نہی چکا پائیں گے ہم ومیری بیٹی بھی اس قرض کا مداوہ ادا کر چکی ہے اب ہم سب کی باری ہے۔

بے بس سی کرسی پر بیٹھ کر بیٹی کی یاد میں آنسو بہانا شروع ہو گئیں۔

ہمدان ہاسٹل پہنچ کر اپنا بیگ اٹھائے یونیورسٹی میں پہنچا ہی تھا کہ بینش کی کالز آنا شروع ہو گئیں۔

کیا مسئلہ ہے بینی صبح صبح؟

ابھی ابھی پہنچا ہوں یونیورسٹی۔۔۔ کلاس میں جا رہا ہوں اور تم کال پے کال کری جا رہی ہو۔

سب خیریت ہے؟

کچھ خیریت نہی ہمدان۔۔۔ تم پچھلے تین سال سے جو جھوٹ بولتے آ رہے ہو وہ آج پکڑا جا چکا ہے۔

کیا جھوٹ۔۔۔۔؟

ہمدان نے چونک کر فون کان سے ہٹا کر بینش کا نمبر دیکھا اور دوبارہ کان سے لگا لیا۔

یہی کہ تم پچھلے تین سال سے مجھ سے یہ جھوٹ بول رہے تھے کہ پھوپھو سے ملنے گھر جا رہے ہو لیکن ماما نے تو تمہیں گھر آتے ہوئے نہی دیکھا، کیا میں پوچھ سکتی ہوں کیا گیم کھیل رہے ہو تم میرے ساتھ؟

ہمدان نے غصے سے اپنے بال مٹھی میں جکڑے اور گہری سانس لیتے ہوئے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا۔

بتاؤ اب کچھ بول کیوں نہی رہے تم؟

کیا بولوں میں بینی؟

جب تمہیں مجھ پر یقین ہی نہی ہے تو میرے بولنے کا فائدہ؟

غصے سے فون بند کرتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھا لیکن سامنے کسی سے ٹکرا گیا۔

سامنے رملہ تھی اگر اس کا ہاتھ نہ تھامتا تو وہ منہ کے بل سیڑھیوں سے گر جاتی۔

ہمدان کے سینے میں منہ چھپائے ڈر سے آنکھیں بند کیے کھڑی رہی۔

?ExcuseMe

مجھے کلاس کے لیے دیر ہو رہی ہے میڈم۔۔۔آپ پیچھے ہٹنے کی گستاخی کریں گی؟

رملہ تیزی سے پیچھے ہٹی اپنا ڈوپٹہ سیٹ کیا۔۔۔ایک تو غلطی آپ کی ہی الٹا مجھ سے معافی مانگنے کی بجائے مجھے ہی باتیں سنا رہے ہیں آپ۔۔۔۔جیسے ہی نظر ہمدان پر پڑی خاموش ہو گئی۔

Iamsorry

ہمدان نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور چہرے پر مسکراہٹ سجائے معزرت کرتے ہوئے وہاں سے چل دیا۔

رملہ اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہ گئی اور اس کی مسکراہٹ میں کھو سی گئی۔۔۔کتنا درد چھپا ہے اس کی مسکراہٹ میں بھی,کسی گہری سوچ میں گم ہو گئی۔

?Everythingisok

کسی جانی پہچانی آواز پر واپس پلٹی تو پیچھے نصیر کھڑا تھا۔

رملہ اس کی بات کا جواب دیے بغیر چپ چاپ وہاں سے چلی گئی۔

اپنوں پے ستم غیروں پے کرم۔۔۔ارے واہ کیا کہنے محترمہ کے۔۔۔ادھر ملک ہمدان نے مسکرا کر دیکھ کیا لیا اسی کے خیالوں میں کھو گئی اور ادھر میں ہوں جس کی بات کی جواب دینا بھی گوارہ نہی کیا۔

خیر کوئی بات نہی۔۔۔ نہ دو جواب کیونکہ کچھ دنوں تک تمہیں ایسا جواب دوں گا کہ یاد رکھو گی،بس کچھ ثبوت اور مل جائیں پھر دیکھنا تم دونوں کی دنیا کیسے پلٹتا میں۔

بے باقی سے فون میں اتاری رملہ اور ہمدان کی تصویریں دیکھ کر مسکرا دیا۔

پہلے سوچا تھا بینیش کو تم دونوں کی سچائی بتا دوں لیکن پھر سوچا بینیش ہی کیوں پوری یونیورسٹی کو تم دونوں کے رشتے کے بارے میں پتہ چلنا چاہیے، آخر کار میری انسلٹ بھی تو پوری یونیورسٹی کے سامنے کی تھی آپ نے مس رملہ۔۔۔ تو پھر آپ کی اوقات بھی پوری یونیورسٹی کو پتہ چلنی چاہیے ناں۔۔۔ بے باقی سے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

\- - - - - - - - - - - - -

فضول باتیں کرتا رہتا ہے۔ دماغ خراب ہے اس لڑکے کا۔۔۔ رملہ کینٹین میں بیٹھی جوس پی رہی تھی اور نصیر سے پیچھا چھڑانے کا طریقہ سوچ رہی تھی کہ وہ اچانک اس کے ساتھ والی کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھ گیا۔

رملہ نے گھورا مگر اسے کوئی فرق ہی نہی پڑا۔

آپ اکیلی بیٹھی تھیں تو میں نے سوچا تھوڑی کمپنی دے دوں آپ کو۔

?Excuseme

کیا میں نے آپ سے آپ کی کمپنی مانگی جو آپ منہ اٹھائے یہاں چلے آئے ہیں۔ آخر مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ، آپ کیوں بار بار میرے راستے میں آرہے ہیں؟

ایک بار کہہ دیا ناں میں کہ مجھے آپ سے دوستی کرنے میں کوئی انٹرسٹ نہی ہے تو پھر اس طرح بار بار میرے سامنے آنے کی کوئی خاص وجہ؟

وجہ تو بہت خاص ہے بے بی لیکن کیا کروں ڈرتا ہوں کہی تم برا نا مان جاو۔

ایسا کرو مجھے بتا دو وجہ۔۔۔؟

ہمدان کرسی کھینچتے ہوئے اطمینان سے بیٹھتے ہوئے بولا۔

وہ اچانک یہاں آیا اور رملہ اسے دیکھ کر بہت حیران بھی ہوئی اور پر سکون بھی۔

کیوں بتاوں میں آپ کو وجہ مسٹر۔۔۔آپ ہوتے کون ہیں؟

یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے۔ تم دخل اندازی نہ ہی کرو تو بہتر ہے۔ سینئیر ہو تو اپنی لمٹ میں رہو زیادہ اسمارٹ بننے کی کوشش مت کرو۔

ہمم۔۔۔اور کچھ کہنا ہے؟

ہمدان غصے پر قابو کرتے ہوئے بس اتنا ہی بولا۔

ہاں بہت کچھ کہنا ہے لیکن تم کھسکو یہاں سے۔

اوکے ہمدان کرسی سے اٹھا اور رملہ کی طرف آیا ایک ہاتھ میں اس کا ہاتھ تھاما اور دوسرے ہاتھ میں اس کا بیگ اٹھائے چل دیا اور دوسری میز سے اپنا بیگ بھی اٹھائے گراونڈ کی طرف بڑھ گیا۔

رملہ بس دیکھتی ہی رہ گئی۔

کچھ بولنے کی ہمت ہی نہی کر سکی جبکہ ہمدان کا لیکچر جاری رہا۔ بہت ہی آوارہ قسم کے لڑکے ہیں یہاں ،آپ کو اپنی حفاظت کرنی چاہیے۔

ضروری نہی ہر خوش شکل خوش اخلاق بھی ہو۔جہاں اکیلی لڑکی دیکھی چانس مارنا شروع کر دیتے ہیں۔۔۔ رملہ کا ہاتھ تھام چلتا گیا۔

آپ بھی تو وہی کر رہے ہیں۔۔۔ آخر کار رملہ بول ہی پڑی کیونکہ اردگرد سے گزرنے والے سٹوڈنٹس ان دونوں پر طرح طرح کے کمنٹس پاس کر رہے تھے۔

کیا۔۔۔؟

رملہ کی بات پر ہمدان رک کر پلٹ گیا۔

موقع کا ایڈوانٹیج اٹھا رہے ہیں آپ بھی۔۔۔ کس کی اجازت سے آپ نے مجھے ہاتھ لگایا؟

IamSorry

ہمدان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو تیزی سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اس کا بیگ اس کی طرف بڑھا دیا۔

میں تو بس آپ کو پروٹیکٹ کر رہا تھا۔۔۔ شرمندگی سے بولا۔

اوہ تو آپ کی نظر میں اسے پروٹیکٹ کرنا کہتے ہیں؟

اگر آپ کی ہونے والی بیوی دیکھ لیتی تو جانتے ہیں کیا ہو سکتا تھا؟

ایک اور بہتان لگ سکتا تھا مجھ پر۔۔۔ پہلے تو فون چوری کا الزام لگا تھا مگر اس بار وہ یہ سمجھتی کہ میں آپ کو اس سے چھیننے کی کوشش کر رہی ہو۔

وہ یہاں نہی ہے آپ اس کی فکر نہی کریں اور پلیز مجھے غلط مت سمجھیں۔۔۔ ہمدان نے جیسے التجا کی، نا جانے کیوں وہ اس عام سی لڑکی کے لیے اتنا نڈھال ہو رہا تھا اسے واقعی سمجھ نہی آ رہی تھی کہ ایسا کیوں کیا اس نے۔

مطلب وہ یہاں نہی ہو گی تو آپ اس طرح لڑکیوں کے ہاتھ پکڑتے رہیں گے؟

بہت ہی بری قسمت پائی ہے اس لڑکی نے۔۔۔ آپ نے سوچا وہ یہاں نہی ہے تو کسی کا بھی ہاتھ تھام لیتا ہوں۔

ایسا کچھ نہی ہے مس۔۔۔ جو بھی نام ہے آپ کا، میں تو بس مدد کر رہا تھا آپ کی اور کوئی پلان نہی تھا میرا۔

میرا نام جو بھی ہو آپ کو کیا؟

میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں۔ آپ میری زیادہ فکر مت کریں کیونکہ ایک اور بہتان میں برداشت نہی کر سکتی۔

پڑھنے کے لیے آئی ہوں میں یہاں رشتے داریاں بنانے کے لیے۔۔۔ بہتر یہی ہو گا کہ آپ اپنی پڑھائی پر دھیان دیں اور مجھے بھی پڑھنے دیں۔

Okaa!!

آئیندہ آپ کے راستے میں نہی آوں گا میں۔۔۔ جیسا آپ سمجھ رہی ہیں ویسا کوئی ارادہ نہی تھا میرا اور یہ بات میں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں آپ کو۔

میرا نہی خیال کے مجھے آپ کو یاد دلانے کی ضرورت پڑے گی۔۔۔ غصے میں وہاں سے چل دیا۔

جانتی ہوں آپ ویسے نہی ہیں۔۔۔ لیکن میں آپ کو کسی مصیبت میں نہی ڈال سکتی۔۔۔ آج اگر آپ کی ہونے والی بیوی یہاں ہوتی تو بہت برا سلوک کرتی آپ کے ساتھ اور مجھ پر جو الزام لگتے وہ الگ۔ میری تربیت پر کوئی انگلی اٹھائے میں برداشت نہی کر سکتی۔۔۔ مسکراتی ہوئی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

ہممم۔۔۔لگتا ہے بڑی اچھی اور گہری دوستی ہے دونوں میں۔۔۔ہوگی کیسے نہی آخر راتیں ساتھ گزاری جاتی ہیں دوستی تو گہری ہوگی۔ نصیر درخت کے پیچھے چھپا موبائل پر ان کی تصویریں دیکھ کر مسکرا دیا اور کلاس کی طرف بڑھ گیا۔

ہوا یہ تھا کہ وہ ہمدان کو رملہ کے ساتھ والے میز پر بیٹھے دیکھ چکا تھا اسی لیے یہ سارا ڈرامہ کر رہا تھا اور حسبِ توقع ہمدان وہاں آگیا اور نصیر کا منصوبہ کامیاب ہوگیا۔۔۔ان کے خلاف کچھ ثبوت اور مل گئے اسے۔

چھٹی کے وقت رملہ پارکنگ میں پہنچی تو اس کی گاڑی کے چاروں ٹائرز میں ہوا کم تھی۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

سر تھام کر کھڑی ہو گئی۔ صبح تو گاڑی بلکل ٹھیک تھی اور اب چاروں ٹائرز کی ہوا نہی ہے۔

?AnyProblemmiss

وہ نصیر تھا جو چہرے پر گہری مسکراہٹ سجائے اپنی گاڑی کی چابی انگلی پر گھما رہا تھا۔

اوہو کیا ہوا؟

لگتا ہے کسی نے آپ کی گاڑی کی ہوا نکال دی ہے۔ چچ بہت ہوا آپ کے ساتھ۔

اب آپ گھر کیسے جائیں گی؟

یہ سب تم نے کیا ہے ناں؟

رملہ غصے سے پھٹ پڑی۔۔۔یہ سب کر کے آخر ثابت کیا کرنا چاہتے ہو؟

کیا سمجھتے ہو کہ میں تم سے لفٹ لوں گی؟

اگر ایسا کوئی وہم ذہن میں پالا بھی ہے تو اسے ذہن سے نکال دو کیونکہ تمہاری مدد لینے سے بہتر میں مرنا پسند کروں گی۔

لفٹ تو تمہیں لینی ہی پڑے گی۔۔۔میں بھی دیکھتا ہوں کیسے نہی بیٹھو گی تم میری گاڑی میں۔۔۔رملہ کا ہاتھ تھام کر اسے کھینچتے ہوئے اپنی گاڑی کی چل دیا۔

چھوڑو میرا ہاتھ کیا بد تمیزی ہے نصیر؟

وہ آہستہ آواز میں مگر غصے سے چلا رہی تھی مگر نصیر پر کچھ اثر نہی پڑا۔

سامنے سے آتے ہمدان کی نظر دونوں پر پڑی لیکن اس نے آگے بڑھنے کی بجائے آنکھوں پر سن گلاسز لگائے اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا جیسے اسے کچھ فرق ہی نہ پڑا ہو۔

رملہ حیرت زدہ سی اسے جاتے دیکھتی رہ گئی۔

چلا گیا ہے وہ اب چپ چاپ بیٹھ جاو میری گاڑی میں زیادہ تماشہ مت لگاو۔

کیوں جاوں میں تمہارے ساتھ؟

نصیر نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔اطمینان سے میری بات سنو میں کوئی دشمن نہی ہوں تمہارا۔

دوست نہ سہی مگر کلاس فیلو تو ہوں ناں؟

اتنا شک کرنا اچھی بات نہی ہے بس مدد کر رہا ہوں تمہاری۔۔۔ تمہیں ہاسٹل ڈراپ کر کے تمہاری گاڑی ٹھیک کروا دوں گا۔

....IPromise

اس طرح کب تک یہاں کھڑی رہو گی حالات ٹھیک نہی ہیں۔ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو تم۔

زرا نرم لہجے میں بولا تو رملہ اسے گھورتی ہوئی گاڑی چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

کہہ تو سہی رہا ہے۔ میں یہاں کسی کو جانتی بھی نہی مکینک کہاں ڈھونڈتی پھروں گی۔

نصیر کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔ اب آیا ناں اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

ہاسٹل کا ایڈریس؟

نا چاہتے ہوئے بھی رملہ نے اسے ہاسٹل کا ایڈریس سمجھایا اور باہر کی طرف دیکھنے لگ گئی۔

ہمدان نے مجھے اگنور کیا جبکہ اسے میری مدد کرنی چاہیے تھی، کچھ زیادہ ہی انا ہے اس میں۔۔۔ میں نے کہہ کیا دیا وہ سچ میں مجھے بچانے نہی آیا۔

میں نے نصیر پر بھروسہ کر تو لیا ہے لیکن اگر اس نے کچھ ایسا ویسا کرنے کی کوشش کی تو منہ توڑ دوں گی اس کا۔

دل ہی دل میں سوچتے ہوئے اپنے بیگ پر گرفت مظبوط کی۔

یقیناً میرا منہ توڑنے کا سوچ رہی ہوگی تم ہے ناں ؟

نصیر اس سوچتے دیکھ مسکراتے ہوئے بولا۔

رملہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔ سہی سمجھے۔مجھے عام لڑکی مت سمجھنا۔

ہمم۔۔۔عام تو تم واقعی نہی ہو۔۔۔دو ٹکے کی طوائف۔۔۔اگلی لائن دل ہی دل میں بولا۔

ویسے گھر کہاں ہے تمہارا؟

کیوں۔۔۔؟

رملہ نے الٹا ہی جواب دیا۔

لفٹ دی ہے اس کا مطلب یہ نہی کہ تم سر پر ہی چڑھتے جاو۔۔۔چپ چاپ مجھے ڈراپ کرو اور کھسکو یہاں سے۔

ہمم شکریہ اتنی تعریف کے لیے۔۔۔لیں جی آگیا آپ کا ہاسٹل۔

ایک منٹ۔۔۔

شکریہ۔۔۔ رملہ گاڑی سے باہر نکلنے ہی والی تھی کہ نصیر نے ٹوک دیا اور اپنا فون اس کی طرف بڑھایا۔ اپنا نمبر سیو کر دو اس میں اور گاڑی کی چابی دے دو مجھے تاکہ شام تک تمہاری گاڑی ٹھیک کروا کر ہاسٹل پہنچا دوں اور جب ہاسٹل پہنچ جاوں گا تو رابطہ تو کرنا پڑے گا۔

رملہ نے غصے سے اس کے ہاتھ سے فون کھینچا اور بیگ سے کیز نکال کر اس کی طرف اچھالتی ہوئی گاڑی سے باہر نکل گئی۔

تھینکس بے بی۔۔۔ نصیر فون کو ہونٹوں سے لگاتے ہوئے اسے جاتے دیکھ مسکرا دیا۔

ابھی رملہ نے ہاسٹل کا گیٹ پار کیا ہی تھا کہ نصیر کی گاڑی کے ساتھ ہمدان کی گاڑی آرکی۔

اوہ۔۔۔ تو جناب پیچھا کر رہے تھے ہمارا۔۔۔ نصیر مر نیچے کرتے ہوئے بولا۔

ہمدان نے اسے انگلی دکھاتے ہوئے وارن کیا۔ میری نظر ہے تم پر اس لڑکی سے دور رہو ورنہ اچھا نہی ہو گا۔

اوہ۔۔۔ کس لڑکی کی بات کر رہے ہیں آپ جناب؟

اچھا اچھا رملہ کی بات کر رہے ہیں۔ وہ دوست ہے میری۔۔۔ اس کی فکر آپ کرنا چھوڑ دیں ملک ہمدان۔

آپ کی بے رخی نے اسے میرے قریب آنے کا موقع دیا ہے۔ آپ کا بہت مشکور ہوں میں۔

ShutUp

وہ بہت اچھی لڑکی ہے تم جیسا گھٹیا انسان اس سے دوستی کے قابل نہی ہے۔

اچھا۔۔۔لگتا ہے بہت قریبی تعلق ہے آپ کا اس کے ساتھ ملک ہمدان؟

میرا اس سے تعلق چاہے قریبی ہو چاہے دور کا تم اس سے دور ہی رہو تمہارے لیے یہی بہتر ہو گا۔

OyeMr

مجھے کیا کرنا چاہیے کیا نہی مجھے مت سکھاو۔۔۔اپنی کسی ہم ایج پر نظر رکھو جا کر،رملہ میری کلاس فیلو ہے اسے کیسے ٹریٹ کرنا ہے کیسے نہی میں اچھی طرح جانتا ہوں۔

تم یہ آنکھیں کسی اور کو دکھانا۔۔۔ابھی مجھے زرا کام سے جانا ہے۔اپنی بیسٹ فرینڈ کی گاڑی ٹھیک کروا کر یہاں لانی ہے اور پھر اسے کال کر کے انفارم بھی کرنا ہے۔فون ہمدان کے سامنے لہراتے ہوئے گاڑی بھگا کر لے گیا۔

ہمدان نے غصے سے اسٹیرنگ وہیل پر دباو ڈالا اور گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے اپنے ہاسٹل کی طرف بڑھ گیا۔

ہاسٹل پہنچا تو بینی کی کال آ رہی تھی فون بند کرتے ہوئے سکون سے بیٹھ گیا۔

کیوں کر رہی ہے یہ کسی ایسے شخص پر بھروسہ؟

جب میں نے نام پوچھا تو مجھے نام تک نہی بتایا اور اس آوارہ گرد کو نام ,نمبر اور گاڑی کی کیز تک دے گئی۔

سمجھانے پڑے گا اسے کم عمر ہے ابھی اور نا سمجھ بھی۔۔۔ نہی جانتی یہ آوارہ گرد لڑکے کتنے چالاک ہیں۔ سمجھاوں بھی کیسے میری کوئی بات سننے کو تیار ہی نہی ہے۔ کچھ سنے تو سمجھاوں ناں ,مدد کرنے کی کوشش کروں تو کہتی ہے مجھ سے دور رہو اور نہ کروں تو غصہ دکھاتی ہے۔

میں پاس سے گزر رہا تھا مجھ سے کہہ بھی سکتی تھی کہ میری مدد کر دو لیکن مجھ سے مدد لینے کی بجائے اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے کی ترجیح دی ہے اس نے اور اب جب میں کہوں گا تو مجھے ہی غلط کہے گی کہ مجھے خود ہی آنا چاہیے تھا مدد کرنے۔

لیکن میں اس کی اتنی فکر کیوں کر رہا ہے؟؟؟؟

خود سے ہی الجھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔ میں کچھ زیادہ ہی سیریس نہی لے رہا اسے؟

ویسے بھی وہ کہتی ہے کہ وہ اپنی حفاظت خود کر سکتی ہے تو پھر میں کیوں اسے پروٹیکٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں؟

عجیب ٹینشن میں ڈال دیا ہے اس لڑکی نے۔۔۔جو مرضی کرے اب میں اس کی پرواہ نہی کروں گا اور بھی بہت پریشانیاں ہیں میری زندگی میں۔۔۔پریشان سا گہری سانس لیتے ہوئے بیڈ پے گر گیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام کو رملہ کھڑکی میں کھڑی نصیر کا انتظار کر رہی تھی وہ ابھی تک گاڑی واپس نہی لایا تھا۔

کہی میں نے اسے گاڑی کی چابی دے کر غلطی تو نہی کر دی۔۔۔اگر میری گاڑی لے کر بھاگ گیا تو؟

مجھے کسی سے مشورہ کرنا چاہیے۔۔۔اب تک تو گاڑی ٹھیک ہو گئ ہو گی لیکن نصیر آیا نہی۔

ڈرتی ڈرتی کمرے سے باہر نکلی اور ساتھ والے کمرے کا دروازہ نوک کیا۔اندر سے ایک ماڈرن سی لڑکی باہر آئ۔

?Yes...AnyProblem

جی۔۔۔ایک مسئلہ ہے کیا آپ میری مدد کر سکتی ہیں؟

Sure

آپ بتائیں تو سہی اگر ہو سکا تو ضرور مدد کروں گی۔

ایکچولی صبح یونیورسٹی میں میری گاڑی کے چاروں ٹائرز کی کسی نے ہوا نکال دی تھی اور میرے ایک کلاس فیلو نے مجھے لفٹ دی اور ہاسٹل ڈراپ کرنے کے بعد میری گاڑی کی کیز لے گیا کہ گاڑی ٹھیک کروا کر واپس دے جائے گا۔

لیکن وہ ابھی تک واپس نہی آیا۔مجھے ڈر لگ رہا ہے کہی وہ میری گاڑی لے کر بھاگ نہ جائے۔

رملہ کی پوری بات سننے کے بعد اس لڑکی نے زور زور سے ہنسنا شروع کر دیا۔

رملہ کو تھوڑی حیرت ہوئی اسے ہنستے دیکھ کر۔۔۔میں پریشان ہوں اور آپ ہنس رہی ہیں؟

ہنسوں نہ تو اور کیا کروں؟

تم نے بات ہی ایسی کی ہے۔وہ تمہارا کلاس فیلو ہے اور اس کے پاس تمہاری گاڑی ہے کوئی پرس نہی جو وہ لے کر بھاگ جائے گا۔

تھوڑا انتظار کرو آجائے گا واپس۔۔۔میں تو ڈر ہی گئی تھی کہ پتہ نہی کیا ہو گیا۔

جی۔۔۔اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

OhSorryMySelfRamlah

بہت پیارا نام ہے آپ کا رملہ

MySelfMubeen

اس نے رملہ کی طرف ہاتھ بڑھایا تو رملہ نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

SorryifiDisturbyou

نہی نہی ایسی کوئی بات نہی ہے ڈئیر آو اندر بیٹھو, بلکہ مجھے بہت اچھا لگا اس اجنبی جگہ پر کسی نے تو دوستی کا ہاتھ بڑھایا ورنہ مجھے تو لگتا تھا میرا اس کمرے میں ہی دم گھٹ جائے گا۔

میں جاب کرتی ہوں آج طبیعت کچھ سہی نہی تھی تو چھٹی کر لی۔

اچھا کیا آپ نے۔۔۔اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دیا کریں۔میں آپ کے ساتھ والے روم میں ہوتی ہوں۔

ہاں ہاں ضرور۔۔۔بس کیا کروں یار مجبوری ہے نوکری کرنا, گھر پر دو چھوٹے بہن بھائی ہیں اور ماما ہیں۔بابا کی دیتھ کے بعد ان سب کی زمہ داری میرے سر پر آ گئی۔

کبھی کبھی سوچتی ہوں میں لڑکی نہی لڑکا ہوں کیونکہ میری عمر کی لڑکیاں تو گھر بسائے بیٹھی ہیں اور میرے سر پر پورے گھر کی زمہ داریاں ہیں۔

خیر چھوڑو۔۔۔میں بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی ہوں۔تم اپنے بارے میں بھی کچھ بتاو۔

جی میں۔۔۔رملہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ اس کے فون کی رنگ ٹون بجی, کوئی انجان نمبر ہے۔

ڈرتے ڈرتے کال پک کی۔۔۔ جی کون؟

نصیر بات کر رہا ہوں۔۔۔ ہاسٹل کے باہر کھڑا ہوں آکر اپنی گاڑی لے جائیں میڈم۔

ThanksGod

رملہ نے سکھ کا سانس لیا۔ لے آیا ہے وہ میری گاڑی خدا حافظ۔

تیزی میں کمرے سے باہر آگئی اور ہاسٹل کے باہر کھڑی اپنی گاڑی دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی۔

ایک شارٹ ڈرائیو ہو جائے؟

نصیر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے مسکراتے ہوئے بولا۔

غلط مت سمجھو تمہاری تسلی کے لیے کہہ رہا ہوں کہ گاڑی ٹھیک ہوئی یا نہی اچھی طرح دیکھ لو۔

ہمم۔۔۔ رملہ نا چاہتی ہوئی بے بسی سے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

مال کا چکر لگا کر نصیر نے گاڑی دوبارہ اسی جگہ ہاسٹل کے سامنے روک دی اور کیز رملہ کے حوالے کرتا ہوا گاڑی سے نکل گیا۔

گاڑی سے باہر نکلا ہی تھا کہ اچانک پلٹا۔ ویسے اخلاقیات کے طور پر تمہیں مجھے شکریہ کہنا چاہیے اور مجھے میرے ہاسٹل ڈراپ کرنے کی آفر کرنی چاہیے تھی ہے ناں؟

شکریہ تو میں نہی بول سکتی کیونکہ یہ کام تم نے اپنی مرضی سے کیا ہے اور جہاں تک بات تمہیں ڈراپ کرنے کی ہے تو تمہاری ٹانگیں سلامت ہیں۔

پیدل چل کر جا سکتے ہو دو منٹ کا راستہ ہے۔۔۔رملہ بنا کوئی لحاظ رکھے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتی ہوئی گاڑی پارکنگ کی طرف لے گئی۔

نصیر مسکراتے ہوئے اپنے ہاسٹل کی طرف چل دیا۔

رملہ گاڑی پارک کر کے اپنے کمرے میں آئی ہی تھی کہ دروازہ نوک ہوا۔

باہر مبین تھی۔ہیلو۔۔۔تم نے کہا تھا کہ اگر مجھے کچھ چاہییے ہو تو تمہیں یاد کر لوں۔

SoIamHereINeedyourLittleHelp

جی جی ضرور آئیں اندر بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔

Sure...

مبین فوراً اندر آئی اور پورے کمرے کو ایک نظر دیکھا۔

waooo

بہت اچھی طرح سیٹنگ کی ہے تم نے روم کی میرے کمرے میں تو اودھم مچا ہے۔خیر میں تم سے ایک ضروری بات کرنے آئی تھی۔

رات کو میری کولیگ کی انگیجمنٹ ہے تم ساتھ چلوگی؟

پلیز انکار مت کرنا۔۔۔مجھے اکیلیے جانا اچھا نہی لگ رہا سوچ ہی رہی تھی کوئی ساتھ ہو اچھا ہوا تم مل گئی۔ خوب انجوائے کریں گے۔

میں آپ کے ساتھ چلی تو جاتی لیکن مجھے عادت نہی ہے اس طرح کی پارٹیز میں جانے کی اور ویسے بھی یہاں کا ماحول کچھ الگ ہے۔

میں عام سی لڑکی ہوں اور میرا حلیہ کوئی پسند نہی کرتا تو میں ایسی جگھوں پر جانے سے زرا پرہیز ہی کرتی ہوں۔

لو جی کر لو گل۔۔۔تم عام سی بھی بہت خاص ہو اور جہاں تک بات ماحول کی ہے تو آہستہ آہستہ تم بھی اس ماحول میں ڈھل جاوگی۔

نہی مجھے نہی ڈھلنا ایسے ماحول میں۔۔۔میں جیسی ہوں ویسی ہی ٹھیک ہوں۔

تو پھر تم جیسی ہو ویسی ہی رہو، دنیا کے مطابق خود کو مت بدلو بلکہ جو ہو وہی ظاہر کرو۔

ایک اچھا سا ڈریس پہنو اور لائٹ سا میک لگا کر تیار ہو جاو میں تھوڑی دیر میں تمہیں پک کرنے آ رہی ہوں۔

مبین زبردستی آرڈر دیتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی اور رملہ اسے جاتے دیکھتی رہ گئی۔ یہ عجیب زبردستی ہے۔

ابھی ہمیں ملے ایک گھنٹہ بھی نہی ہوا اور یہ مجھے ساتھ جانے کو بول رہی ہیں۔ کیا کروں ؟

مجھے جانا چاہیے یا نہی؟

کچھ سمجھ نہی آ رہا کیا کروں؟

اگر انکار کروں تو ناراض ہو جائیں گی اور اگر ساتھ گئی تو میرے لیے کوئی مسئلہ نہ بن جائے۔

چلو چلی جاتی ہوں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔ مسکراتی ہوئی الماری کی طرف بڑھی اور بلیک سوٹ نکال کر تیار ہو گئی۔

میچنگ جویلری, سینڈل اور بال اسٹریٹ کرتے ہوئے لائٹ سی لپ اسٹک, کاجل اور ہلکا سا بلش اون لگا کر خود پر پرفیوم چھڑک کر ڈوپٹہ سر پر اوڑھ لیا۔

اپنا پرس, موبائل اور گاڑی کی چابیاں اٹھائے روم لاک کر کے کمرے سے باہر نکل گئی کیونکہ مبین پہلے سے ہی کمرے سے باہر اس کا انتظار کر رہی تھی۔

WoooYouArelookingsocute

ایسے ہی ڈر رہی تھی کہ یہاں کا ماحول الگ ہے۔ اچھی لگ رہی ہو بلکہ صرف اچھی نہی سب سے الگ لگ رہی ہو۔

مبین کی تعریف پر رملہ پھیکا سا مسکرا دی اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

آپ بھی اس بلیو میکسی میں بہت اچھی لگ رہی ہیں۔

ThanksShonaaa....

یہ رہا ایڈریس۔۔۔جلدی ڈرائیو کرلو ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔

فنکشن گھر کے گارڈن میں اریج کیا گیا تھا۔رملہ نے گاڑی پارک کی اور گاڑی سے باہر نکل کر مبین کے ساتھ گھر میں داخل ہو گئی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اندر پہنچنے کی دیر تھی کہ مبین رملہ کو ایک سائیڈ پر رکھی کرسی پر بٹھا کر ایسی غائب ہوئی جیسے یہاں ہے ہی نہی۔

رملہ بیچاری کیا کر سکتی تھی۔اتنے مہمانوں میں پھنسی چپ چاپ بیٹھی رہی۔انجان جگہ اور انجان لوگ کچھ عجیب سی حالت تھی اس کی۔

کسی جانی پہچانی آواز پر تیزی سے پلٹی۔

زہے نصیب تم یہاں کیسے؟

سامنے نصیر تھا بلیک پینٹ شرٹ پہنے بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔کرسی کھینچتے ہوئے دونوں ہاتھ میز پر ٹکائے رملہ کو دیکھتا رہ گیا۔

اب یہ مت کہنا کہ میں نے اس لیے بلیک کلر پہنا ہے کہ تم نے بھی بلیک کلر پہنا ہے۔مجھے کوئی آئیڈیا نہی تھا کہ تم یہاں آنے والی ہو۔

اس کی بات پر رملہ مسکرائے بنا نہ رہ سکی۔ نہی مجھے کوئی مسئلہ نہی ہے تمہارے بلیک کلر پہننے سے۔

مجھے بھی اندازہ نہی تھا کہ میری ملاقات ایک بار پھر تم سے ہو جائے گی۔

وہ کہتے ہیں ناں دل سے دل کو راہ ہوتی ہے۔ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ کاش اس پارٹی میں مجھے کوئی حسین پارٹنر مل جائے اور دیکھو میری دعا قبول ہو گئی۔

تم مجھے مل گئی وہ بھی سیم ڈریس میں۔۔۔واہ اسے کہتے ہیں قسمت۔

تمہاری بکواس کرنے کی عادت جائے گی نہی۔۔۔اسے قسمت نہی اتفاق کہتے ہیں۔

بکواس نہی میرے دل کی آواز ہے۔اب تو مان لو کہ میں تمہاری دوستی کے قابل ہوں۔۔۔دیکھو ناں قسمت بھی بار بار ہمیں ملا رہی ہے۔

بار بار ہمیں قسمت نہی بلا رہی مسٹر۔۔۔صبح میری گاڑی تم نے خود خراب کی تھی اور اب میرا پیچھا کرتے کرتے یہاں تک آپہنچے ہو۔

بند کرو اپنی یہ فضول حرکتیں۔

تمہارا پیچھا کون میں؟

تمہیں کیا میں اتنا ویلا لگتا ہوں؟

میرے کزن کی انگیجمنٹ پارٹی ہے یہ۔۔۔البتہ تم میرا پیچھا کر رہی ہو یہ ہو سکتا ہے۔

Shutup

میں تمہارا پیچھا نہی کر رہی۔اپنی ایک فرینڈ کے ساتھ آئی ہوں اس نے کہا تھا کہ اس کی کولیگ کی انگیجمنٹ پارٹی ہے۔

فرینڈ۔۔۔کہاں ہے؟

پتہ نہی کہاں ہے۔۔۔مجھے یہاں بٹھا کر خود کہی چلی گئی ہے شاید۔

واہ کیا کہنے ہیں تمہاری فرینڈ کے تمہیں ساتھ لا کر یہاں اکیلا بور ہونے کے لیے چھوڑ گئی۔

Dontworry

آو میرے ساتھ اپنی سسٹرز اور کزنز سے ملواتا ہوں۔

کیا۔۔۔ایسی کیا دیکھ رہی ہو؟

سچ کہہ رہا ہوں میری ساری فیملی ہے یہاں پر میں مزاق نہی کر رہا۔

نہی مجھے نہی ملنا تمہاری فیملی سے تم جاو یہاں سے۔۔۔میں یہی ٹھیک ہوں۔

OkAsuwish

کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا مجھے۔ایک کال پر بندہ حاضر ہو گا۔

ہونہہ۔۔۔ بدلے میں رملہ نے اسے گھوری سے نوازا تو چپ چاپ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

اب کیا میں اکیلی یہاں بیٹھی رہوں گی۔ عجیب ہے یہ آپی مجھے یہاں بٹھا کر خود پتہ نہی کہاں غائب ہو گئی ہیں۔

کتنا عجیب لگ رہا ہے یہاں ایسے لگ رہا ہے جیسے سب مجھے ہی دیکھ رہے ہیں۔ یہاں سے اٹھ کر بھی نہی جا سکتی۔

کال کے بہانے جاتی ہوں یہاں سے۔۔۔ روشنی کا نمبر ڈائل کیا اور ہیلو ہیلو کرتی ہوئی اپنا بیگ اٹھا کر گارڈن میں بنی لوہے کی سیڑھیوں پر چڑھتی ہوئی چھت پے آرکی اور سکھ کا سانس لیا۔

کیا ہوا رملہ بی بی؟

مجھے تو آپ کی آواز صاف سنائی دے رہی آپ کو میری آواز نہی آرہی کیا؟

آرہی ہے تمہاری آواز روشنی۔۔۔ بس کچھ مجبوری تھی میری، ایک جگہ پھنس گئی ہوں میں بہت بری۔

اللہ خیر کرے کیا ہو گیا سب خیریت؟

اگر کوئی مسئلہ ہے تو میں ابھی بوا جی کو بتاتی ہوں آپ فکر ہی نا کریں۔

نہی نہی روشنی رک جاو اماں کو بتانے کی ضرورت نہی ہے۔ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہی ہے۔
میرے ساتھ والے کمرے میں ایک لڑکی رہتی ہے اس کی دوست کی منگنی ہے آج وہی آئی ہوں اس کے ساتھ لیکن وہ مجھے یہاں بٹھا کر خود اپنی دوستوں کے ساتھ مصروف ہو گئی۔
تمہیں تو پتہ ہے مجھے رش والی جگھوں پر جانے کی عادت نہی ہے۔ بہت ضد کر رہی تھی تو آ گئی میں اس کے ساتھ لیکن اب مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ میں نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔
وہ تو ٹھیک ہے بی بی جی لیکن آپ ٹھیک تو ہیں ناں کوئی بڑا مسئلہ تو نہی ہے؟
نہی روشنی کوئی بڑا مسئلہ نہی ہے بس میں اکیلی بیٹھی تو فون کا بہانہ بنا کر مہمانوں کے درمیان سے اٹھ کر اوپر آئی ہوں۔
ایک منٹ روشنی میں بعد میں کال کرتی ہوں تمہیں۔۔۔ اچانک اس کی نظر سامنے اسٹیج پر کھڑے شخص پر پڑی تو تیزی سے نیچے بیٹھ گئی۔
یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟

تھوڑا سا اوپر ہوئی اور تسلی کے لیے دوبارہ اٹھی کہ شاید اس نے کسی اور کو دیکھا لیکن یہ اس کا وہم نہی حقیقت تھی ملک ہمدان اسٹیج پر دلہے سے مسکرا مسکرا کر باتیں کرتے ہوئے اسٹیج سے نیچے اتر کر باہر کی طرف چل دیا لیکن پھر واپس پلٹا۔

نصیر اس کے پیچھے دوڑتا ہوا آ رہا تھا۔

ExcusemeSir

آپ اس طرح تو نہی جا سکتے اگر آئے ہیں تو کھانا کھا کر جائیں۔

نہی مجھے ایمر جنسی ہے اور ویسے بھی میں یہاں تمہارے گھر نہی آیا بلکہ اپنے کلاس فیلو کو مبارک باد دینے آیا تھا۔ اپنے جلدی واپس جانے کی وجہ اس کو بتا چکا ہوں۔

اوہ۔۔۔ سہی آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن اپنی فرینڈ کو تو لیتے جائیں۔ آئے دونوں ساتھ ہیں اور اب اسے اکیلا چھوڑ کر جا رہے ہیں۔

That'sNotFare

کونسی فرینڈ؟

میں کچھ سمجھا نہی۔۔۔ ہمدان نے نا سمجھی سے جواب دیا۔

مس رملہ کی بات کر رہا ہوں میں۔۔۔ اس کے علاوہ اور تو کوئی فرینڈ نہی ہے آپ کی تو میں اسی کی بات کروں گا ناں۔

ویسے ہے بڑی کمال کی جب جس کے ساتھ موقع ملے موقع چھوڑتی نہی بنا انکار کیے ساتھ چل پڑتی ہے جیسے صبح میرے ساتھ تھی اور شام آپ کے ساتھ گزار رہی ہے۔

ShutUp

وہ ایسی لڑکی نہی ہے۔اگر ابھی مہمانوں کا خیال نہ ہوتا تو زبان کھینچ لیتا میں تمہاری اور جہاں تک بات اس کے یہاں آنے کی ہے تو میں اس بارے میں کچھ نہی جانتا۔

وہ میرے ساتھ یہاں نہی آئی۔۔۔آئیندہ اس کے بارے میں کچھ بھی بولنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لینا۔

نصیر بے باقی سے مسکرادیا۔تو اس کا مطلب وہ آپ کے ساتھ نہی کسی اور کے ساتھ آئی ہے۔

SheissoCheap....

اب اگر تم نے زبان سے اس کے لیے ایک لفظ بھی نکالا تو یہی زبان کاٹ دوں گا میں تمہاری۔۔۔میری نرمی کا فائدہ مت اٹھاو۔ہمدان بامشکل اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے بولا۔

کیوں۔۔۔آپ کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے مسٹر ہمدان؟

آخر کیا رشتہ ہے آپ کا اس سے۔۔۔بتائیں زرا مجھے بھی تو پتہ چلے۔

میرا اس کے ساتھ جو بھی رشتہ ہو تمہیں اس سے کیا؟

یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے۔ تم اپنے کام سے کام رکھو وہی بہتر ہے تمہارے لیے۔

اچھا۔۔۔لگتا ہے کچھ زیادہ ہی ذاتی رشتہ ہے آپ دونوں کے درمیان۔۔۔تب ہی تو صرف ایک ملاقات میں آپ اس کے دیوانے ہو گئے ہیں۔

?whatswrongwithyou

ہمدان آپے سے باہر ہو چکا تھا غصے سے نصیر کو گریبان سے کھینچا۔ میں نہی چاہتا کہ کوئی تماشہ ہو یہاں لیکن تم مجھے مجبور کر رہے ہو۔

آئیندہ ایسی بات مت کرنا رملہ کے بارے میں ورنہ میں سارے لحاظ بھول جاوں گا۔

نصیر کو غصے سے دھکیلتے ہوئے گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گیا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ دونوں جھگڑ کیوں رہے تھے؟

رملہ اسی سوچ میں گم تھی کہ کسی نے اس کا بازو تھام کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔

سامنے ہمدان تھا وہ رملہ کو چھت پے کھڑے دیکھ چکا تھا۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟

آپ ہوتے کون ہیں پوچھنے والے۔۔۔

چپ۔۔۔اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ بولتی ہمدان نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

بلکل چپ۔۔۔ جتنا پوچھا ہے اتنا جواب دو۔ کیا کر رہی تھی یہاں ؟

فرینڈ کے ساتھ آئی تھی۔۔۔ ہمدان کا غصہ دیکھ کر رملہ با مشکل اتنا ہی بول سکی۔

کہاں ہے فرینڈ؟

ہمدان کے ایک اور سوال پر گھبرا کر سائیڈ سے نکلنے ہی لگی تھی کہ ہمدان راستے میں آ گیا۔ میرے سوال کا جواب نہی ملا مجھے۔

میں نے پوچھا کہاں ہے آپ کی فرینڈ؟

مجھے نہی پتہ وہ کہاں ہیں۔۔۔ وہ مجھے نیچے چھوڑ کر خود کہی چلی گئی ہیں۔ اتنے رش میں میں انہیں نہی ڈھونڈ سکتی تھی اسی لیے اوپر آ کر بیٹھ گئی۔

کب سے جانتی ہیں اس فرینڈ کو؟

اب کی بار ہمدان کا لہجہ تھوڑا نرم تھا لیکن غصہ ابھی بھی برقرار تھا۔

آج۔۔۔ میرا مطلب کچھ دیر پہلے ملاقات ہوئی ان سے میرے ساتھ والے روم میں رہتی ہیں۔

?whatyoumean

کچھ دیر پہلے ہی ملاقات ہوئی اور اس کے ساتھ پارٹی میں بھی آ گئی ؟

پتہ بھی ہے حالات کتنے خراب ہیں آجکل ؟

اس دور میں عورت کو مرد سے زیادہ عورت سے خطرہ ہے۔ افسوس ہے مجھے کہ آپ مرد کو پہچاننے میں تو کامیاب رہی لیکن ایک عورت کو سمجھنے میں غلطی کر دی۔

آئیں میرے ساتھ۔۔۔ ہمدان نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور کھینچتے ہوئے نیچے لے آیا۔

کہاں لے کر جا رہے ہیں آپ مجھے؟

سب دیکھ رہے ہیں۔ پلیز میرا ہاتھ چھوڑ دیں۔

آپ کی دوست کو ڈھونڈتے ہیں۔ اچھی طرح دیکھیں ارد گرد اگر یہی آئی ہیں تو یہی کہی ہو گی۔

رملہ ادھر ادھر دیکھتی چلی گئی آخر کار اسے مبین نظر آ ہی گئی۔ وہ کونے میں ایک کرسی پر ایک لڑکے کے ساتھ بیٹھی سگریٹ پی رہی تھی۔

رملہ کے رکنے پر ہمدان بھی رک گیا اور اسی طرف دیکھنے لگا۔ کیا یہی ہے آپ کی دوست؟

جی۔۔۔ رملہ نے شرمندگی سے سر جھکائے جواب دیا۔

میرا نہی خیال کہ مجھے اب کچھ سمجھانے کی ضرورت ہے۔ سب کچھ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ اب بھی رکنا چاہتی ہیں یہاں یا پھر چلیں گی؟

ہمم۔۔۔ رملہ سر ہلاتی ہوئی ہمدان کے پیچھے چلتی گئی۔ اب اسے کسی سے ڈر نہی لگ رہا تھا۔ ہمدان کے ہاتھ کی مظبوط گرفت میں اپنا ہاتھ دیکھتی ہوئی چلتی گئی۔

پارکنگ میں پہنچ کر ہمدان نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اس کی طرف پلٹا۔۔۔خود چلی جائیں گی یا میں چھوڑ دوں؟

نہی میں خود چلی جاوں گی شکریہ۔۔۔تیزی میں گاڑی کی طرف بڑھی۔ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی لیکن جیسے ہی گاڑی اسٹارٹ کی غصے سے گاڑی سے باہر نکلی اور ٹائرز چیک کیے تو سارے ٹائرز فریز ہو چکے تھے۔

نہی پھر سے نہی۔۔۔یہ نصیر نہی سدھرے گا۔

ہمدان اپنی گاڑی کی طرف بڑھا لیکن رملہ کو پریشان دیکھ کر واپس آ گیا۔کیا ہوا؟

رملہ نے ٹائرز کی طرف اشارہ کیا۔

میں جانتا ہوں یہ کس کا کام ہے۔خیر آئیں میرے ساتھ میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔

جی۔۔۔رملہ نے گاڑی سے اپنا بیگ نکالا اور گاڑی لاک کرتی ہوئی ہمدان کے پیچھے چل دی۔

ہمدان نے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

چھت سے لے کر گاڑی تک سارے مناظر نصیر اپنے فون میں ریکارڈ کر چکا تھا دونوں کو جاتے ہوئے مسکراتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا چھت سے نیچے آ گیا۔

- - - - - - - - - - - - - - - - - -

آپ میری اتنی فکر کیوں کر رہے ہیں؟
رملہ کے سوال پر ہمدان نے ایک نظر اسے دیکھا اور نچلا ہونٹ غصے سے دانتوں کے نیچے
دبایا۔
گہری سانس لیتے ہوئے ڈرائیونگ میں مصروف رہا۔ ضروری تو نہی کسی کی فکر کرنے کی
کوئی وجہ ہو۔
انسانیت بھی کوئی چیز ہے۔ انسانیت کے ناطے کرتا ہوں میں آپ کی فکر۔
انسانیت کے لیے کوئی اتنا جنونی کیسے ہو سکتا ہے؟
میرا مطلب آپ نصیر سے میری وجہ سے جھگڑ رہے تھے۔ مجھے ایسا محسوس ہوا۔ آپ
میری خاطر کسی سے مت جھگڑیں۔
جب آپ کی ہونے والی وائف آئیں گی تو آپ کے لیے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔
میری ہونے والی وائف کا نام بینش ہے۔ پیار سے سب اسے بینی کہتے ہیں اور وہ
میرے تایا جی کی اکلوتی بیٹی ہیں اور پورے گھر کی جان ہے۔

آپ بھی اسے بینی بلا سکتی ہیں اور جہاں تک بات ہے نصیر کی وہ انتہائی گھٹیا انسان ہے۔
اس کو کیسے ٹھیک کرنا ہے میں جانتا ہوں۔بس آپ آئیندہ اس کے ساتھ کہی نہی جائیں گی۔
کوئی بھی کام ہو مجھ سے کہنا۔۔۔میرے ہوتے ہوئے فکر کرنے کی ضرورت نہی ہے۔
آپ مجھ پر اتنے مہربان کیوں ہو رہے ہیں؟
مہربان نہی ہو رہا احساس کر رہا ہوں۔جب آپ کوٹھے جیسی غلیظ جگہ پر اپنی عزت کی حفاظت کر سکتی ہیں تو یہاں بھی آپ کی عزت محفوظ رہنی چاہیے۔
میں نے صبح اتنا برا بھلا بولا آپ کو اس کے بعد بھی آپ میری حفاظت کرنا چاہتے ہیں؟
جی۔۔۔کیونکہ آپ ابھی نا سمجھ ہیں۔عورت کے لیے باہر کی دنیا کسی کوٹھے سے کم نہی ہے۔یہاں بھی قدم قدم پر بہت سارے مرد ہوس بھری نگاہیں لیے نظروں سے ہی زنا کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔
اور کب تک کریں گے آپ میری حفاظت؟
رملہ کے سوال پر ہمدان سوچ میں پڑ گیا۔کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر سنجیدگی سے جواب دیا۔
جب تک میں یہاں ہوں تب تک تو کروں گا۔اس کے بعد کا کچھ کہہ نہی سکتا۔

یہی تو میں آپ کو سمجھانا چاہتی ہوں کہ آخر کب تک آپ مجھے پروٹیکٹ کریں گے۔ چند مہینوں بعد آپ یہاں سے چلے جائیں گے ہمیشہ کے لیے۔۔۔اس کے بعد مجھے اپنی حفاظت خود ہی کرنی پڑے گی تو پھر آپ کیوں مجھے ایسی عادتیں ڈال رہے ہیں جن کی عادی میں نہی بننا چاہتی؟

اگر آپ اسی طرح میری مدد کرتے رہے تو میں محتاج ہو جاوں گی آپ کی اور محتاجی بہت بری چیز ہے پھر چاہے وہ کسی کی توجہ کی ہو یا پھر پیسے کی۔

مجھے حالات سے مقابلہ خود کرنے دیں۔ میں کوئی چھوٹی بچی نہی ہوں جو کسی کے ساتھ بھی ایسے ہی چل دوں گی۔۔اپنا اچھا برا سب اچھی طرح جانتی ہوں اور سمجھتی ہوں۔

مانا کہ مبین نے مجھے ساتھ لا کر اکیلا چھوڑ دیا لیکن میرا یہاں آنا فضول نہی گیا بلکہ مجھے ایک بہت اچھا سبق ملا ہے آج کہ کسی پر بھی اندھا یقین نہی کرنا چاہیے۔

جن حالات میں میں پلی بڑھی ہوں وہاں عورت کو ہر طرح کی آزادی ہے لیکن اس کے باوجود میں نے اپنے دامن پر داغ نہی لگنے دیا۔

حالانکہ کے میں جانتی ہوں میرا مستقبل بھی وہی ہے جو اس کوٹھے میں موجود ہر لڑکی کا ہے۔ کچھ حالات کی ماری ہیں اور کچھ پیسے کی حوس ہے۔

مجھے اپنے لیے لڑنا پڑے گا لیکن ایک دن میں ہار جاوں گی۔۔۔ میری بھی بولی لگے گی۔۔۔ کسی امیر زادے کے بستر کی زینت بن جاوں گی۔

Shutup...

ہمدان نے گاڑی سائیڈ پر روک دی اور غصے سے رملہ کی طرف دیکھا۔

آپ کے خاموش کرانے سے سچائی بدل تو نہی جائے گی ملک ہمدان؟

میں آپ کو آئینہ دکھا رہی ہوں۔۔۔ آپ میری وجہ سے خود کو تکلیف مت پہنچائیں۔

میری قسمت کا فیصلہ تو کب کا ہو چکا ہے۔ میری آنکھ اسی غلاظت میں کھلی ہے اور ایک دن اس غلاظت میں میرا بھی نام شامل ہو جائے گا۔

آخر کب تک خود کو بچا سکوں گی میں۔۔۔ ایک ناں ایک دن کسی کا بستر سجانا ہے مجھے، میری ماں نے مجھے پڑھنے کی اجازت دی ہے اس کوٹھے سے رخصت ہونے کی نہی۔

Stopit...

ہمدان نے ہاتھ بڑھا کر رملہ کے ہونٹوں پر رکھا اور مظبوطی سے دبایا۔ بس ایک لفظ اور نہی۔

اسٹیرنگ وہیل پر سر گرائے بیٹھ گیا۔ گہری سانس لیتے ہوئے اٹھا اور رملہ کی طرف پلٹا۔

ضروری نہی کہ ایسا ہی ہو۔۔۔ ہو سکتا ہے اللہ نے آپ کے لیے کچھ بہتر سوچا ہو۔

اگر اب تک اللہ نے آپ کی حفاظت کی ہے تو ضرور اس میں اس کی کوئی تدبیر چھپی ہو گی۔۔۔اللہ کی مصلحت کو سمجھنا ہم انسانوں کے بس کی بات نہی ہے۔

آئیندہ اپنے لیے ایسا کچھ نہی سوچنا۔۔۔

ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا کہ فون بجنا شروع ہو گیا۔ڈیش بورڈ سے فون اٹھا کر نمبر دیکھا۔

تائی جان کی کال۔۔۔اللہ کرے سب خیریت ہو۔جلدی سے کال پِک کی اور فون کان سے لگا لیا۔

اسلام و علیکم تائی جان۔۔۔

و علیکم اسلام۔۔۔دوسری طرف بینیش تھی۔

تائی جان نہی آپ کی جان بات کر رہی ہوں۔

کوئی مسئلہ ہے؟

ہمدان بے زار سا بولا۔

ہاں مسئلہ تو ہے وہ بھی بہت بڑا۔۔۔کب سے کال کر رہی ہوں تمہیں لیکن میری کال اٹینڈ ہی نہی کرتے۔

تو مجبوراً مجھے ماما کے فون سے کال کرنی پڑی۔

جب یقین نہی ہے مجھ پر تو کال کیوں ایکسیپٹ کروں میں بینی؟

بینی کے نام پر رملہ چونک گئی اور پریشان سی گاڑی سے باہر دیکھنے لگی۔

ہمدان نے مائیک بند کیا اور رملہ کی طرف دیکھا۔

DontworryRelax...

فون کے اندر سے باہر نہی آجائے گی وہ۔

جی۔۔۔ رملہ نے مختصر جواب دیا۔

ہیلو۔۔۔ ہمدان۔۔۔ میری آواز نہی آرہی کیا؟

بینیش بولتی جا رہی تھی لیکن ہمدان کوئی جواب نہی دے رہا تھا۔

مائیک آن کرتے ہوئے بے زار سا بولا۔۔۔ ہاں آرہی ہے تمہاری آواز لیکن میں سننا نہی چاہتا تمہیں۔

اچھا معافی مانگ رہی ہوں ناں تم سے غلطی ہو گئی۔ ماما کی باتوں میں آگئی تھی۔

میں نے انہیں بتایا کہ تم ہر سال نور کی برسی پر گھر آتے ہو تو وہ کہنے لگیں کہ میں نے تو نہی دیکھا اسے آتے اور جاتے ہوئے۔ پھر وہ پھوپھو کے پاس گئی تو ان کی تسلی ہوئی۔

کیا۔۔۔ تائی جان پھوپھو سے ملنے گئی تھیں؟

ہاں ماما گئی تھیں۔ پھوپھو نے بتایا کہ تم ان سے ملنے آتے ہو تو ان کی تسلی ہو گئی۔

تم بھی اچھی طرح تسلی کر لیتی پھوپھو سے۔۔۔ تم نے کیوں تائی جان کی باتوں پر یقین کر لیا؟

کہا ناں سوری۔۔۔اب کیا پاوں پکڑوں تمہارے وہاں آکر؟

میری طبیعت کا ایک بار بھی نہی پوچھا تم نے اوراس مری ہوئی نور کی یاد میں رونے کے لیے ہر سال رات کو بھی خطرناک راستوں پر سفر کر کے پہنچ جاتے ہو یہاں۔

نور کے بارے میں ایک لفظ بھی اور مت بولنا بینی۔میں برداشت نہی کروں گا۔

اللہ جوڑی سلامت رکھے بیٹا تھوڑی مدد کر دو۔اماں دعائیں دیں گی۔

رملہ نے شیشہ نیچے کیا تو ایک بزرگ خاتون وہاں آ گئیں۔

رملہ نے چونک کر ہمدان کی طرف دیکھا اور ہمدان نے فون کو۔کال چل رہی تھی۔

جوڑی سلامت رکھے۔۔۔کس کے ساتھ ہو تم؟

بینیش چونک گئی۔

رملہ نے جلدی سے اپنا پرس کھول کر اسے پیسے دیے اور شیشہ اوپر کر دیا۔

ہمدان تم کچھ بول کیوں نہی رہے میں نے پوچھا کس کے ساتھ ہو تم؟

کسی کے ساتھ نہی ہوں۔۔۔اشارے پے کھڑا ہوں۔

اشارے پے کھڑے ہو لیکن مجھے ابھی ایک اماں کی آواز تمہارے فون سے آئی کہ اللہ جوڑی سلامت رکھے۔

بینی میری گاڑی اشارے پے کھڑی ہے سمندر میں نہی جو یہاں کوئی آ نہی سکتا۔۔۔ ساتھ والی گاڑی سے کہہ رہی تھیں وہ مجھے نہی اور اگر تمہیں اتنا ہی شک رہتا ہے مجھ پر تو بات نہ کیا کرو مجھ سے۔

غصے سے کال کاٹ کر فون سائلنٹ پر لگا کر رکھ دیا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

بہت شک کرتی ہے بینی۔۔۔اس کی شک کرنے کی عادت سے بہت تنگ آ چکا ہوں میں۔

رملہ مسکرا دی۔ وہ آپ کو کھونا نہی چاہتی شاید اسی لیے۔۔۔ کوشش کیجئیے گا ان کا اعتبار ہمیشہ برقرار رہے کیونکہ جب ایک عورت دھوکا کھاتی ہے پھر دوبارہ اعتبار نہی کرتی۔

میری اماں نے بھی اعتبار کیا تھا ایک شخص پر اور نتیجہ کیا نکلا۔۔۔اماں کے حصے میں سر چھپانے کے لیے یہ ناپاک جگہ آئی۔

محبت کی تھی انہوں نے کسی سے اور اس کی خاطر اپنا گھر اور بھائیوں کو چھوڑ کر محبت کی راہ میں نکل پڑی لیکن اس محبت نے راستے میں ہی دم توڑ دیا۔

میرا باپ میری ماں کو تڑپتی ہوئی حالت میں ہاسپٹل کے بستر پے چھوڑ گیا ہمیشہ کے لیے۔ ہو سکتا ہے میری ماں دم توڑ دیتی لیکن وہ زندہ رہی کیونکہ اس وقت میں ان کی قسمت میں آئی۔

وہ اندر سے تو اسی دن مر چکی ہیں لیکن زندہ ہیں صرف میرے لیے۔ اندر ہی اندر گھٹتی رہتی ہیں لیکن زبان پر کبھی شکوہ نہی آنے دیتیں۔

میرے باپ کی بے وفائی نے انہیں ایک بات اچھی طرح سکھا دی کہ محبت بس ایک بے جان لفظ ہے۔ اس محبت کا حقیقت میں کوئی وجود نہی۔ "جب کسی مرد کو عورت تک رسائی چاہیے یوتی ہے تو وہ بڑی آسانی سے اس لفظ محبت کا سہارا لیتے ہوئے عورت کو بے وقوف بناتا ہے اور جب وہ عورت اس کی محبت کے سمندر میں خود کو پوری طرح سیراب کر لیتی ہے تو وہ مرد اسے سمندر کے وسط میں ڈوبنے کے لیے تنہا چھوڑ کر مجبوریوں کی کشتی میں سوار ہو کر کنارے سے باہر نکل جاتا ہے۔"

اس وقت ایک کوٹھے والی نے انہیں سہارا دیا اور میری پرورش کا زمہ اٹھایا۔ اس دن سے لے کر آج تک اماں دوبارہ کسی پر اعتبار نہی کر پائیں۔

سہی کہا آپ نے مرد واقعی بہت بے وفا ہے۔۔۔ عورت کی محبت کو سمجھ نہی سکتا۔

واقعی۔۔۔ یہ آپ کہہ رہے ہیں؟

رملہ کو حیرت ہوئی ہمدان کے جواب پر۔

بدلے میں ہمدان مسکرا دیا۔ وہ بھی ایسی ہی تھی میری محبت میں پاگل اور میں اسے اس کا پاگل پن سمجھ بیٹھا تھا۔ وہ محبت کے سمندر میں ڈوب رہی تھی اور میں مجبوریوں کا سہارا لے

کر کنارے پر پہنچ گیا لیکن جب میں واپس پلٹا تو وہ مجھے زندگی بھر کے لیے پچھتاوے کے سمندر میں دھکیلتی ہوئی مجھ سے بہت دور جا چکی تھی۔

کون۔۔۔؟

رملہ کے سوال پر ہمدان مسکرا دیا۔نور۔۔۔تین سال کی تھی جب ہمارے ساتھ رہنے آئی۔ننھی سی پری تھی وہ۔مجھ سے چار سال چھوٹی تھی۔گول گول فراک پہنے پورے گھر میں گھومتی تھی۔

پتہ ہی نہی چلا کب وہ بڑی ہوگئی اور اس کے دل میں میرا خیال آیا۔

میرے ساتھ وہ خود کو بہت محفوظ سمجھتی تھی۔شاید میری توجہ کو محبت سمجھ بیٹھی تھی۔

وقت گزرتا گیا اور اس کی شادی کا وقت آ پہنچا۔

اس کی مہندی کی رات تھی جب وہ میرے کمرے میں آئی۔

تم یہاں کیا کر رہی نور؟

جاو اپنے کمرے میں آرام کرو۔۔۔بہت تھک گئی ہوگی۔میں بہت حیران تھا اسے رات کے اس وقت اپنے کمرے میں دیکھ کر۔

نہی میں یہاں سے نہی جاوں گی۔۔۔وہ ضد پر اٹک گئی۔میں حیران بھی تھا اور پریشان بھی۔

وہ روتی ہوئی میرے گلے لگ کر آنسو بہانا شروع ہو گئی۔ میں نے دور کرنا چاہا لیکن اس کی گرفت بہت مظبوط تھی۔

نا چاہتے ہوئے میں نے بھی اس کے گرد بازو پھیلا دیے اور پوچھا کہ آخر ہوا کیا ہے؟

میرے سوال پر اس نے جو جواب دیا اس جواب نے مجھے ہلا کر رکھ دیا۔

میں آپ کو چھوڑ کر کہی نہی جاوں گی مجھے آپ سے شادی کرنی ہے۔ آپ امی کو سمجھائیں۔۔۔ میں بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔

کیا۔۔۔؟

میں چونک گیا اور بہت مشکل سے اسے خود سے دور کیا۔ نور تم پاگل تو نہی ہو گئی؟

دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا؟

بھائی ہوں میں تمہارا۔۔۔ تم نے ہمارے رشتے کے بارے میں ایسا سوچ بھی کیسے لیا؟

نہی ہیں آپ میرے بھائی۔۔۔ پیار کرتی ہوں آپ سے میں اور یہ شادی نہی کرنا چاہتی۔ آپ سب کو سمجھائیں اور شادی کو رکوا دیں۔ میں آپ کے علاوہ کسی سے شادی نہی کروں گی۔

میں سر تھام کر بیٹھ گیا اور پھر ہنس دیا۔ مزاق کر رہی ہو میرے ساتھ؟

اچھا مزاق ہے لیکن مزاق کرنے کا یہ سہی وقت نہی ہے جاوا پنے کمرے میں شاباش۔

میرے ہنسنے پر اس کے رونے میں مزید روانی آ گئی اور وہ میرے پاوں پکڑ کر بیٹھ گئی۔

میں مزاق نہی کر رہی آپ کے ساتھ۔۔۔کوئی لڑکی اپنی زندگی کے اتنے خاص دن ایسا مزاق کیوں کرے گی، کیا آپ کو میری محبت نظر نہی آ رہی؟

نور یہ تم کیا کر رہی ہو۔۔۔اٹھو یہاں سے۔

میں نے اسے اٹھانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ میرے پاوں چھوڑنے کو تیار ہی نہی تھی۔

اس وقت پھوپھو کمرے میں آئیں اور تیزی سے نور کی طرف بڑھیں۔اسے بازو سے کھینچتے ہوئے کھڑا کیا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر لگایا۔

میں تیزی سے آگے بڑھا اور ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کی ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا لیکن آج میرے قدم لڑکھڑا گئے۔

میری امی بھی کمرے میں آ چکی تھیں اور ایک تھپڑ میرے گال پر بھی پڑا۔

بے شرم بے حیا لڑکی۔۔۔مجھے تھپڑ امارنے کے بعد وہ نور کی طرف بڑھیں اور اسے مارنا شروع ہو گئیں۔

پھوپھو خاموش تماشائی بنی چپ چاپ دور کھڑی آنسو بہاتی دیکھتی رہی۔

میں تیزی سے آگے بڑھا اور نور کو امی سے آزاد کرتے ہوئے اسے اپنی بانہوں کے حصار میں چھپا لیا۔

مجھے نہی پتہ چلا اس وقت امی کے کتنے تھپڑ مجھے لگے۔مجھے اس وقت خود سے زیادہ نور کی فکر تھی۔

بے شرم بے حیا دیکھو کیسے میرے بیٹے کے گلے لگی ہوئی ہے ماں اور ممانی کی بھی شرم نہی ہے۔امی لفظوں کے تیر چلاتی رہی اور ساتھ ہی ساتھ ہم دونوں پر تھپڑوں کی برسات بھی کرتی رہی۔

اچانک مجھے احساس ہوا جیسے نور کا وجود بے جان ہو چکا ہے۔میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ پھیکا پڑ چکا تھا اور وجود سر دہو رہا تھا۔

میں کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر گاڑی کی چابی اٹھائے اسے بازوں میں اٹھائے گاڑی کی طرف بھاگا۔

پیچھے سے امی اور پھوپھو بھی میرے پیچھے دوڑیں۔

میں نے نور کو پچھلی سیٹ پر لٹایا تو پھوپھو تیزی سے اس کا سر گود میں رکھ کر بیٹھ گئیں۔نور آنکھیں کھولو بیٹا۔

وہ بہت رو رہی تھیں امی بھی زبردستی فرنٹ سیٹ پر براجمان ہو چکی تھیں اور اس وقت ہاتھ پیر کانپ رہے تھے یہ سوچ کر ہی کہ کہی نور کو کچھ ہو نہ جائے۔

بامشکل میں ہاسپٹل پہنچا اور نور کو ایمرجنسی میں لے گیا۔

بے شرم ہو گئے ہو تم ہمدان۔۔۔مجھے تو پہلے ہی شک تھا یہ لڑکی کوئی گل ضرور کھائے گی۔میں تو شکر ادا کر رہی تھی کہ اس سے جان چھوٹ رہی ہے لیکن مجھے کہاں خبر تھی اس آنے والے طوفان کی۔

امی خدا کے لیے چپ ہو جائیں آپ۔۔۔آپ کو اندازہ بھی ہے سچ کیا ہے؟

ناسمجھ بچی ہے وہ اور آپ اس پر الزام لگائی جا رہی ہیں۔

ناسمجھ بچی ہے وہ تمہارے لیے ہمدان؟

میں نے دیکھا ہے وہ کتنی ناسمجھ ہے تم دونوں ایسے ایک دوسرے سے گلے مل رہے تھے جیسے کوئی بہت خاص رشتہ ہو دونوں کے درمیان اور ابھی بھی مجھے کہہ رہے ہو کہ میں غلط ہوں۔

مجھے تو پہلے ہی شک تھا اور تمہاری یہ نیک نام پھوپھو یقین نہی کرتی تھیں اپنی بیٹی کو حرکتوں پر اسی لیے سب سے پہلے اسے ساتھ لے کر آئی تاکہ اپنی آنکھوں سے سب دیکھ لے کہ اس کی نیند کا فائدہ اٹھا کر اس کی بیٹی کیا چاند چڑھا رہی ہے۔

امی چپ ہو جائیں پلیز۔۔۔آپ نے جو کیا وہ میں زندگی بھر یاد رکھوں گا لیکن اس وقت مجھے نور کی فکر ہے اگر اسے کچھ ہو گیا ناں تو ہم سب برباد ہو جائیں گے۔

یہ لڑکی مر ہی جائے تو اچھا ہے۔اس کا مرنا ہے ہمارے لیے بہتر ہے۔

امی کسی صورت خاموش نہی ہو رہی تھیں اور پھوپھو الگ آنسو بہا رہی تھیں۔میں وہاں سے اٹھ کر باہر چلا گیا۔

کچھ دیر بعد واپس آیا تو نور کو ہوش آچکا تھا۔میں نے ڈاکٹر سے اس کے بے ہوش ہونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ سٹریس کی وجہ سے ہوا ہے ایسا لیکن اب وہ ٹھیک ہے۔آپ گھر لے جا سکتے ہیں انہیں۔

ہم نور کو ساتھ لیے گھر آ گئے۔پھوپھو اسے اپنے کمرے میں لے گئیں اور امی میرے کمرے میں مجھے نصیحتیں کرنے بیٹھ گئیں۔

شکر ہے اللہ کا کہ گھر میں سب تھکے ہارے سو رہے ہیں ورنہ میں کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہ رہتی۔۔۔میرے بیٹے نے تو مجھے سب کی نظروں میں گرانے کا عہد کر لیا ہے۔

امی میں نے ایسا کچھ نہی کیا جیسا آپ سمجھ رہی ہیں۔۔۔میں نور کو چھوٹی بہن سمجھتا ہوں اور بس اسے سمجھا رہا تھا۔

ایسے سمجھاتے ہیں گلے لگا کر؟

واہ۔۔۔صدقے جاوں تمہارے سمجھانے پر۔

ٹھیک ہے امی آپ کو جو سمجھنا ہے سمجھتی رہیں لیکن میں نے بھی ایک فیصلہ کرلیا ہے۔میں یہ شادی نہی ہونے دوں گا کیونکہ نور اس رشتے سے خوش نہی ہے۔

پھوپھو زیادتی کر رہی ہیں اس کے ساتھ اور میں یہ برداشت نہی کروں گا۔

شادی رکوا کر کیا کر لو گے تم۔۔۔پھر خود اس سے شادی کر لو گے؟

جی۔۔۔یہی کروں گا میں۔وہ مجھ سے محبت کرتی ہے اور میں اسے دکھی نہی دیکھ سکتا۔

تو پھر ایسا کرنا اپنی ماں کو زہر دے دینا کیونکہ اس کے بعد ہم سب دربدر کی ٹھوکریں کھانے والے ہیں۔

یہ گھر تمہاری تائی کے نام ہے کیونکہ تمہارا باپ تو اپنا حصہ عیاشیوں میں اڑا چکا ہے۔جب تمہاری تائی کو یہ پتہ چلے گا کہ تم اس کی بیٹی کی بجائی نور سے شادی کرنا چاہتے ہو تو وہ ایک منٹ نہی لگائے گی ہمیں اس گھر سے بے دخل کرنے میں۔

اگر تم نے ایسا کچھ کرنے کی کوشش بھی کی تو میں پنکھے میں رسی ڈال کر پھانسی پے لٹک جاوں گی اور اسے دھمکی مت سمجھنا۔

امی مجھے دھمکا کر کمرے سے باہر چلی گئیں اور اس رات میں سو نہی سکا کہ یہ سب میرے ساتھ کیا ہو گیا۔نور کو ایسا کب محسوس ہوا کہ وہ مجھ سے محبت کر بیٹھی ہے۔

ایک طرف تائی جان کے احسانات تھے اور بابا کی غیر زمہ داریاں۔۔۔چھوٹا بھائی اور امی تھیں اور دوسری طرف نور تھی۔

اس کی رو رو کر سرخ سوجھی آنکھیں۔۔۔میں سو ہی نہی سکا۔

اگلا پورا دن میں گھر سے باہر ہی رہا یہ سوچ کر کہ کہی پھر سے نور میرے کمرے میں نہ آ جائے کیونکہ میرے پاس اس کے لیے کچھ نہی تھا۔میں رشتوں کی بندش میں ایسا جکڑ چکا تھا کہ چاہ کر اس کا ساتھ نہی دے سکتا تھا۔

ہال کی ٹائمنگ سے ایک گھنٹہ پہلے میں گھر آیا اور تیار ہو کر کمرے سے باہر جانے کی لگا تھا کہ دروازے سے ٹیک لگائے کھڑی نور پر نظر پڑی۔

ایک بار پھر نور میرے سامنے ایک آزمائش بنی کھڑی تھی۔اس کا دلہن والا روپ اور آنکھوں سے بہتے آنسو اور میری بے بسی آج تک یاد ہے مجھے۔

میں اس کی حالت دیکھ کر اپنی جگہ سے ہل تک نا سکا۔وہ ہمت کرتی ہوئی خود میری پاس آئی اور دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے بے بسی سے دیکھنے لگی۔

اس کے مہندی سے بھرے ہاتھ اور چوڑیوں کی کھنک۔۔۔ میرا وجود کانپ اٹھا۔

میں نے بھی اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ دیے۔ پلیز نور۔۔۔اتنی بڑی آزمائیش میں مت ڈالو مجھے۔ تم جو چاہتی ہو وہ نہی ہو سکتا۔

میں چاہ کر بھی تمہارے لیے کچھ نہی کر سکتا۔مجھے معاف کر دینا۔

میں سائیڈ سے نکل کر جانے ہی والا تھا کہ وہ میرے سامنے آگئی۔

ایسے نہی جا سکتے آپ۔۔۔ میں یہ شادی نہی کرنا چاہتی۔ آپ سب کو سمجھائیں۔

مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے ہمیشہ۔۔۔ آپ کے بغیر رہنے کا سوچ بھی نہی سکتی میں۔

یہ سب تم مجھے پہلے بھی تو بتا سکتی تھی ناں نور؟

کیوں نہی بتایا۔۔۔؟

اب جب تمہارے پاس وقت نہی ہے تب مجھے بتا رہی ہو۔۔۔ میں کیا کر سکتا ہوں اب؟

کوئی بھی اس رشتے کے لیے راضی نہی ہو گا۔ صرف میرے اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہی ہو سکتا، بارات ہال پہنچنے والی ہے۔

چھوڑ دو یہ بے وقوفی اور آنے والی زندگی کا سوچو۔۔۔ بند کرو یہ رونا۔۔۔ تمہارے یہ آنسو میری جان لے لیں گے۔

میں نے ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو پونچھے تو اس نے میرا ہاتھ کر ہونٹوں سے لگا لیا اور میں چونک کر پیچھے ہٹا۔

نور بس کرو پلیز۔۔۔ یہ سب سہی نہی ہے۔مجھے تو یہ سمجھ نہی آ رہا کہ آخر میری ایسی کونسی غلطی تھی جو تم مجھ سے محبت کر بیٹھی۔

اس نے میری بات کا کوئی جواب نہی دیا بس زاروقطار آنسو بہاتی رہی۔

چلو اپنے کمرے میں۔۔۔ کسی نے دیکھ لیا تو قیامت آ جائے گی۔ میں اس کا ہاتھ تھامنے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا کہ اس نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا اور سر نفی میں ہلا دیا۔

نہی جاوں گی میں کہی بھی۔۔۔ میں نے کہہ دیا ناں مجھے آپ کے پاس رہنا ہے ہمیشہ، آپ سمجھ کیوں نہی رہے ہے؟

آپ کے لیے میری محبت مزاق ہے؟

دیکھو نور میں مانتا ہوں تمہارے جزبات سچے ہیں لیکن اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ میں کچھ نہی کر سکتا۔

آپ کر سکتے ہیں بہت کچھ لیکن سچ تو یہ ہے آپ کرنا نہی چاہتے۔ سچ یہ ہے کہ آپ اس دولت کے چھن جانے کا ڈر ہے۔

میں اسے سمجھانا چاہ رہا تھا لیکن وہ مجھے ہی غلط سمجھ رہی تھی۔

مجھے غصہ آ گیا میں نے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔ میری طرف دیکھ کر بولو کیا تمہیں لگتا ہے میں دولت کے لیے تمہارا ساتھ نہی دے رہا؟

مجبور ہوں میں۔۔۔ میرے سر پے ماں باپ اور ایک چھوٹے بھائی کی زمہ داری ہے۔ کیا ان کو دربدر کی ٹھوکریں کھانے کے لیے چھوڑ دوں؟

خود کو میری جگہ رکھ کر دیکھو نور اور خود فیصلہ کرو۔

اگر میں آپ کی جگہ ہوتی تو میں اپنے دل کی سنتی۔۔۔ آپ کہہ دیں کہ آپ کا دل میرے حق میں فیصلہ نہی سنا رہا۔۔۔ آپ کی آنکھیں سب بتا رہی ہیں۔

آپ میرے حق میں فیصلہ کرنا چاہتے ہیں لیکن ڈرتے ہیں۔

میرے حق میں فیصلہ کیوں نہی کر دیتے۔۔۔؟

وہ ایک بار پھر میرے سینے پے سر رکھے آنسو بہا رہی تھی مگر اس بار میں اس کی طرف ہاتھ نہی بڑھا سکا اور نہ ہی اسے خود سے دور کر پایا۔

بے بسی کی انتہا پر تھا میں۔۔۔ میری آنکھوں سے بھی چند آنسو اس کے ڈوپٹے پر گر کر جزب ہوئے۔

"میں مر جاوں گی آپ کے بغیر"۔۔۔

اس کے یہ آخری الفاظ تھے جو میں نے سنے تھے۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ کے لیے خاموش ہو جائے گی میں سوچ بھی نہی سکتا تھا۔ میں نے غصے سے اسے خود سے دور دھکیلا۔

"تو مر جاو"۔۔۔ان الفاظ کو بولنا میرے لیے بہت مشکل تھا مگر میں بول گیا لیکن کہاں جانتا تھا کہ وہ میری اتنی فرمانبردار نکلے گی۔

اس کے گرنے کی آواز پر میں اس کی طرف پلٹا تو وہ زمین پر گری سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی۔

مجھے دیکھتے دیکھتے اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر کبھی اس کی آنکھیں کھل نہی سکی۔

اس کا ہارٹ فیل ہو چکا تھا۔۔۔میں سوچ بھی نہی سکتا تھا میرے ان الفاظ کا اتنا گہرا صدمہ پہنچے گا اسے۔

میں بے جان وجود لیے اس کی طرف بڑھا اور اس کا سر گود میں رکھے اسے جگانے کی کوشش کرتا رہا۔ میری ایک آواز پر دوڑی چلی آنے والی نور آج میرے بہت بار پکارنے پر بھی نہی اٹھی۔

اس کا وجود سرد پڑ چکا تھا۔ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا اور اس کی نبض رک گئی اور سانس تھم چکی تھی۔

اس کے ساتھ ہی مجھے بھی ایسا لگ رہا تھا جیسے میری بھی سانس رک چکی ہے۔

مجھے کچھ یاد نہی کب سب آئے اور اس کا بے جان وجود مجھ سے چھین کر چارپائی پر لٹا دیا گیا۔مجھے حوش تب آیا جب وہ کفن میں لپٹی سامنے لیٹی تھی اور اس کے آخری دیدار کا فرمان میرے کانوں میں پڑا۔

تب میں اس کی چارپائی سے لپٹ کر جتنا چلا سکتا تھا چلایا۔۔۔مگر وہ میرے اتنا چلانے پر بھی نہی اٹھی۔

اس کی میت کا وجود اپنے بے جان کندھوں پے اٹھائے مجھے قبرستان جانا پڑا۔۔۔اس سے پہلے میں کبھی قبرستان نہی گیا تھا لیکن اب ہر سال باقاعدگی سے اس سے ملنے جاتا ہوں۔

سب چلے گئے سوائے میرے۔۔۔ابھرتے سورج کی کرنیں میری آنکھوں پڑیں لیکن مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے میری زندگی کی شام ہو گئی ہو۔

میری ہنستی مسکراتی نور میری زندگی میں اندھیرا کر گئی۔

اتنی محبت کرتی تھی تم مجھ سے کہ میرے کہنے پر مجھے ہمیشہ کے لیے تنہا کر گئی؟

میں پتہ نہی کتنی دیر اس کی قبر پے بیٹھا سوال کرتا رہا جیسے امید ہو کہ وہ میرے کسی سوال کا جواب دے گی مگر وہ تو خاموش ہو چکی تھی ہمیشہ کے لیے اور اس کی یہ خاموش میرے منہ پر ایسا تمانچہ تھی جو مجھے مرتے دم تک یاد رہے گا۔

شاید میں رات تک وہی بیٹھا رہتا اگر تایا جی وہاں نہ آتے۔۔۔ وہ مجھے زبردستی گھر لے آئے اور مجھے پھوپھو کے کمرے میں چھوڑ دیا۔

جاو سنبھالو اپنی پھوپھو کو اور خود کو بھی۔۔۔ تایا جی مجھے وہاں چھوڑ کر خود وہاں سے چلے گئے۔

میں اپنے وجود کا بوجھ لیے بھاری قدم با مشکل اٹھاتے ہوئے ان تک پہنچا اور ان کے قدموں میں گر گیا۔

میری وجہ سے مر گئی نور پھوپھو۔۔۔ میں سزا کا حق دار ہوں۔ آپ جو سزا دینا چاہیں مجھے منظور ہے۔

پھوپھو بے بسی سے آنسو بہاتی ہوئی کرسی سے اٹھ کر میرے سامنے فرش پر بیٹھ گئیں۔

تمہارا قصور نہی ہے ہمدان۔۔۔ میں نے مارا ہے اپنی بچی کو۔

وہ مجھے کہتی رہی کہ اسے یہ شادی نہی کرنی لیکن میں نے اس کی ایک نہی سنی اور دیکھو وہ اپنی ماں سے ہمیشہ کے لیے ناراض ہو کر چلی گئی۔

پھوپھو میرے کندھے پر سر رکھے آنسو بہاتی بہاتی بے ہوش ہو گئیں۔

ان کی طبیعت اتنی خراب ہو گئی کہ انہیں ہاسپٹل شفٹ کرنا پڑا۔ جوان بیٹی کی موت وہ بھی رخصتی سے چند گھنٹے پہلے اس صدمے نے انہیں نڈھال کر دیا۔

رشتہ داروں کی طرف سے الگ الگ الزامات سننے کو ملے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سب ہمارے غم میں شریک ہونے نہی بلکہ ہمارے زخموں پر نمک چھڑکنے آتے تھے۔

امی کو اپنی غلطی کا زرا احساس نہی ہوا آج تک بھی۔۔۔ وہ یہی سمجھتی ہیں کہ نور کو کوئی بیماری تھی جس نے اچانک حملہ کر دیا۔ بھلا محبت میں کون مرتا ہے؟

کوئی کسی کے لیے نہی مرتا سب کہنے کی باتیں ہوتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

نور کی موت کا یہ دن میرے لیے بہت دردناک ہوتا ہے۔ اس دن میں گھر نہی جاتا بلکہ گھر سے دور ایک ایسی جگہ جاتا ہوں جہاں ایک لڑکی دلہن بنی میرا انتظار کرتی ہے اور میں اسے نور سمجھ کر خود کو ازیت دیتا ہوں۔

پہلا سال میرے لیے بہت دردناک تھا۔ میں اپنے کمرے میں سو نہی پاتا تھا اور اس گھر میں رہنا بھی دشوار تھا میرے لیے۔

تو میں نے ہاسٹل میں رہنا شروع کر دیا۔ امی نے روکنا چاہا لیکن میں نے کہہ دیا کہ مجھ سے یہاں پڑھائی نہی ہوتی۔۔۔ میری پڑھائی کا حرج نہ ہو اس لیے وہ خاموش ہو گئیں۔

لیکن اب جیسے جیسے یہاں سے جانے کے دن قریب آتے جا رہے ہیں میرا خوف مزید بڑھتا جا رہا ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں اپنے ہی گھر سے دور بھاگنے کے بہانے تلاش کر رہا ہوں۔

نور میری زندگی کا وہ راز ہے جسے میں نے آج تک کسی کے ساتھ شئیر نہی کیا۔ وہ میری زندگی کا ایک ایسا پہلو ہے جو مجھ سے دور کر مجھ سے الگ نہی ہے۔
آج بھی اس گارڈن میں اس کی ہنسی کی آوازیں میرے کانوں میں گونجتی ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے وہ اچانک میرے سامنے آ جائے گی اور میں ہاتھ بڑھا کر اسے ہمیشہ کے لیے روک لوں گا۔
بہت ازیت میں ہوں میں۔۔۔ اس ازیت سے فرار کا کوئی راستہ نہی ہے میرے پاس ,میں چاہ کر بھی اپنی غلطی کا کفارہ ادا نہی کر سکتا۔
وہ اکثر چھپ چھپ کر مجھے دیکھتی تھی۔ اس کی مسکراہٹ اور چمکتی آنکھوں کی وہ روشنی وہ واقعی ایک نور تھی جو ہمیشہ میرے دل میں جگمگاتی رہے گی۔
رملہ نے ہاتھ بڑھا کر اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھے اور اسٹیرنگ وہیل پے سر گرائے بیٹھے ہمدان کے کندھے پر ڈرتے ڈرتے ہاتھ رکھا۔
ہمدان نے بھیگی آنکھوں سے سر اٹھا کر رملہ کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔
Iamsorry

میری وجہ سے آپ لیٹ ہو گئیں۔ میں اپنی یادوں میں اتنا الجھ گیا تھا کہ وقت کا پتہ ہی نہی چلا۔

Itsok

آپ کو سوری بولنے کی ضرورت نہی ہے۔ بلکہ مجھے خوشی ہوئی آپ نے اپنا غم کسی سے تو بانٹا۔

"خوشیاں بانٹنے سے بڑھتی ہیں لیکن غم بانٹنے سے کم ہوتا ہے۔ ہمیں بس ایک سہارا چاہیے ہوتا ہے۔جس کے کندھے پے سر رکھ کر اپنے سارے غم بھلا دیں وایک ایسا سہارا جو مظبوط ہو ہر خوشی میں بھی اور غم میں بھی"

نور کے ساتھ جو ہوا وہ واقعی بہت دردناک تھا لیکن اس میں سارا قصور آپ کا بھی نہی ہے۔ تھوڑا قصور اس کا بھی تھا۔

اگر وہ سہی وقت پر آپ کے لیے اپنی محبت ظاہر کر دیتی تو شاید آپ اس کے لیے کچھ کر سکتے۔

لیکن اگر آپ کچھ کرنا بھی چاہتے تو آپ کی فیملی آپ کو سپورٹ نہ کرتی۔ ہر حال میں نقصان نور کا ہی ہوتا۔

وہ بیچاری تو اسی ازیت سے مر گئی کہ جس سے وہ محبت کرتی ہے اسی نے اس سے موڑ لیا۔

آپ نے بھی دل سے نہی کہا ہو گا کہ مر جاو۔۔۔ یقیناً آپ بھی اسی ازیت سے گزر رہے ہو گے جس ازیت سے وہ گزر رہی تھی۔

دونوں ہی اپنی اپنی جگہ مجبور تھے۔ وہ اسی ازیت سے مر گئی اور آپ اس دن پل پل اس کے جانے کی ازیت سے مر رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ اندر سے ختم کرتے جا رہے ہیں خود لیکن کیا کبھی یہ سوچا کہ آپ کی یہ ازیت نور کی روح کی کتنی تکلیف پہنچاتی ہو گی؟
کبھی سوچا آپ کے یہ آنسوا سے کتنی ازیت پہنچاتے ہیں؟
وہ آپ کو خوش دیکھنا چاہتی تھی۔ اسے لگا کہ آپ کی خوشی کسی اور میں ہے اور اگر آج آپ خوش نہی ہیں تو اس کی قربانی تو رائیگاں ہوئی۔
"زندگی کسی ایک مقام پر رکنے کا نہی بلکہ غم کو ہنس کر جھیل کر آگے بڑھنے کا نام ہے"
آپ کو ایک مظبوط سہارے کی ضرورت ہے اور وہ سہارا بینی ہے۔ آپ جتنی جلدی ہو سکے انہیں اپنی زندگی میں شامل کر لیں آپ کی ساری تکلیفیں، آزمائشیں اور ازیتیں دور ہو جائیں گے۔
بینی کے ذکر ہمدان مسکرا دیا۔۔۔ کہی سچ میں بینی میری مشکلات کم نہ کر دے۔ اسے بس مجھے اپنے اشاروں پر چلانے کا شوق ہے میرے درد بانٹنے کا نہی۔
یہ رشتہ بس مجبوری کی زنجیر ہے جو زبردستی میرے پاوں میں باندھی جا رہی ہے۔

وہ نہ تو میری عزت کر سکتی ہے اور نہ ہی میرا درد بانٹ سکتی ہے وہ بس درد دے سکتی ہے۔

وقت کے ساتھ ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔

ہاسٹل پہنچ کر اسے کال کر لیں آپ سے ناراض ہے۔

بہت شکریہ میرا اتنا خیال رکھنے کے لیے اور اتنی اپنا ئیت کے لیے۔۔۔ رملہ اپنا بیگ سنبھالتی ہوئی گاڑی سے باہر نکل گئی۔

wait....

ہمدان تیزی میں گاڑی سے باہر نکلا اور اس کے سامنے آ رکا۔ اپنی گاڑی کی کیز مجھے دیں میں ابھی مکینک ساتھ لے کر جاتا ہوں اور گاڑی ٹھیک کروا دیتا ہوں۔

اس کی ضرورت نہی ہے۔۔۔ رملہ مزید بولنے ہی والی تھی کہ ہمدان کے ماتھے پر بل پڑتے دیکھ کر خاموش ہو گئی اور بیگ سے کیز نکال کر اسے تھما دیں۔ اللہ حافظ۔۔۔ مسکراتی ہوئی ہاسٹل کا جنگلہ پار کر گئی اور ہمدان بھی مسکراتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح رملہ یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو کر ہاسٹل سے باہر نکلی تو اس کی گاڑی گیٹ کے سامنے کھڑی تھی اور ہمدان گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

رملہ کو آتے دیکھ اس کی طرف بڑھا۔ اسلام و علیکم۔

یہ آپ کی گاڑی کی کیز۔۔۔ آپ یونیورسٹی پہنچیں،کچھ دیر تک میں بھی پہنچ جاؤں گا۔ یونیورسٹی میں ملتے ہیں۔

و علیکم اسلام۔۔۔ شکریہ لیکن اتنی کیا ایمرجنسی تھی۔ آپ گاڑی صبح بھی تو ٹھیک کروا سکتے تھے۔

تاکہ اس لوفر کو ایک اور موقع مل جاتا آپ کے قریب آنے کا۔۔۔ میں ناشتہ کر لوں پھر پہنچتا ہوں یونیورسٹی آپ بھی چلیں۔ باقی باتیں بعد میں۔

رملہ کو حیران کرتا ہوں تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

رملہ مسکرادی اور گاڑی کی طرف چل دی۔ یونیورسٹی پہنچی گاڑی پارکنگ میں لگائی تو نظر عنصر پر پڑی۔

وہ اس کی طرف ہی آ رہا تھا۔ رملہ نے اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو قدموں کی رفتار مزید بڑھا دی مگر نصیر تیزی سے اس کے راستے میں رک گیا۔

ارے۔۔۔ اتنی بے رخی؟

گاڑی کہاں تھی تمہاری اور ایک ہی رات میں ٹھیک کیسے کروالی تم نے ؟

تم سے مطلب۔۔۔؟

رملہ نے بے رخی سے جواب دیا اور سائیڈ سے نکلنا چاہا لیکن نصیر پھر سے اس کے سامنے گیا۔

مطلب ہے۔۔۔ سہی سے جواب دو میری بات کا, گاڑی کیسے ٹھیک ہوئی ؟

کیوں دوں تمہاری بات کا جواب میں ؟

تمہارے علاوہ اور بھی اچھے لوگ ہیں دنیا میں جو بنا کسی مفاد کے دوسروں کے کام آتے ہیں۔

تمہاری طرح اپنے مطلب کے لیے نہی جو پہلے جان بوجھ کر دوسروں کو مصیبت میں ڈال کر مصیبت سے باہر نکالنے کا ڈھونگ رچائیں۔

کل بھی میری گاڑی تم نے خراب کی تھی اور رات کو بھی۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے مجھے پتہ نہی چلے گا؟

سب سمجھ آرہی ہے مجھے جو تم بہانے بہانے سے میرے نزدیک آنے کی کوشش کر رہے ہو۔

سمجھ آرہی ہے تو مان لو ناں جو میں چاہتا ہوں۔ کیوں ضد کر رہی ہو؟

دوستی کرنے کا ہی تو کہہ رہا ہوں بھگا تو نہی رہا تمہیں جو تم ڈر رہی ہو۔

میں لڑکوں سے دوستی نہی کرتی نصیر۔۔۔ایک ہی بات کتنی دفعہ سمجھانی پڑے گی تمہیں؟

ملک ہمدان سے تو کرلی تم نے دوستی۔۔۔اس میں ایسا کیا خاص ہے جو میرے پاس نہی ہے؟

اس کی طرح ہینڈسم ہوں، پیسے والا ہوں، گھر، گاڑی سب کچھ ہے میرے پاس بھی تو پھر کیا برائی ہے مجھ میں؟

نصیر کے منہ سے ہمدان کا ذکر سن کر رملہ چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔کیا بکواس ہے یہ؟

آہستہ بولو سب سن رہے ہیں اور جس کی برابری تم کرنا چاہ رہے ہو ناں چاہ کر بھی نہی کر سکتے۔

تمہارے پاس گھر، گاڑی، دولت سب ہے لیکن اس کے پاس ان سب کے ساتھ عزت ہے۔

جس دن تم عزت دینا سیکھ جاؤ گے ناں اس دن بات کرنا مجھ سے۔۔۔بڑے آئے ہمدان کی برابری کرنے والے۔

ایک حقارت بھری نظر نصیر پر ڈالتی ہوئی اسے راستے سے ہٹاتی ہوئی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

ہونہہ۔۔۔عزت۔۔۔۔تم دونوں کی عزت کا ایسا جنازہ نکالوں گا میں کہ زندگی بھر یاد رکھو گے۔

سہی وقت کے انتظار میں ہوں میں بس۔۔۔پھر دیکھنا تمہیں عزت دیکھنے والا تمہیں بے عزت نہ کروائے تو پھر کہنا۔

پوری یونیورسٹی میں تم لوگوں کے بینرز نہ چھپوائے تو پھر کہنا۔۔۔غصے سے پاوں پٹختا ہوا کلاس کی طرف بڑھ گیا۔

ایک ہفتے بعد۔۔۔

رملہ یونیورسٹی لیٹ پہنچی اور کلاس کے لیے لیٹ ہو چکی تھی۔تیزی میں چلتی جا رہی تھی کہ بینی سے ٹکرا گئی۔

اسے دیکھتے ہی اس کے پاوں پر نظر ڈالی۔ہمدان نے بتایا تھا اسے بینی کی چوٹ کے بارے میں۔

تم نے کیا کوئی قسم کھا رکھی ہے کہ ہر بار مجھ سے ٹکرانا ہے؟

بینی شروع ہو چکی تھی۔ہمدان گاڑی پارک کر کے ادھر ہی آ رہا تھا دونوں کو آمنے سامنے دیکھ کر مسکرا دیا۔

بہت ہی منحوس ہو تم۔۔۔ میں جب گھر سے آ رہی تھی تو یہی دعا کر رہی تھی کہ میرا تم سے سامنا نہ ہو لیکن دیکھو تم اپنی منحوسیت سمیت مجھ سے ٹکرا گئی۔

Iamsorry

میں جلدی میں تھی آپ کو دیکھ نہی سکی۔

رملہ کے سوری بولنے پر بینی کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

?Whatyousaid

میں نے ٹھیک سے سنا نہی زرا دوبارہ کہنا۔

رملہ نے بھنویں سکوڑتے ہوئے اسے دیکھا اور مسکرا دی۔

Iamsorry

تھوڑی اونچی آواز میں بولتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

جیسے ہی رملہ وہاں سے گئی ہمدان بینی کے پاس آ رکا۔

?Everythingisfine

ہاں سب ٹھیک ہے۔ عقل آ گئی ہے اس لڑکی کو۔

کس لڑکی کو؟

ہمدان جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے بولا۔

وہی وہ ڈوپٹے والی بہن جی ٹائپ۔۔۔ جو تمہارا فون چوری کرنے والی تھی۔

چوری نہی کیا تھا اس نے تمہیں غلطی فہمی ہوئی تھی۔۔۔ہمدان نے اس کا جملہ درست کیا۔

Whatever....

کر تو وہ چوری ہی رہی تھی تمہیں غلط فہمی لگی تو میں کیا کہہ سکتی ہوں۔۔۔خیر چھوڑو اس بحث کو کلاس میں چلتے ہیں۔

weAreAlreadylate

چلیں۔۔۔ہمدان کندھے اچکاتے ہوئے کلاس کی طرف بڑھ گیا اور بینی اس کے پیچھے چل دی۔

رملہ جیسے ہی کلاس میں داخل ہوئی ہمدان کا میسج رسیو ہوا۔

AsslamoAlaikum...Howareyou?

ایک تو کلاس میں لیٹ پہنچی تھی اوپر سے ہمدان کا میسج۔۔۔فون سائلنٹ پے نہی تھا۔سر کے غصے سے دیکھنے پر فوراً فون سائلنٹ پے لگا کر بنا رپلائے دیے جلدی سے بیگ میں رکھ لیا۔

پتہ نہی کونسی دنیا میں رہتی ہے آجکل کی جنریشن۔۔۔وقت کی پابندی کا کوئی خیال ہی نہی ہے اور ناں ہی استاد کی عزت کا کوئی خیال ہے۔

پروفیسر صاحب کا لیکچر شروع ہو چکا تھا۔بھئی جب پتہ ہے کہ کلاس میں جا رہے ہو تو فون کو سائلنٹ پے رکھ دینا چاہیے ناں۔

سر کوئی ایمرجنسی بھی تو ہو سکتی ہے۔۔۔ نصیر نے اپنی رائے دینا ضروری سمجھا۔

پروفیسر صاحب نے چشمہ درست کرتے ہوئے نصیر کو گھورا۔

StandUp

نصیر ببل چباتے ہوئے چہرے پے مسکراہٹ سجائے کھڑا ہو گیا۔

رملہ نے اسے دیکھ کر افسردگی سے سر ہلایا بدلہ میں نصیر نے اسے دیکھ کر دائیں آنکھ دبائی۔

بدتمیز۔۔۔ رملہ نے چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔

ہاں جی کیا کہہ رہے تھے آپ محترم؟

سر میں یہ کہہ رہا تھا کہ ہو سکتا ان کو کوئی ایمرجنسی میسج آیا ہوں۔

ایمرجنسی میسج یا کال کے لیے آپ آفس کا نمبر دے سکتے ہیں گھر پر لیکن میری کلاس میں آئیندہ کسی کا فون بجا تو ایک ہفتے بعد ملے گا وہ بھی جرمانے کے ساتھ۔

اور جرمانہ کتنا ہو گا سر؟

نصیر کے سوال پر پوری کلاس ہنسنے لگ گئی۔

سر غصے سے اس کے پاس آئے۔ کیوں تمہیں جرمانہ ادا کرنے کا شوق ہے؟

نہی سر۔۔۔ میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا کہ کیا پتہ کبھی کسی کو ضرورت پڑ جائے۔

میرا مطلب ہو سکتا ہے کوئی فون سائلنٹ پے لگانا بھول جائے تو اسے پتہ تو ہو کہ کتنے پیسے جمع کرنے پڑیں گے فون واپس لینے کے لیے۔

پانچ ہزار جرمانہ ہے۔ تم تیار رکھنا کیونکہ غلطی تو تم سے بھی ہو سکتی ہے بیٹا۔۔۔ سر نصیر کو آنکھیں دکھاتے ہوئے ڈائس کی طرف بڑھ گئے۔

ایک سوال اور سر۔۔۔ وہ میں پوچھنا چاہ رہا تھا کہ ڈسکاؤنٹ کتنا ملے گا؟

اس کے سوال پر پھر سے پوری کلاس ہنسنے لگی۔

سر نے غصے سے اس کی طرف دیکھا اور چلائے۔

GetOutFrommyclass

کیا سر۔۔۔؟

نصیر نے ایسے ایکٹنگ کی جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔

IsayGetOutFrommyclass...Out

انہوں نے نصیر کو باہر جانے کا راستہ دکھایا تو وہ بنا معزرت کیے کندھے اچکاتے ہوئے اپنا بیگ اٹھائے کلاس سے باہر نکل گیا۔

بد تمیز ہو گئے ہیں آجکل کے نوجوان۔۔۔ یہ سارا سوشل میڈیا کا نقصان ہے۔ استاد کو استاد سمجھتا ہی نہی کوئی۔

جب ہم اس عمر میں تھے تو استاد کو باپ کی طرح سمجھتے تھے۔جس طرح ابا جی سے محبت اور خلوص تھا اور غلطی پڑنے پر ان کی ڈانٹ کا ڈر ہوتا تھا بلکل اسی طرح استاد کا بھی ڈر ہوتا تھا۔

لیکن آج کے بچوں کے لیے ناں توماں باپ کی کوئی عزت ہے اور نہ ہی استاد کی۔

IamreallySorrySir

میں بہت شرمندہ ہوں میری وجہ سے کلاس کا ڈسپلن خراب ہوا۔میں آئیبندہ خیال رکھوں گی۔

سر مزید بولتے رہتے اگر رملہ معزرت نہ کرتی۔

ItsokbutNextBeware...NowPleaseSitDown

سر کا غصہ کم ہوا تو رملہ نے سکھ کا سانس لیا۔

کلاس ختم ہوئی تو نصیر پھر سے کلاس میں داخل ہوا اور رملہ کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔

رملہ ہمدان کو میسج ٹائپ کر رہی تھی۔الحمدللہ میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟

میسج سینڈ کر کے فون بیگ میں رکھ دیا کیونکہ نصیر کا دھیان اس کے فون پر ہی تھا۔

میرے میسج کا ایک بھی رپلائے نہی دیا تم اور الٹا مجھے بلاک بھی کر دیا اور ہمدان کو فوراً رپلائے واہ۔۔۔کیا کہنے ہیں جناب کے۔

تمہیں کس نے کہا کہ میں ہمدان کو ہی میسج کر رہی تھی؟

تمہاری ان آنکھوں کی چمک دیکھ کر سمجھ گیا میں۔۔۔رملہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

دونوں کی نظریں ملیں اور رملہ نظریں چراتی ہوئی دوسری طرف دیکھنا شروع ہو گئی۔

نظریں چرانے سے سچائی بدل نہی جائے گی۔ میری طرف دیکھ کر بات کرو۔

رملہ کی ہائی پونی کھینچتے ہوئے بولا۔

رملہ نے پلٹ کر اسے گھورا اور اپنا ڈوپٹہ سیٹ کیا۔

بہت بد تمیز ہو تم۔۔۔مجھے تم سے کوئی بات نہی کرنی دفع ہو جاو یہاں سے۔

نہی جاوں گا میں یہاں سے تمہیں جو کرنا ہے کر لو۔

نصیر ضد پر اٹک چکا تھا۔

اس کی ضد پر رملہ نے اسے گھورا لیکن نصیر پر کچھ اثر نہی پڑا الٹا اس نے رملہ کی طرف کِس اچھالی۔

بد تمیز تو تم پہلے ہی تھے اب دن بدن گھٹیا بھی ہوتے جا رہے ہو۔۔۔رملہ اپنا بیگ اٹھا کر دوسرے بینچ کی طرف بڑھنے ہی والی تھی کہ نصیر نے اس کے راستے میں پاوں اٹکا دیا۔

وہ منہ کے بل گر جاتی مگر نصیر نے اسے تھام لیا۔ یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ رملہ کو سنبھلنے کا موقع ہی نہی ملا اور وہ نصیر کی بانہوں میں گر گئی۔

Ooooo....WhataRomanticMoment

اسٹوڈنٹس کے طنزیہ جملے, قہقہے پوری کلاس میں گونجنے لگے۔

رملہ نے سر اٹھا کر نصیر کو دیکھا اور غصے سے پیچھے ہٹی اور اسے تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ نصیر نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

کیا ہو رہا یہ سب ؟

میم کی آواز پر دونوں تیزی سے پلٹے۔ نصیر نے رملہ کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

میم وہ میں۔۔۔

GetOut....

رملہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ میم نے ہاتھ کے اشارے سے بولنے سے روکا اور غصے سے بولیں۔

رملہ نے کھڑی سے جھانک کر مسکراتے نصیر کو دیکھا اور شرمندگی سے اپنا بیگ اٹھائے کلاس سے باہر چل دی۔

اسے دیکھ نصیر مسکرا دیا اور اس کے پیچھے چل دیا۔

میرے پیچھے کیوں آ رہے ہو؟

رملہ غصے سے اس کی طرف پلٹی۔

میری مرضی میں جہاں بھی جاوں۔۔۔تم راستہ بدل لو۔

ٹھیک ہے پہلے تم جاو۔۔۔رملہ غصے سے مگر مدھم آواز میں چلانے کے انداز میں بولی۔

CoolDown

جا رہا ہوں۔۔۔مجھے بھی کوئی شوق نہی ہے تمہارے پیچھے آنے کا لیکن کیا کروں دل کے ہاتھوں مجبور چلا آتا ہوں۔

کندھے اچکاتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

رملہ گراونڈ میں بیٹھی آنسو بہانے لگی گئی۔یہاں پڑھنا بہت مشکل ہو رہا ہے میرے لیے۔

جب تک اگلا لیکچر نہی شروع ہو جاتا اب مجھے یہی انتظار کرنا پڑے گا۔

کیا مصیبت ہے یہ لڑکا۔۔۔دن بدن اس کی زیادتیاں بڑھتی جا رہی ہیں اور بار بار ہمدان کا ذکر کرتا ہے۔

بینی واپس آ گئی ہے اگر غلطی سے بھی اس نے سن لیا تو ہم دونوں کے لیے بہت بڑا مسئلہ بن سکتا ہے۔

سمجھ نہی آ رہی کیسے پیچھا چھڑاوں اس سے۔ اماں کو بتا دوں تو دو منٹ میں اس کو ٹھکانے لگا سکتی ہیں۔۔۔ نہی نہی یہ سہی نہی ہے۔

ہمدان سے بات کرنی پڑے گی شاید۔۔۔ اس کے علاوہ اور کوئی حل نظر نہی آ رہا مجھے۔۔۔ لیکن اس سے بھی کیسے بات کروں بینی اس کے ساتھ چپکی رہتی ہے ہر وقت۔ رات کو کال کروں گی۔۔۔ ہمم یہ سہی رہے گا۔ نصیر کو روکنا پڑے گا ورنہ کسی بڑی مصیبت میں پڑ سکتی ہوں میں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے راستے سے کیسے ہٹانا ہے یہی سوچ رہی ہو ناں؟

نصیر کی آواز پر رملہ چونک پلٹی اور اسے غصے سے گھورا۔ میں نے منع کیا تھا میرے پیچھے آنے سے اور تم پھر آ گئے۔۔۔ آخر تمہارا مسئلہ کیا ہے؟

کیوں میری مشکلات بڑھا رہے ہو؟

میں یہاں پڑھنے آئی ہوں دوستیاں کرنے نہی۔۔۔ جن حالات سے میں آئی ہوں میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے اپنی زندگی کو سنوارنے کا ایک موقع ملا ہے۔

کیوں میرا جینا محال کر رہے ہو؟

اپنا خیال نہی ہے تمہیں کم ازکم دوسروں کا ہی کرلو۔ اگر تمہارا ایہی رویہ رہا تو مجبوراً مجھے یونیورسٹی چھوڑ کر جانا پڑے گا۔

بھیگی پلکیں اور معصوم سا چہرہ۔۔۔ایک پل کے لیے نصیر اس کے چہرے پر کھو سا گیا۔

میں کچھ پوچھ رہی ہوں میری بات کا جواب دو۔

رملہ تھوڑا چلائی تو مسکراتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے نظریں پھیر لیں۔

دیکھو۔۔۔میری تم سے کوئی دشمنی نہی ہے اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ تم میری وجہ سے یہاں سے جاو۔

میں تو بس مزاق کر رہا تھا تم سے اور کچھ نہی۔

مجھے لڑکیوں کی کمی نہی ہے۔ ابھی چاہوں تو لڑکیوں کی لائن لگ جائے۔

میں تو بس ایک اچھی اور مخلص دوست چاہتا ہوں۔ اور تم سے اچھی اور مخلص لڑکی آج تک نہی دیکھی میں نے۔

اگر دوستی کرلو گی تو کیا بگڑ جائے گا تمہارا؟

مجھے نہی کرنی تم سے دوستی۔۔۔کتنی بار بتا چکی ہوں تمہیں۔ تم سمجھتے کیوں نہی؟

کیوں سمجھوں میں رملہ؟

آخر برائی کیا ہے مجھ میں۔۔۔ غور سے دیکھو میری طرف کیا میں ہینڈسم نہی ہوں ؟

رملہ نے بھنویں سکوڑتے ہوئے اسے دیکھا اور چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔

مجھے فرق نہی پڑتا تم ہینڈسم ہو یا نہی۔۔۔ میں بس اتنا چاہتی ہوں کہ تم مجھ سے دور رہو ورنہ اس کا انجام بہت بھیانک ثابت ہو سکتا ہے تمہارے لیے۔

میری خاموشی کا ناجائز فائدہ مت اٹھاو اور مجھے کمزور تو بلکل مت سمجھنا۔

میری ایک کال پر تمہارا یہ ہینڈسم چہرہ بگڑ جائے گا۔ تو خود پر اور اپنے ماں باپ پر تھوڑا ترس کھاو۔

اچھا دھمکی۔۔۔ واہ اچھا لگا مجھے تمہارا انداز۔

کرو کال کس کو کرنی ہے میں تیار ہوں تمہارے لیے اپنا چہرہ بیگاڑنے کے لیے۔۔۔ ترس نہی کھاوں گا خود پر بلکہ خوشی خوشی تمہارے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دوں گا۔

اس کی اتنی ڈھٹائی پر رملہ افسردگی سے سر ہلاتی ہوئی کلاس کی طرف بڑھ گئی اور نصیر بھی قہقہ لگاتے ہوئے اس کے پیچھے چل دیا۔

اگلے دن۔۔۔

ایک تو جب بھی یونیورسٹی میں داخل ہو سب سے پہلے اس لڑکی کی منحوس شکل دیکھنے کو ملتی ہے۔ آج بھی بینی کو یونیورسٹی کے گیٹ سے داخل ہی رملہ دکھائی دی۔

وہ پریشان سی کسی سے فون پر بات کرنے میں مصروف تھی۔ بات کر کے فون بیگ میں رکھا اور گیٹ سے باہر نکل گئی۔

ہمدان نے اسے پریشان حالت میں جاتے دیکھا تو رک کر اس کی طرف پلٹا لیکن بینی کی موجودگی کا احساس ہوا تو مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھ گیا۔

کیا ہوا کوئی مسئلہ ہے؟

بینش نے اسے پریشان سا پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے دیکھا تو بول پڑی۔

نہی۔۔۔ نہی تو مجھے کیا پریشانی ہو سکتی ہے بھلا؟

تم جاو کلاس میں ایک ضروری کال کرنی ہے مجھے پھر آتا ہوں۔

Really?

بینی نے ایسے سوال کیا جیسے شک ہو اس کی بات پر۔

ظاہری سی بات ہے۔ جھوٹ بولنے کی عادت نہی ہے مجھے تم اچھی طرح جانتی ہو۔

Hmmm...okaa!!

کندھے اچکاتی ہوئی آگے بڑھ گئی اور ہمدان نے اسے جاتے دیکھ فوراً رملہ کا نمبر ڈائل کیا۔

رملہ ڈرائیونگ میں مصروف تھی اس لیے کال اٹینڈ نہی کر سکی۔

EveryThingisfine?

جب رملہ نے کال اٹینڈ نہی کی تو ہمدان ایک میسج کرتے ہوئے فون پاکٹ میں رکھتے ہوئے کلاس کی طرف بڑھ گیا۔

رملہ پریشان سی ہاسپٹل پہنچی اور ایمرجنسی کی طرف بڑھی۔۔۔ مطلوبہ کمرے میں پہنچی اور ماں کو دیکھ کر آنسو بہاتی ہوئی ان سے لپٹ گئی۔

انہوں نے مسکراتے ہوئے رملہ کے سر پہ ہاتھ رکھا۔ فکر نہی کرو بلکل ٹھیک ہوں میں۔۔۔اتنی کمزور نہی تمہاری ماں جو ایک ہارٹ اٹیک سے مر جائے گی۔

مجھے کسی نے بتایا کیوں نہی اماں؟

آپ نے کیوں منع کیا تھا سب کو بتانے سے؟

اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میرا کیا بنتا، میری زندگی کا ایک واحد سہارا آپ ہی تو ہیں۔

تم پریشان نہ ہو جاو اسی لیے منع کیا تھا میں نے سب کو لیکن اب میں بلکل ٹھیک ہوں آپریشن ہو گیا تھا دو دن پہلے اب پریشانی والی کوئی بات نہی ہے۔

پریشانی والی بات کیوں نہی اماں؟

آپ نے میری جان نکال کر رکھ دی ہے اور کہہ رہی ہیں کہ پریشانی والی کوئی بات نہی ہے۔

آپ نے بہت پرایا سمجا مجھے۔۔۔میں بھی سمجھ نہی پا رہی تھی کہ میرا دل کیوں اداس ہے آجکل مگر یہ تو سوچا ہی نہی تھا کہ میری اماں ہاسپٹل میں ہیں۔

پرایا نہی سمجھا تمہیں۔۔۔تم پریشان ہو کر رونے بیٹھ جاتی اور پڑھائی کا جو حرج ہوتا وہ الگ۔

پریشان تو میں اب بھی ہوں اماں اور پڑھائی کا حرج تو اب بھی ہو گا کیونکہ جب تک آپ بلکل ٹھیک نہی ہو جاتیں میں یہاں سے نہی جاوں گی۔

اچھا۔۔۔کیسے نہی جاوگی میں بھی دیکھتی ہوں تمہیں۔۔۔اب میں بلکل ٹھیک ہوں اور ایک دو دن تک گھر چلی جاوں گی تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہی ہے۔

بس اماں بہت کر لی آپ نے اپنی من مانیاں۔۔۔اب آپ کی ایک بات نہی سنوں گی میں۔

پہلے کونسی سنتی ہو جواب سنوگی۔کچھ دیر بیٹھو یہاں اور پھر واپس جاو۔

تمہاری پڑھائی کا حرج بلکل برداشت نہی کر سکتی میں۔۔۔اگر مجھے پریشان کرنا چاہتی ہو تو پھر چاہو تو بیٹھی رہنا۔

میری حالت تمہارے سامنے ہی اب اگر پھر بھی مجھے پریشان کرنا چاہتی ہو تو کیا کہہ سکتی ہوں میں۔

اچھا اچھا۔۔۔آپ پریشان مت کریں خود کو چلی جاوں گی تھوڑی دیر تک واپس لیکن آپ سے ناراض ہوں میں بہت زیادہ۔

حق بنتا ہے تمہارا۔۔۔وہ رملہ کے گال تھتپاتی ہوئیں مسکرادیں۔

رملہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ اس کا فون بجنا شروع ہو گیا۔

بیگ سے فون نکال کر دیکھا تو ہمدان کی کال تھی۔رملہ نے ماں کی طرف دیکھا اور کال کاٹ دی۔

کیا ہوا کس کا فون ہے؟

ماں کے سوال پر رملہ گھبرا گئی۔کچھ نہی اماں ایک دوست کا فون ہے۔میں اچانک آ گئی یونیورسٹی سے تو شاید پریشان ہو گئی۔

تو بات کر لو اس سے۔۔۔ایسے تو اس کی پریشانی اور بڑھ جائے گی۔

جی اماں۔۔۔میں بات کر کے آتی ہوں۔بہانہ بناتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی اور ہمدان کا نمبر ڈائل کیا۔

پہلی بیل پر ہی ہمدان نے کال پِک کر لی۔

اسلام و علیکم۔۔۔کیسی ہیں آپ؟

اتنی ایمرجنسی میں کہاں چلی گئیں صبح صبح؟

اگر کوئی مسئلہ تو مجھے بتا دیتی۔۔۔کیا ہوا جواب کیوں نہی دے رہی سب خیریت؟

ہمدان کے اتنے سوالات پر رملہ مسکرا دی۔آپ مجھے بولنے کا موقع دیں گے تو کچھ بولوں گی

ناں میں۔

ہمم۔۔۔شاید میں کچھ زیادہ ہی بول گیا۔اچھا آپ بتائیں۔

جی۔۔۔میں ہاسپٹل آئی ہوں کیونکہ اماں ہاسپٹل میں ہیں۔چار دن پہلے ان کو ہارٹ اٹیک آیا

تھا لیکن مجھے کسی نے بتایا ہی نہی تاکہ میں پریشان نہ ہو جاوں۔

اوہ۔۔۔اب کیسی طبیعت ہے ان کی؟

الحمدللہ اب بلکل ٹھیک ہیں۔سرجری ہوئی ہے۔کچھ دن اور رہیں گی یہاں پھر واپس گھر چلی

جائیں گی۔

ہمم۔۔۔اوکے۔اللہ پاک آپ کی والدہ کو صحت دے آمین۔۔۔ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ

سامنے والی کرسی پر نصیر بیٹھتا نظر آئے۔

اس نے بیگ ہمدان کے سامنے رکھا اور ویٹر کو ناشتے کا آرڈر دیتے ہوئے مسکرا کر ہمدان

کی طرف دیکھا۔

میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔ہمدان نے کال کاٹ کر فون ٹیبل پر رکھ دیا اور

حیرت سے نصیر کو دیکھا۔

?WhatsWrongwithyou۔..ExcuseMe

کسی اور میز پر جا کر بیٹھ جاو یہاں بیٹھنے کا مقصد؟

بدلے میں نصیر مسکرا دیا۔ مقصد تو کوئی نہی ہے۔ آپ کریں مس رملہ سے بات آپ نے فون بند کیوں کر دیا؟

کیا بکواس ہے یہ؟

ہمدان غصے سے اٹھ کھڑا ہوا ہے رملہ کے نام پر۔

....CoolDownBro

اتنا ہائپر کیوں ہو رہے ہو صبح صبح؟

ناشتہ کرنے آئے ہو تو سکون سے ناشتہ کرو۔ ایک دن میرے ساتھ ناشتہ کر لو گے تو کیا ہو جائے گا؟

ویسے ہی ہم دونوں کی منزل ایک ہی ہے تو کیوں ناں اکٹھے سفر کریں؟

بے باقی سے آنکھ دباتے ہوئے ہمدان کو غصے سے تپا گیا۔

منع کیا تھا تمہیں پہلے بھی ایسی فضول حرکت دوبارہ مت کرنا لیکن لگتا ہے تم پیار سے نہی سمجھو گے۔

پرابلم کیا ہے تمہاری؟

کیوں تم بار بار رملہ کا ذکر کرتے ہو؟

وہ اس لیے کہ آپ اس کا پیچھا نہی چھوڑ رہے۔۔۔ بار بار اس کے اور میرے درمیان آ جاتے ہیں۔

What?

ہمدان کو حیرت بھی ہوئی اس کی بات پر اور ہنسی بھی آئی۔ سر تھامتے ہوئے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا؟

اپنی عمر دیکھو اور اپنی حرکتیں دیکھو۔۔۔ شرم آنی چاہیے ایسی بات کرتے ہوئے تمہیں۔

آپ کو تو شرم نہی آ رہی تو پھر میں کیوں کھاوں شرم؟

آپ کیوں اس کا پیچھا کرتے ہیں؟

جہاں جہاں وہ جاتی ہے آپ وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ کبھی اس کو ہاسٹل ڈراپ کرتے ہیں اور کبھی میرا پیچھا کرتے ہوئے اسے فالو کرتے ہیں اور اب اس کی غیر حاضری پر اس کے لیے فکر مند ہو رہے ہیں۔

یہ سب اتفاق تو نہی ہو سکتا ناں؟

کچھ تو ہے آپ کے اور اس کے درمیان۔۔۔تب ہی تو اس سے فون پر بات کر رہے تھے۔

میں اس سے فون پر بات کروں یا نا کروں تم ہوتے کون ہو پوچھنے والے؟

کچھ زیادہ ہی زبان چل رہی ہے تمہاری۔۔۔اپنے کام سے کام رکھو یہی بہتر ہو گا تمہارے لیے ورنہ انجام برا ہو گا۔آخری بار سمجھا رہا ہوں۔

ہمدان غصے میں وہاں سے چلا گیا اور نصیر کے ہونٹوں پر فاتخانہ مسکراہٹ پھیل گئی کیونکہ پیچھے والی کرسی پر بینی بیٹھی تھی تو ہمدان کی ساری باتیں سن چکی تھی۔

اٹھ کر ہمدان کی کرسی پر بیٹھ گئی اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو تم کہ یہ اسی لڑکی سے بات کر رہا تھا؟

بتا دوں گا تھوڑا صبر رکھیں۔۔۔آپ یہ بتائیں آپ تو کلاس میں تھیں یہاں کیسے آئیں؟

بہت شک کرتی ہیں آپ اپنے فیوچر ہسبینڈ پر اور آپ کا شک درست ثابت ہونے والا ہے دل پر ہاتھ رکھ لیں زرا۔

زیادہ باتیں مت گھماو جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔۔۔بینش کا غصہ سے برا حال ہو رہا تھا۔

بتا دوں گا بتا دوں تھوڑا صبر رکھیں مس بینش۔اتنی بھی کیا جلدی ہے؟

صرف بتاوں گا نہی بلکہ دکھاوں گا بھی لیکن یہاں نہی۔۔۔کسی ریسٹورنٹ یا پارک میں یونیورسٹی کے بعد ملتے ہیں۔

یونیورسٹی کے بعد نہی ابھی بتاو مجھے سب جو کچھ تم جانتے ہو۔اتنا انتظار نہی کر سکتی میں۔

سوری۔۔۔یہاں کچھ نہی بتا سکتا میں آپ کو۔۔۔دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔اگر آپ کو جاننا ہے تو ریسٹورنٹ میں ملیں مجھ سے۔

اوکے۔۔۔کونسے ریسٹورنٹ میں ملنا ہے؟

آپ اپنا کانٹیکٹ نمبر مجھے دیں میں خود انفارم کر دوں گا آپ کا۔

اوکے۔۔۔بینش نے جلدی سے بیگ سے پین نکال کر نوٹ بک کے پیج پر نمبر لکھ کر نصیر کے سامنے رکھ دیا۔

جلدی کانٹیکٹ کرنا۔۔۔میں انتظار کر رہی ہوں۔

YaahSure

آپ جائیں اس سے پہلے کہ آپ کے فیانسی واپس آئیں اور آپ کے لیے کوئی سین کری ایٹ ہو۔

اوکے۔۔۔بینش پریشان سی وہاں سے چل دی اور نصیر سینڈوچ والی پلیٹ اپنے سامنے رکھتے ہوئے اسے جاتے دیکھا مسکرا دیا۔

اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔ ملک ہمدان اور مس رملہ تیار ہو جاؤ تم دونوں اپنی بربادی کے لیے۔

بینش کلاس میں آئی اور ہمدان کو غصے سے گھورتی ہوئی اپنی سیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

اسے کیا ہو گیا اب؟

ہمدان کندھے اچکاتے ہوئے لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گیا۔

میرا بس چلے تو ابھی اس لڑکی کا گلہ دبا دوں۔۔۔ بینش دانت پیستی ہوئی غصے سے بولی۔ اس کا بس نہی چل رہا تھا ورنہ ابھی نصیر سے ساری باتیں پوچھ کر چھوڑتی۔

یونیورسٹی سے ہاسٹل واپس آئی تو آخر کار ایک انجان نمبر سے کال آئی۔

ہیلو۔۔۔ اس نے جلدی سے کال پک کی جیسے کٹ جانے کا ڈر ہو۔

Hello...MySelfNaseer

کچھ دیر پہلے ملاقات ہوئی تھی ناں ہماری یونیورسٹی میں۔۔۔ اسی سلسلے میں کال کی ہے۔

جی جی۔۔۔ میں تمہاری کال کا ہی انتظار کر رہی تھی۔ اب بتاؤ مجھے کیا بات ہے؟

فون پر بھی بتا سکتے ہو ویسے۔۔۔ میرا ریسٹورنٹ آنا ضروری تو نہی ہے میرے خیال سے۔

سہی کہا آپ نے۔۔۔آپ کا آنا ضروری نہی ہے کیونکہ اگر آپ میری باتوں پر یقین کر بھی لیں تو آپ کے فیانسی کسی نہ کسی طرح بچ ہی جائیں گے۔

وہ خود بھی بچا لیں گے اور رملہ کو بھی۔۔۔میں نے کچھ سوچا ہے کیوں ناں ان دونوں کو رنگے ہاتھوں پکڑا جائے۔

اس طرح تو وہ آپ سے جھوٹ بول کر کسی نہ کسی بہانے سے بچ جائیں گے اور نقصان ہم دونوں کا ہو گا۔

کیوں ناں ایک اچھا سا پلان بنایا جائے؟

مجھے تماری پلاننگ میں کوئی دلچسپی نہی ہے مسٹر نصیر۔۔۔جو بھی نام ہے تمہارا مجھے بس یہ بتاو ہمدان اور اس مڈل کلاس لڑکی کے درمیان کیا چل رہا ہے؟

ان دونوں کے درمیان کیا چل رہا ہے یہ تو میں بھی نہی جانتا ٹھیک سے لیکن۔۔۔کچھ تو ہے ان دونوں کے درمیان اور یہی جاننے کی کوشش کر رہا ہوں۔

ویسے ایک بات جو میں نے پچھلے کچھ دنوں سے محسوس کی۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ ہمدان صاحب کو بہت فکر ہے رملہ کی۔

تب ہی تو اس کے پیچھے کہی بھی پہنچ جاتے ہیں۔ پھر چاہے وہ کینٹین ہو یا میرے کزن کی انگیجمنٹ پارٹی۔

انگیجمنٹ پارٹی۔۔۔؟

کیا مطلب میں کچھ سمجھی نہی۔۔۔صاف کیوں نہی بتا رہے ہے؟

سب کچھ صاف ہے آپ کے سامنے مس بس آپ کو آنکھیں کھول کر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ وہ لڑکی کوئی عام لڑکی نہی ہے بلکہ ایک کوٹھے والی ہے۔

?YouKnowwhatimean

میں بتاتا ہوں۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ وہ ایک طوائف ہے۔ جو مردوں کا دل بہلانے کے لیے ناچتی ہے اور پھر کسی مالدار مرد کے ساتھ کسی کمرے میں تنہا رات گزار دیتی ہے۔

...YoumeanCallGirl

بینیش حیرت زدہ سی منہ پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔

جی جی وہی۔۔۔ کچھ گہرا رشتہ لگتا ہے ہمدان صاحب اور اس کے درمیان۔

نہی۔۔۔ وہ لڑکی ایسی لگتی نہی بہت سیدھی سادھی سی ہے۔ چاہے وہ بدتمیز ہے لیکن ایسی نہی ہو سکتی وہ۔۔۔ بینیش حیران تھی نصیر کے انشاف پر اور اس کا دل اس بات کو ماننے کو تیار ہی نہی تھا۔

چاہے وہ لاکھ نفرت کر لے رملہ سے مگر اس کے بارے میں ایسا خیال سوچ بھی نہ سکی۔

وہ آپ کو لگتا ہے لیکن حقیقت اس کے بر عکس ہے۔ کسی کے چہرے پر تھوڑی لکھا ہوتا ہے کہ کون کیسا ہے اور کیسا نہی۔

آپ بھی دھوکا کھا گئی اس کی معصومیت پر بلکل اپنے فیوچر ہسبینڈ کی طرح۔۔۔ وہ بھی اس کی معصومیت میں اس قدر کھو چکے ہیں کہ اب واپسی کا کوئی راستہ نہی دکھائی دے رہا ان کو۔

کیوں ناں ہم تھوڑی مدد کر دیں ان کی۔۔۔ ان کی مشکل آسان کر دیتے ہیں۔ آپ ملیں ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔

تسلی سے سمجھاتا ہوں آپ کو۔۔۔ اس طرح فون پر آپ میری بات نہی سمجھ سکیں گی۔

مجھے کوئی ضرورت نہی ہے تم سے ملنے کی۔۔۔ تم اپنی فلاسفی اپنے پاس رکھو اور خبردار آئیندہ مجھے کال مت کرنا۔

کسی کے بارے میں کچھ بھی بول دو گے بنا تحقیق کے۔۔۔ فضول انسان۔

بینش نے غصے سے کال کاٹ دی اور نصیر کو اپنی بازی پلٹتی ہوئی دیکھ کر بہت غصہ آیا مگر غصے میں بھی مسکرا دیا۔

DontWorryMissBeenish

آپ بہت جلد یقین کریں گی میرا۔۔۔ پوری تیاری ہے میری اپنے دشمنوں کا نام اول صفحہ پر چھپوانے کی۔

دو دن بعد۔۔۔

چھٹی کا ٹائم تھا رملہ کلاس سے باہر نکلنے ہی والی تھی کہ نصیر دروازے میں مل گیا۔ تم یہاں ہو؟

مس ثمن تمہیں اوپر بلا رہی تھیں کچھ بکس چاہیے تھی انہیں۔۔۔ جاو جا کر نکال دو انہیں۔

مجھے۔۔۔؟

رملہ کو تھوڑی حیرت ہوئی نصیر کی بات پر۔ کب ملی مس ثمن تمہیں؟

مجھ سے تو ایسی کوئی بات نہی کی انہوں نے۔ کچھ دیر پہلے ہی تو گئی ہیں وہ کلاس سے۔

تم کلاس سے باہر نہی نکلی اس میں میرا کیا قصور؟

میری تو عادت ہے آوارہ گردی کی جانتی ہو تم۔۔۔ یہاں سے گزر کر گئی ابھی ابھی وہ سیڑھیوں کی طرف اور مجھ سے کہہ دیا کہ تمہیں پیغام دے دوں۔

میں نے ان کا پیغام تم تک پہنچا کر اپنا فرض پورا کر دیا ہے باقی جیسے تمہاری مرضی۔

اچھا رکو!

اس سے پہلے کہ نصیر آگے بڑھتا رملہ نے مجبوراً اسے رکنے کو کہا۔

کہاں جانا ہے مجھے؟

اوپر لائبریری کے ساتھ جو روم ہے وہاں۔۔۔ میں چلتا ہوں مجھے بہت کام ہیں باقی تم جانو اور تمہارا کام جانے۔

ہونہہ۔۔۔ بد تمیز۔۔۔ رملہ آگے بڑھی ہی تھی کہ نصیر نے اسے آواز دی۔

ایک منٹ۔۔۔ بات سننا زرا، کیا مجھے تمہارا فون مل سکتا ہے ایک ایمرجنسی کال کرنی ہے؟

سوری۔۔۔ میں اپنا فون کسی کو نہی دے سکتی۔

پلیز۔۔۔ واقعی ایمرجنسی ہے میرے تایا جی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے ڈیڈ کی کال آ رہی تھی لیکن میرا فون بند ہے۔

اگر تم چاہو تو میں کال کر کے ہاسپٹل کا ایڈریس پوچھ سکتا ہوں۔

او کے۔۔۔ رملہ نے بے بسی سے اپنا فون اس کی طرف بڑھا دیا۔

تم چلو میں کال کر کے فون یہی پہنچا دوں گا۔ میم ناراض نہ ہو جائیں تم سے۔

ٹھیک ہے۔۔۔ بے بسی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی اور مطلوبہ کمرے میں پہنچی تو حیرت کی انتہا نہ رہی۔۔۔ سامنے ہمدان کھڑا تھا۔

آپ یہاں۔۔۔ کیا آپ کو بھی میم نے بلایا ہے؟

رملہ حیرت زدہ سی بولی۔

جتنی حیران وہ تھی اتنا ہی حیران ہمدان بھی تھا۔ جی مجھے بھی مس ثمن نے بلایا ہے لیکن سمجھ نہی آ رہی انہوں نے یہاں کیوں بلایا ہے۔ اس کمرے میں تو کوئی آتا جاتا ہی نہی ہے۔

ہمدان ابھی بول ہی رہا تھا کہ دروازہ بند ہوتے ہی کمرے میں اندھیرا چھا گیا۔

دونوں دروازے کی طرف بھاگے۔

یہ کیا۔۔۔دروازہ کس نے بند کر دیا؟

رملہ کا تو جیسے سانس ہی گلے میں میں اٹک گیا۔

اس کمرے میں کوئی کھڑکی بھی نہی تھی اور نہ ہی کوئی روشن دان۔۔۔یہاں پر فالتو کرسیاں اور کچھ فالتو سامان پڑا ہوا تھا اسی لیے یہاں کوئی آتا جاتا نہی تھا سوائے سوئپر کے۔ وہ بھی کبھی کبھار چکر لگاتا۔

آپ فون کی ٹارچ آن کر لیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔

ہاں میں کرتا ہوں ابھی۔۔۔ہمدان نے پاکٹ میں ہاتھ مارا لیکن اس کا فون تو اس کے پاس تھا ہی نہی۔

اوہ شٹ۔۔۔میرا فون تو کسی کے پاس ہے آپ اپنا فون نکال لیں۔

میرا فون تو نصیر کے پاس۔۔۔نصیر کے پاس ہے میرا فون۔۔۔اس نے کہا کہ اس کے تایا جی ہاسپٹل میں ہے ایمرجنسی کال کرنی ہے۔ اسے پتہ ہے میں یہاں آئی ہوں۔

آپ فکر نہی کریں وہ میرا فون واپس کرنے آتا ہی ہو گا۔

????What

اس نے مجھ سے بھی یہی کہا اور میرا فون لے گیا۔ اس کا مطلب۔۔۔ اوہ شٹ۔۔۔ یہ اس کی چال تھی ہم دونوں کو یہاں بند کرنے کی۔

وہ آپ کا فون بھی لے گیا اور میرا بھی تا کہ ہم کسی سے کانٹیکٹ بھی نہ کر سکیں۔

نہی نہی۔۔۔ یہ نہی ہو سکتا۔۔۔ اتنا بے وقوف کیسے ہو سکتا ہوں میں۔

ہمدان کو رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا۔

اسے بے بس دیکھ کر رملہ بھی رونا شروع ہو گئ اور دروازے سے ٹیک لگائے فرش پر بیٹھ گئ۔

میں سوچ بھی نہی سکتی تھی نصیر ایسا کرے گا۔

وہ مجھے کچھ دنوں سے بہت تنگ کر رہا تھا آپ کے حوالے سے کہ میں نے آپ سے دوستی کر لی وغیرہ وغیرہ۔

مجھے نہی پتہ تھا اس بات کا بدلہ وہ ایسے لے گا ہم سے۔۔۔ سوچا تھا آپ کو بتا دوں لیکن بینی کے ڈر سے بتا ہی نہی سکی کہ آپ کے لیے کوئی مسئلہ نہ بن جائے۔

مجھے بھی کچھ دن پہلے کینٹین میں یہی کچھ بول رہا تھا۔ میں نے سمجھایا تھا اسے لیکن اس نے یہ اچھا نہی کیا۔۔۔ اس کا انجام اس کے لیے بہت خطرناک ثابت ہونے والا ہے دیکھ لینا آپ۔

ایک بار یہاں سے باہر نکل جاوں میں پھر دیکھنا آپ میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں۔۔۔ مجھے لگا اسے واقعی ایمرجنسی ہے۔

میں نے بنا سوچے سمجھے اپنا فون اسے دے دیا وہ بھی لاک اوپن کر کے اور جلدی سے اوپر آ گیا کہ میم ناراض نہ ہو جائیں۔ میم ثمن کے غصے سے تو ہم سب واقف ہیں بس اسی بات کا فائدہ اٹھایا ہے نصیر نے۔

پلیز آپ یہاں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نکالیں ورنہ میرا سانس بند جائے گا۔

پلیز کوئی دروازہ کھولو۔۔۔ رملہ نے زور زور سے دروازہ بجانا شروع کر دیا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ تھک ہار کر پھر سے آنسو بہانا شروع ہو گئی۔

کوئی فائدہ نہی ہے یہاں سے کوئی ہماری آواز نہی سنے گا اور نہ ہی کوئی یہاں آئے گا۔

جس نے دروازہ بند کیا ہے وہی دروازہ کھولے گا۔ انتظار کے علاوہ کچھ نہی کر سکتے ہم لوگ۔ ہمدان بھی بے بسی سے رملہ کے پاس فرش پر بیٹھ گیا۔

آپ سنبھالیں خود کو رونے کا کوئی فائدہ نہی ہے۔ خوامخواہ خود کو نڈھال مت کریں۔

"میں ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔ میرے ہوتے ہوئے آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہی ہے۔"

آپ ساتھ ہیں اسی بات کا تو ڈر ہے۔ وہ میری عزت اچھالنا چاہتا ہے سب کے سامنے۔۔۔ جب یہ دروازہ کھلے گا وہ اکیلا نہی ہو گا بلکہ سب کو ساتھ لائے گا ہماری بے بسی کا تماشہ دکھانے کے لیے۔

میرا تو سوچ سوچ کر ہی دل بیٹھا جا رہا ہے کہ اگر یہ بات اماں تک پہنچ گئی تو ان کی کتنی دل آزاری ہو گی۔۔۔ انہوں نے اس گندگی کے ڈھیر سے بچنے کے لیے مجھے یہاں بھیجا تھا لیکن پھر بھی میرے کردار پر داغ لگ گیا تو میں ان کو کیا منہ دکھاوں گی؟

ایسا کچھ نہی ہو گا۔۔۔ میں سب سنبھال لوں گا۔ آپ کچھ زیادہ ہی غلط سوچ رہی ہیں اپنے لیے۔

آپ مرد ہیں کہہ سکتے ہیں لیکن میں عورت ہونے کے ناطے اس کا نتیجہ اخذ کر چکی ہوں۔

اتنی جلدی ہار کیسے مان سکتی ہیں آپ؟

ابھی بھی وقت ہے ہمارے پاس۔۔۔ کچھ ہو سکتا ہے ابھی بھی۔ شاید کوئی اوپر آ جائے اور دروازہ کھول دے۔ امید ہمیشہ اچھی رکھنی چاہیے۔

کوئی نہی آئے گا یہاں۔۔۔ابھی سورج کی روشنی سے جو ہلکی روشنی ہے کمرے میں کچھ دیر تک یہ بھی اندھیرے میں بدل جائے گی اور پھر ایک گہری کالی رات آئے گی جو میری زندگی میں اندھیرا کر دے گا۔

ایسا کچھ نہی ہو گا دیکھیں میری طرف۔۔۔اس کا چہرہ دونوں ہاتھ میں تھامے ہمدان اس کی طرف پلٹا۔

میں ایسا کچھ نہی ہونے دوں گا۔۔۔آپ کی عزت پر کوئی آنچ نہی آنے دوں گا میں ، مجھ پر بھروسہ رکھیں۔

رملہ بس نظریں جھکائے آنسو بہاتی رہی اور کچھ نہی بولی۔اس کے آنسو ہمدان کے ہاتھوں میں جزب ہوتے رہے۔

ہمدان نے اس کا چہرہ چھوڑ کر منہ دوسری طرف موڑتے ہوئے آنکھیں بند کرتے ہوئے گہری سانس لی۔

رونے سے اگر سارے مسئلے حل ہو جاتے تو آج نور میرے پاس ہوتی۔۔۔آپ کے چہرے میں آج مجھے نور کا چہرہ نظر آ رہا ہے۔

ایسے لگ رہا ہے جیسے وہ میرے پاس بیٹھی آنسو بہا رہی ہو۔۔۔دل ہی دل میں سوچنے لگا مگر رملہ کے سامنے کچھ نہی بولا۔

عصر کی اذان ہوئی اور پھر مغرب کی۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے عشا کی اذان ہو گئی لیکن دروازہ نہی کھلا۔

رملہ نے رو رو کر خود کو نڈھال کر لیا اور رہمدان بے بسی سے کمرے میں ٹہلتا رہا۔اس کے بعد دوبارہ رملہ کو ہاتھ لگانے کی ہمت نہی کر پایا۔

بھوک سے برا حال ہے۔۔۔صبح ناشتہ کیا تھا اور اب رات ہو رہی ہے۔

میرا پریشانی سے برا حال ہو رہا ہے اور آپ کو کھانے کی پڑی ہے؟

ہمدان کی بات پر رملہ تپ گئی۔

بدلے میں وہ مسکرا دیا۔ظاہری سی بات ہے رونے سے پیٹ تو نہی بھرے گا ناں۔۔۔کب سے ہم پریشانی والی باتیں کر رہے ہیں لیکن بھوک بھی لگی ہے اس کا ذکر تو کیا نہی ہم نے حالانکہ بھوک تو آپ کو بھی لگی ہے۔

بھوک تو لگی ہے لیکن کیا کروں؟

اب یہاں پر فوڈ پانڈا کا رائڈر تو آنے سے رہا۔۔۔کوئی فرشتہ ہی آ جائے یہ دعا کریں۔

فرشتہ کھانا پہنچانے تو نہی آ سکتا لیکن اگر آپ اسی طرح روتی رہی ہو تو آپ کی جان لینے ضرور آ جائے گا۔

یہاں آ کر بیٹھ جائیں ایک بینچ کچھ بہتر ہے یہاں۔ اس طرح دروازے میں بیٹھ کر رونا اچھی بات نہی ہے۔

مجھے نہی آنا۔۔۔ آپ بیٹھے رہیں وہاں۔۔۔ رونا یہاں بھی ہے اور وہاں بھی۔

ہمدان اندھیرے میں ٹوٹے پھوٹے سامان سے ٹکراتے ٹکراتے اس تک پہنچا اور زبردستی بازو کھینچتے ہوئے بینچ تک لے آیا۔

پلیز یہاں بیٹھ کر رو لیں جتنا رونا ہے لیکن ایک بات میں آپ کو بتا دوں رونے سے مسئلہ حل نہی ہونے والا۔

رملہ بے بسی سے بینچ پر سر گرائے بیٹھ گئی۔ ہمدان بھی اس کے ساتھ کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔

صبح ہمدان کی آنکھ کھلی تو رملہ اس کی ٹانگ پر سر رکھے لیٹی ہوئی تھی اور ہمدان کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں مظبوطی سے تھام رکھا تھا۔

ہمدان کا دوسرا ہاتھ رملہ کے بالوں پر تھا۔ یہ سب دیکھ کر ہمدان چونک گیا اور اٹھنے کی کوشش کی مگر رملہ اپنی جگہ سے زرا نا ہلی۔

پتہ ہی نہی چلا کب دونوں کی آنکھ لگ گئی۔ سورج کی کرنیں کمرے میں داخل ہو رہی تھیں۔

ہمدان چونک گیا کیونکہ دروازہ کھل چکا تھا اور سامنے بینی اور نصیر کے ساتھ بہت سارے اسٹوڈنٹس کمرے میں داخل ہو چکے تھے۔

- - - - - - - - - - - - - - - - -

بینی دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے دونوں کو دیکھ کر دھنگ رہ گئ اور غصے سے آگے بڑھی۔ رملہ کو بالوں سے کھینچتے ہوئے اپنے سامنے کھڑا کیا اوراس کے چہرے پر تھپڑ برساتی چلی گئی۔

ہمدان تیزی سے آگے بڑھا اور رملہ کے سامنے ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا۔

رملہ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچے اس کے پیچھے چھپ کر کھڑی ہو گئ۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ وہ سمجھ ہی نہی سکی کیا ہو رہا ہے۔

بینی جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہی ہے۔ ہمدان بے بس سا بولا لیکن وہ بار بار رملہ پر جھپٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔

تم پوری رات اس کے ساتھ تھے۔۔۔اس کا سر تمہاری گود میں تھا اور تمہارا ہاتھ اس کے بالوں میں اور ابھی بھی تم کہہ رہے ہو کہ ایسا کچھ نہی ہے؟

ShameonyouHamdan....

مجھے تم سے یہ امید بلکل نہی تھی۔ اس لڑکی کو تو میں زندہ نہی چھوڑوں گی۔

وہ پھر سے رملہ کی طرف بڑھی لیکن ہمدان اس کے سامنے سے ہٹا ہی نہی۔

جب بینش رملہ تک نہ پہنچ سکی تو ہمدان کو تھپڑ مارنا شروع ہو گئی۔

کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا ہمدان۔۔۔؟

اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچتی ہوئی اسے اپنی طرف کھینچتی ہوئی چلائی۔

BeeniListentome...

ہمدان نے اسے سمجھانا چاہا لیکن بدلے میں وہ چلائی۔

نہی سننی مجھے تمہاری کوئی بھی بات۔۔۔سننے کو کچھ باقی رہا ہی نہی۔ تم نے بہت بڑا دھوکا دیا ہے مجھے ہمدان۔۔۔ بہت پچھتانا پڑے گا تمہیں یاد رکھنا۔

اس لڑکی کی موت میرے ہاتھوں طے ہے۔ تم جتنا مرضی بچا لو اس کو لیکن یہ میرے ہاتھ سے نہی بچ پائے گی۔

وہ پھر سے رملہ کی طرف بڑھی لیکن ناکام واپس پلٹنے پر ٹوٹی پھوٹی چئیر زاٹھا کر دیوار میں مارنا شروع کر دی۔

بینی میری بات سنو!

ہمدان غصے سے چلایا مگر بینش پر کچھ اثر نہی پڑا۔

کیسی گزری آپ دونوں کی رات۔۔۔؟

میں نے بلکل ویسا ہی کیا جیسا آپ دونوں نے کہا تھا۔ آپ دونوں کے فون میرے پاس سیو تھے۔ مجھے لگا آپ لوگ خود ہی نیچے آجاو گے لیکن آپ دونوں نے بہت آگے کا سوچ رکھا تھا۔

سویپر کو پیسے دے کر اس سے باہر سے کنڈی ہی لگا لی۔۔۔ واوووو۔

HowCleveryouare

نصیر کی آواز پر ہمدان غصے سے اس کی طرف پلٹا اور غصے سے اس کے چہرے پر تھپڑ اور گھونسے برساتا چلا گیا۔

سے جان سے مار دیتا شاید آج لیکن سب لڑکوں سے آگے بڑھ کر دونوں کو الگ کر دیا۔

اس سے پہلے کہ ہمدان خود کو چھڑاتے ہوئے آگے بڑھتا رملہ کے چیخنے پر تیزی سے اس کی طرف پلٹا۔ وہ اپنا سر تھامے فرش پر بیٹھ رہی تھی۔

بینی نے اس کے سر میں کوئی چیز بھاری چیز ماری تھی اور پھر سے مارنے کے لیے اس کی طرف بڑھ رہی تھی لیکن ہمدان سامنے آگیا اور لکڑی کا ٹوٹا ہوا بینچ کا حصہ اس کی کمر میں لگ گیا۔

رملہ کے سر سے خون بہہ کر اس کے چہرے پر پھیل رہا تھا اور اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔

یہ کیا کیا تم نے بینی؟

ہمدان غصے سے چلایا اور بینی کو زور سے دھکا دے کر اسے خود سے دور دھکیلا۔

وہ دیوار سے جا ٹکرائی۔

رملہ آنکھیں کھولیں پلیز۔۔۔ ہمدان رملہ کے گال تھپتھپاتا رہا مگر رملہ خون سے لتھ پت آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتی ہوئی زمین بوس ہو چکی تھی۔

اسے گرتے دیکھ کر ہمدان کا اپنا وجود سرد پڑنے لگا۔

بامشکل اسے بازووں میں اٹھائے نیچے کی طرف دوڑ لگا دی۔

ایک لڑکا ان دونوں کے بیگز اور فون اٹھائے ان کے پیچھے پیچھے دوڑا۔

بینیش نے بھی ہمدان کے پیچھے دوڑ لگا دی لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ گاڑی لے کر وہاں سے جا چکا تھا۔

رملہ کے سر سے خون بہتا چلا جا رہا تھا۔ ہمدان بیک مرر سے اسے دیکھتے ہوئے گاڑی بھگاتا جا رہا ہے۔

ایمرجنسی میں ہاسپٹل پہنچا اور اسے اسٹریچر پر لٹائے ایمرجنسی کی طرف بڑھا۔

سر آپ چھوڑ دیں ہم دیکھ لیں گے۔۔۔ ہوا کیا ہے انہیں؟

سیڑھیوں سے گری ہے۔۔۔ ہمدان کو اس وقت یہی بہتر لگا۔

نرس نے اسے باہر رکنے کو بولا اور اسٹریچر گھسیٹتی ہوئی لے گئی۔

ہمدان انٹری کروانے چلا گیا۔ واپس آ کر بے بس سا ٹہلنے لگا۔ یہ سب ٹھیک نہی ہوا ایسا نہی ہونا چاہیے تھا۔

اگر رملہ کو کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہی کر پاوں گا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اس کے چہرے میں نور نظر آ رہی ہے اس کا مطلب یہ تو نہی تھا کہ یہ بھی مجھے چھوڑ کر چلی جائے۔

اگر اسے کچھ ہوا تو میں اس نصیر کا برا حال کر دوں گا اور بینی۔۔۔ اس سے یہ امید بلکل نہی تھی مجھے۔

وہ کیسے کسی کو مار سکتی ہے؟

اتنی بے یقینی اور اتنی نفرت۔۔۔ میں سوچ بھی نہی سکتا تھا کہ یہ اس حد تک گر جائے گی۔

تائی جان کے احسانات اور ماں کے جڑے ہاتھ نہ ہوتے تو میں کبھی ایسی سر پھری لڑکی سے شادی نہ کرتا۔

مجھے تو یہ سمجھ نہی آ رہا کہ اس کے ساتھ زندگی کیسے گزاروں گا میں۔۔۔ پاگل ہو جاوں گا میں۔ مجھے اماں سے بات کرنی ہو گی لیکن فی الحال رملہ کا حوش میں آنا بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ میں کسی کا سوچ بھی نہی سکتا۔

کیا کروں کچھ سمجھ نہی آ رہا۔۔۔ پریشانی میں کاریڈور کے چکر کاٹنے لگا۔

اوہو۔۔۔یہ تو برا آپ کے ساتھ ،میں نے وارن کیا تھا مگر آپ نے میری میری ایک نہی سنی۔۔۔انجام آپ کے سامنے ہے۔

نصیر طنزیہ مسکراتے ہوئے بولا۔

بینش غصے سے اس کی طرف جھپٹی۔۔۔یہ سب تم نے کیا ناں؟

کیوں کیا تم نے ایسا؟

میں کیسے کیسے ہمدان کو لڑکیوں سے دور رکھنے کی کوشش کرتی رہی اور تم نے ڈائریکٹ اسے اس لڑکی کے ساتھ کمرے میں بند کر دیا۔

...Iwillkillyou

تو اس میں غلط کیا تھا؟

یہ پہلی بار تھوڑی ہوا جو وہ رملہ کے ساتھ رات گزار رہا تھا۔۔۔اس سے پہلے بھی دونوں کئی راتیں ساتھ گزار چکے ہیں کوٹھے پر۔

یقین نہی آ رہا تو یہ تصویریں دیکھ لیں جوان کی محبت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

بینی کے سامنے رملہ اور ہمدان کی تصویریں لہرائیں۔۔۔یہ بہت مشکل سے جمع کی تھیں میں نے۔۔۔آو آو تم سب بھی دیکھو اور سب کو دکھاو بہت سارے پرنٹ نکلوائے ہیں میں نے۔

بینی حیرت زدہ سی تصویریں دیکھتی رہ گئی اور سیڑھیوں میں بیٹھ گئی۔

ایسا کیسے کر سکتے ہو تم ہمدان؟

Dontworry

ہم سب ہیں آپ کے ساتھ۔۔۔اس لڑکی کو اس یونیورسٹی میں مزید نہی ٹکنے دیں گے۔نصیر نے بینی کو تسلی دینے کی کوشش کی۔

بدلے میں بینی نے تصویریں اس کے منہ پر ماریں اور وہاں سے چلی گئی۔

چلو بھئی شاباش۔۔۔پوری یونیورسٹی میں پھیلا دو یہ تصویریں،سب کو خبر ہونی چاہیے کہ کیا بے حیائی چل رہی ہے یہاں اور کیسے کیسے لوگ پڑھنے آ رہے ہیں اس یونیورسٹی میں۔

ایسے لوگوں کا داخلہ بند کروانے کے لیے ہمیں ہی قدم اٹھانا پڑے گا۔نصیر سب اسٹوڈنٹس کو تلقین کر رہا تھا اور سب اس کی ہاں میں ہاں ملا رہے تھے۔

لیکن ایک لڑکا افسوس بھرے انداز میں سر نفی میں ہلاتے ہوئے نصیر کی طرف بڑھا۔

مت کروایسا۔۔۔وہ لڑکی طوائف ہے یا نہی یہ بس اللہ جانتا ہے۔تم کون ہوتے ہو اس بات کا فیصلہ کرنے والے؟

اور اگر وہ طوائف ہے بھی تو کیا۔۔۔؟

اس کا اور خدا کا معاملہ ہے۔ہم کون ہوتے ہیں اس کی عزت اچھالنے والے؟

ہم سب کو اس کی ذات پر کیچڑ اچھالنے سے پہلے اپنے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے۔دوسروں میں کیڑے نکالنے کی بجائے ہمیں اپنے اندر کو صاف کرنا چاہیے۔

اوئے۔۔۔تیری خالہ کی بیٹی ہے کیا وہ؟

نہی۔۔۔میری خالہ کی بیٹی تو نہی ہے وہ لیکن کسی کی تو بیٹی ہے ناں۔۔۔تمہیں کس نے حق دیا ہے اس کی عزت اچھالنے کا؟

تم خود کو بہت حاجی سمجھتے ہو؟

اگر اتنے ہی نیک ہوتے تو کسی کے عیب اچھالنے کی بجائے پردہ ڈالتے مگر تم ایک انتہائی گھٹیا انسان ہو۔

تمہیں سمجھانے کا کوئی فائدہ ہی نہی ہے۔لعنت ہے ہے تم پر۔

وہ غصے میں وہاں سے چل دیا اور اسے جاتے دیکھ نصیر نے قہقہ لگایا۔

دفع کرو اس کمینے کو۔۔۔ تم لوگ یہ پرنٹ لے جاو اور پوری یونیورسٹی میں جنگل میں لگی آگ کی طرح پھیلا دو۔

سب کو خبر ملنی چاہییے اس خوبصورت پیار کی کہانی کی۔۔۔ بے باقی سے آنکھ دباتے ہوئے ساری تصویریں اپنے دوستوں کو تھماتے ہوئے وہاں سے چل دیا۔

دوسری طرف بینی کب سے ہمدان کا نمبر ڈائل کر رہی تھی مگر اس کا فون بند آ رہا تھا کیونکہ اس کا فون گاڑی میں تھا۔

کیا ہوا ہے آپ کی پیشنٹ کو اور آپ کا کیا رشتہ ہے ہے ان سے؟

نرس آئی سی یو سے باہر آتے ہی ہمدان سے سوال پر سوال کرتی چلی گئی۔

بتائیں کیا ہوا ہے انہیں آپ چپ کیوں کھڑے ہیں؟

ہمدان پریشان ہو چکا تھا کہ اب ان کو کیا جواب دے۔ سچ بتانے پر بینی کو جیل ہو سکتی ہے۔ ایک طرف فیملی ہے اور دوسری طرف دوستی۔۔۔ برا پھنس چکا ہوں میں۔

آپ نے جھوٹ بولا ہے ہم سے کہ یہ سیڑھیوں سے گری ہیں ہے ناں؟

یہ سیڑھیوں سے نہی گری بلکہ کسی نے مارا ہے ہے ان کو۔۔۔ یہ پولیس کیس ہے۔

آپ سچ بتا دیں ورنہ پولیس خود سچ اگلوائے گی آپ سے۔۔۔کیسے کیسے لوگ ہیں اس دنیا میں, پہلے خود مارتے ہیں اور بعد میں ایکسیڈنٹ کا نام دے دیتے ہیں۔

آپ کا کیا رشتہ ہے ان سے بتاتے کیوں نہی آپ, کچھ پوچھ رہی ہوں میں آپ سے۔۔۔کیا یہ آپ کی بیوی ہے؟

نہی۔۔۔ بیوی کے نام پر ہمدان چونک گیا۔

یہ میری بیوی نہی دوست ہیں۔۔۔ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں ہم۔۔۔ایکچولی کسی بات پر میری کزن کا ان سے جھگڑا ہو گیا تھا اور غصے میں اس نے ان کے سر پر ٹوٹی ہوئی چئیر کا ٹکرا مار دیا۔

اوہ۔۔۔ بہت برا کیا ہے آپ کی کزن نے اس کے ساتھ۔اس سے کہیں کہ جیل جانے کی تیاری پکڑ لے کیونکہ کیونکہ اگر اس لڑکی کو کچھ ہو گیا ناں تو اس کی باقی کی زندگی جیل میں گزرے گی۔

خدا کا کچھ خوف ہی نہی ہے۔

دیکھیں آپ کچھ بھی کریں لیکن انہیں بچا لیں۔۔۔پیسے کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہی ہے۔میں ہر طرح کے اخراجات اٹھانے کے لیے تیار ہوں لیکن انہیں کچھ نہی ہونا چاہیے۔

ہم کیا کر سکتے ہیں بھلا؟

زندگی اور موت تو اللہ کی مرضی ہے۔ بہت گہری چوٹ آئی ہے اسے۔ آپ بس یہ دعا کریں کہ اسے ہوش آجائے، کہی کومہ میں نہ چلی جائے وہ۔۔۔ کیونکہ کومہ میں جانے والے مریض بہت کم بچتے ہیں۔

Excuseme

پولیس کو انفارم کرنا ہے مجھے۔۔۔ آپ اپنی کزن کو بلالیں یہاں اور ہو سکے تو اپنی فیملی اور اس لڑکی کے گھر سے بھی کسی کو بلالیں۔ زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے بیچاری۔

ہمدان کے سر پر دھماکہ کرتی ہوئی نرس تیزی سے آگے بڑھ گئی اور وہ اپنے بے جان وجود کا بوجھ لیے بینچ با مشکل بینچ تک پہنچا اور دونوں ہاتھوں میں سر تھام کر بیٹھ گیا۔

--

ہمدان پریشانی میں سر تھام کر کچھ دیر سوچتا رہا کہ کیا کروں۔۔۔اگر گھر پر کال کی تو ایک نیا ڈرامہ شروع ہو جائے گا وہاں۔

تائی اماں اور امی کے درمیان جنگ چھڑ جائے گی اور سب کو جو پریشانی ہو گی وہ الگ۔

امی تو پہلے ہی شک کرتی ہیں مجھ پر۔۔۔اور اب ان کا شک یقین میں بدل جائے گا۔

کوئی میری بات پر یقین نہی کرے گا۔۔۔اور بینی کا یہاں رہنا بھی خطرے سے خالی نہی ہے۔

پولیس کیس بن گیا مطلب ہر صورت اس کی گرفتاری طے ہے۔

رملہ کے گھر والوں کو بلایا تو بات بڑھ جائے گی۔

کچھ سمجھ نہی آ رہا۔۔۔میں پاگل ہو جاوں گا۔بہت بڑی مشکل میں ڈال دیا اس نصیر نے۔

ایک بار رملہ کو ہوش آ جائے پھر جا کر اس کی طبیعت ایسی سیٹ کروں گا کہ ہمیشہ یاد رکھے گا۔

اگر بینی نے گھر کال کر کے تائی اماں کو سب بتا دیا تو۔۔۔؟

Shittttyarrr

کیسے سمجھاوں گا میں سب کو۔۔۔ بینی کا تو پہلے ہی دماغ خراب ہے۔ اتنا شک کرتی ہے۔ اب تو میرا جینا حرام کردے گی۔

ایک کام کرتا ہوں۔۔۔ تایا ابو کو کال کر کے انہیں سب بتا دیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ سب سنبھال لیں۔

پہلے تایا ابو کو بلاتا ہوں اور پھر رملہ کے گھر والوں کو۔

ہاں یہ سہی رہے گا۔۔۔ گہری سانس لیتے ہوئے پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

گاڑی سے اپنا فون نکال کر تایا ابو کا نمبر ڈائل کیا۔

جی اسلام و علیکم تایا ابو۔

جی آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے بلکہ ایک ایمرجنسی ہے۔ آپ کو آنا پڑے گا لاہور۔

جی جی سب خیریت ہے۔ دراصل خیریت نہی ہے۔

بینی کا جھگڑا ہو گیا تھا ایک لڑکی سے اور اس نے سر پھاڑ دیا ہے اس کا۔۔۔ تھوڑی غلط فہمی ہو گئی تھی اسے۔

اس لڑکی کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔ ہاسپٹل لے کر آیا ہوں میں لیکن ہاسپٹل والے کہہ رہے ہیں کہ یہ پولیس کیس ہے اور بینی کی گرفتاری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

آپ پلیز جتنی جلدی ہو سکے یہاں آجائیں مجھے کچھ سمجھ میں نہی آرہا کہ کیا کروں اور گھر پے کسی کو مت بتائیے گا خوامخواہ پریشان ہو جائیں گے سب۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ میں انتظار کر رہا ہوں آپ کا۔ ہاسپٹل کا ایڈریس بھیج دیتا ہوں آپ کو۔

شکر ہے اللہ کا تایا ابو مان گئے۔مجھے امید ہے وہ میری بات پر ضرور یقین کریں گے۔

کال کاٹتے ہوئے اندر چلا آیا۔ ساتھ ہی بینی کی کال آنا شروع ہو گئی۔

غصے سے کال کاٹ دی اور کاریڈور کے چکر کاٹنے لگا لیکن بینی مسلسل کال کرتی رہی۔

مجبوراًاسے کال اٹینڈ کرنی ہی پڑی۔ اس وقت میں تم سے کوئی بات نہی کرنا چاہتا بینی۔

DontCallmeAgainandAgain

کیوں بات نہی کرنا چاہتے تم؟

تم ہو کہاں یہ بتاؤ مجھے؟

ابھی کے ابھی یونیورسٹی واپس آجاؤ ورنہ میں بہت برا کروں گی تمہارے ساتھ۔

بینی غصے سے چلائی۔

تم سے کسی اچھے کام کی امید ہے بھی نہی مجھے۔۔۔ ہمدان بھی اسی کے انداز میں غصے سے بولا۔

جو کارنامہ تم نے کیا ہے ناں لکھ لو میری ایک بات آج۔۔۔اس کا خمیازہ ہم سب بھگتنے والے ہیں۔

تمہیں کیا لگتا ہے جو تم نے کیا ہے وہ سہی ہے؟

زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہے وہ۔۔۔اگر اسے کچھ ہو گیا ناں۔۔۔میں تمہیں کبھی معاف نہی کروں گا۔

اللہ کرے مر جائے وہ۔۔۔ تمہیں صرف اس کی پرواہ ہے لیکن تمہیں اس کے ساتھ دیکھ کر جو قیامت مجھ پر گزری ہے اس کا کچھ اندازہ ہے تمہیں؟

پتہ نہی کب سے چل رہا تھا یہ سب۔۔۔؟

میری دعا ہے کہ وہ مر جائے۔۔۔اور اس کی لاش واپس جائے اس کے کوٹھے پر۔

Shutupbeeni

اس کے بارے میں ایک لفظ اور نہی۔۔۔اس کے لیے بدعا کرنے سے پہلے اپنے لیے دعا کر لو کیونکہ اگر اسے کچھ ہوا تو تمہاری باقی کی زندگی جیل میں گزرنے والی ہے۔

غصے سے کال کاٹ دی اور واپس بینچ پر بیٹھ گیا۔

آپ ابھی تک یہی ہے؟

میں نے آپ سے کہا تھا کہ اس لڑکی کو بلائیں یہاں جس نے اس بیچاری کو مارا ہے اور اس کے گھر والوں کو بھی اطلاع دے دیں۔

آپ کا دھیان کہاں ہے؟

یہ پولیس کیس ہے۔۔۔ڈاکٹر صاحب غصہ کر رہے ہیں۔کیونکہ اگر اس لڑکی کو کچھ ہو گیا تو ساری بات ہمارے ہاسپٹل پر آ سکتی ہے۔

جی۔۔۔میں نے رابطہ کیا ہے ان کی فیملی سے آپ بے فکر رہیں کچھ دیر تک آ جائیں گے وہ لوگ۔

یہی بہتر ہو گا آپ کے لیے بھی اور ہمارے لیے بھی۔۔۔اگر آپ اپنی کزن کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں تو ایک بات یاد رکھیں۔۔۔آپ کے خلاف بھی قانونی کاروائی ہو سکتی ہے۔

جی۔۔۔ہمدان نے مختصر جواب دیا تو وہ آگے بڑھ گئی۔

عجیب ٹینشن میں ڈال دیا ہے بینی نے۔۔۔پہلے کیا کم پریشانیاں تھیں زندگی میں۔

شاہد کو کال کرتا ہوں۔۔۔اسے بھی تو پتہ چلے اس کے لاڈلے کزن کی کارستانیاں۔

نصیر کے کزن کا نمبر ڈائل کیا اور اسے ساری بات بتا دی۔اس نے افسوس کا اظہار کیا اور ہاسپٹل پہنچنے کا کہہ کر کال کاٹ دی۔

دو گھنٹے بعد وہ ہاسپٹل پہنچ گیا اور پریشانی سے ہمدان کے پاس بیٹھ گیا۔

یہ تو بہت برا ہوا یار۔۔۔ نصیر ہے ہی بہت بد تمیز، کال کی ہے میں نے اس کے ڈیڈ کو۔۔۔اس کی ایسی طبیعت سیٹ کریں گے کہ آئندہ کسی کے ساتھ ایسا کچھ کرنا تو دور کی بات سوچے گا بھی نہی۔

یہ سب اس کی ماما کے لاڈ پیار کا نتیجہ ہے۔ وہ ہمیشہ اس کی غلطیوں پر پردہ ڈالتی آئی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اب وہ بہت بگڑ چکا ہے۔

اس کی طرف سے تم بے فکر ہو جاو۔۔۔اسے جیل بھی پہچانا پڑا تو میں تمہارے ساتھ ہوں۔

بس یار دعا کرو رملہ کو ہوش آ جائے۔۔۔ نصیر کے ساتھ کیا کرنا یہ بعد میں سوچیں گے۔ ابھی میرا دماغ بلکل کام نہی کر رہا۔

تو اس کے گھر کال کی تم نے؟

کہاں یارررر۔۔۔ پہلے تایا ابو آ جائیں پھر کروں گا۔

میں اکیلا نہی سنبھال سکتا یہ سب۔۔۔ وہ لوگ بہت غصے میں یہاں آئیں گے اور رینی کی گرفتاری کا مطالبہ کریں گے۔

عجیب ٹینشن میں ڈال دیا ہے اس لڑکی نے مجھے۔

غصہ اپنی جگہ لیکن کسی کی جان کی کوئی قیمت ہی نہی اس کی نظر میں۔۔۔ابھی بھی یہی دعائیں کر رہی ہے کہ مر جائے یہ۔

افففف۔۔۔پتہ نہی کیا بنے گا تیرا ہمدان۔۔۔بہت غلط فیصلہ ہے تیرا ابھی بھی وقت ہے کچھ سوچ لے اپنے لیے ورنہ ساری زندگی پچھتاتا رہ جائے گا۔

کاش میں اپنے کوئی فیصلہ کر سکتا۔۔۔گہری سانس لیتے ہوئے تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ سامنے بینی کے بابا کھڑے تھے اور ان کے ساتھ بینی بھی۔

ہوش آیا اس لڑکی کو؟

وہ تیزی سے ہمدان کی طرف بڑھے۔

نہی تایا ابو۔۔۔ابھی تک ہوش نہی آیا اسے۔۔۔آپ بینی کو ساتھ کیوں لائے ہیں؟ یہاں معاملہ پہلے ہی بہت خراب ہے۔اس کی موجودگی سے بات بڑھ سکتی ہے۔

دیکھا بابا آپ نے اس کو میرے یہاں ہونے کتنی تکلیف ہو رہی ہے۔پوچھیں اس سے یہ کیا کر رہا تھا اس لڑکی کے ساتھ بند کمرے میں؟

یہ پوری رات اس کے ساتھ تھا پوچھیں اس سے۔

بینی بیٹا آپ تو خاموش ہو جائیں۔۔۔میں کرتا ہوں بات۔

یہ سب کیا ہے ہمدان؟

مجھے تم سے ایسی امید بلکل نہی تھی۔

تایا ابو میں آپ کو سب کچھ بتا تا ہوں تفصیل سے لیکن آپ پہلے بیٹھ جائیں پلیز۔

ان کو ساتھ لیے بینچ تک لے آیا۔

شاہد پلیز تایا ابو کے لیے کچھ لے آو گے؟

Sure

شاہد مسکراتے ہوئے وہاں سے چل دیا۔

تایا ابو یہ سب ایک غلط فہمی ہے اور کچھ نہی۔۔۔یہ تحقیق کرنے سے پہلے ہی فیصلے پر پہنچ جاتی ہے۔

اس لڑکی کا ایک کلاس فیلو ہے نصیر۔۔۔اس کی وجہ سے ہوا ہے یہ سب کچھ۔

اس نے بہانے سے ہم دونوں کے فون لیے کہ مجھے گھر کال کرنی ہے اور ہمیں میم بلا رہی ہیں کا بول کر اوپر کمرے میں بھیج دیا۔

میں خود حیران اس لڑکی کو وہاں دیکھ کر۔۔۔اس سے پہلے کہ ہم کچھ سمجھتے کسی نے دروازہ بند کر دیا باہر سے۔

اس کمرے میں کوئی آتا جاتا نہی اور ناں ہی ہمارے پاس فون تھے جو ہم کسی سے رابطہ کر سکتے۔ دروازہ بہت کھٹکٹایا ہم نے لیکن کسی نے ہماری آواز نہی سنی۔

آپ ہی بتائیں اس میں میرا کیا قصور تھا؟

بابا جانی یہ جھوٹی کہانی سنا رہا ہے آپ کو۔۔۔سچ تو یہ ہے کہ اس نے نصیر کے ساتھ مل کر خود کیا ہے یہ سب لیکن رنگے ہاتھوں پکڑے جانے پر نئی کہانی بنا رہا ہے۔

نصیر کے پاس بہت سی تصویریں بھی ہیں جو اس نے چوری چھپے بنائی ہیں۔یہ اس لڑکی کے ساتھ کبھی گاڑی میں, کبھی پارکنگ میں اور کبھی شادیاں اٹینڈ کر رہا تھا۔

وہ سب ایک اتفاق تھا بینی اور کچھ نہی۔۔۔وہ تمہیں بے وقوف بنا رہا ہے اور تم بن رہی ہو۔میرا یقین کبھی مت کرنا تم۔

اتفاق۔۔۔اتفاق ایک بار ہوتا ہے ہمدان دس بار نہی۔۔۔کس کس بات کو جھوٹا ثابت کرو گے تم؟

تایا ابو پلیز سمجھائیں اس کو یہاں پر شور مت کرے۔پہلے ہی معاملہ بہت خراب چل رہا ہے۔

تم دونوں چپ ہو جاو فی الحال۔۔۔کون سچا ہے اور کون جھوٹا اس بات کا فیصلہ ہم بعد میں کریں گے۔اس وقت اس بچی کا ہوش میں آنا زیادہ ضروری ہے۔

شاہد سب کے لیے جوس لے کر آیا۔۔۔بینی نے پینے سے انکار کر دیا۔اپنے دوست کو پلاو تم سے جوس۔۔۔کل رات سے کچھ کھایا پیا نہی اس نے, تھوڑا ہوش آئے اس کو۔

بیٹی۔۔۔۔ابھی سمجھایا ہے آپ کو اور پھر بول رہی ہیں۔جوس پی لیں چپ چاپ۔

باپ کے ڈانٹنے پر زبردستی جوس کا گلاس اٹھا لیا اور منہ پھلائے بیٹھ گئی۔

ہمدان نے بھی نا چاہتے ہوئے جوس کا گلاس اٹھا لیا کیونکہ بھوک سے نڈھال تھا۔

میری مانو پہلے کچھ کھا لو ہمدان۔۔۔اس طرح کب تک بیٹھے رہو گے۔شاہد نے مشورہ دیا۔

نہی۔۔۔بھوک نہی ہے ابھی یار۔۔۔۔ابھی بولا ہی تھا کہ سامنے سے ایک خاتون آتی

دکھائی دیں ان کے ساتھ دو گارڈز بھی تھے۔

کہاں ہے میری بیٹی۔۔۔اسے ہوش آیا یا نہی؟

کاونٹر سے انفاریشن لیتی ہوئی بے چین سی ادھر ہی آ رہی تھیں۔

ان کو آتے دیکھ کر سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

ہمدان کون ہے؟

وہ غصے سے چلائیں۔

میں ہوں۔۔۔ہمدان ان جلدی سے بولا۔

وہ غصے سے اس کی طرف بڑھیں اور اسے گریبان سے کھینچتی ہوئی چلائیں۔کیا بگاڑا تھا

میری بیٹی نے تمہارا؟

کیوں کیا اس کے ساتھ یہ سب کچھ؟

ایک ہی بیٹی ہے میرے پاس۔۔۔میری ساری دولت میری بیٹی ہے اگر اسے کچھ ہو گیا تو کیا کروں گی میں؟

کچھ بول کیوں نہی رہے تم؟

کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔۔؟

بینی کے بابا سامنے آ کر کے۔۔۔جو کچھ ہوا اس میں میرے بھتیجے کی کوئی غلطی نہی ہے۔اس کے ساتھ بھی دھوکا ہوا ہے۔

ان کی آواز پر وہ تیزی سے ان کی طرف پلٹی اور ہمدان کا گریبان چھوڑ کر کچھ بولے بغیر وہاں سے آگے بڑھ گئیں۔

خاموشی سے بینچ پر بیٹھ گئیں اور بیٹی کی صحتیابی کے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے میں مصروف ہو گئیں۔

ہمدان جاو بیٹا بینی کو ہاسٹل ڈراپ کر دو اور خود بھی کچھ کھا لو۔

نہی بابا جانی میں آپ کو چھوڑ کر کہی نہی جانے والی۔۔۔آپ کہہ دیں اسے کہ یہ اکیلا چلا جائے کیونکہ اس کے ساتھ تو میں ہر گز نہی جاوں گی۔

بینی کے بابا جانی کہنے پر رملہ کی والدہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر سے سر جھکائے آنسو بہانے میں مصروف ہو گئیں۔

ہمدان ان کی طرف بڑھا۔۔۔ آنٹی پلیز آپ پریشان نہ ہو۔ انشاءاللہ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ آپ کی طبیعت پہلے ہی خراب ہے۔ کچھ دن پہلے آپ کی اپنی سرجری ہوئی ہے۔ پلیز خود کو سنبھالیں۔۔۔ رملہ کو ہماری دعاوں کی ضرورت ہے اس وقت۔

کیسے سنبھالوں خود کو۔۔۔۔؟

میری ایک ہی اولاد ہے۔۔۔ اس کے سوا کوئی نہی ہے میرا اور تم کہہ رہے ہو سنبھالوں خود کو۔

میں تو اللہ سے یہ دعا کر رہی ہوں کہ میری زندگی بھی اسے لگ جائے کیونکہ اس کے بغیر جینے کا تصور بھی نہی کر سکتی میں۔

میری دعا ہے اللہ پاک آپ دونوں کو سلامت رکھے آمین۔۔۔ میں واپس آتا ہوں تھوڑی دیر تک۔

اگر تمہاری ہمدردیاں ختم ہو گئی ہو تو چلیں ہم؟

بینی اسے بازو سے کھینچتی ہوئی وہاں سے لے گئی۔

ہمدان نے شاہد کو ساتھ چلنے کا اشارہ دیا۔

جب تک میں نہ آجاوں تم یہی رہنا۔۔۔ انکل اور آنٹی کا خیال رکھنا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ شاہد اس کے ساتھ پارکنگ تک آیا اور پھر کینٹین کی طرف بڑھ گیا۔

بینی کے بابا ان سب کے وہاں سے جاتے ہی رملہ کی والدہ کی طرف بڑھے اور ان کے پاس بینچ پر بیٹھتے ہوئے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

ٹھیک ہو جائے گی ہماری بیٹی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

رملہ کی ماما نے تیزی سے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا اور غصے سے ان کی طرف پلٹیں۔۔۔ہماری نہی میری بیٹی ملک صاحب۔۔۔صرف میری بیٹی،آپ کا کوئی حق نہی ہے میری بیٹی پر۔ چلے جائیں یہاں سے۔۔۔میرا ظبط مت آزمائیں،میں پہلے ہی بہت دکھی ہوں یہ نہ ہو کوئی سخت قدم اٹھانا پڑ جائے مجھے۔

ایسا کیوں کہہ رہی ہو گلناز۔۔۔؟

مانا کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے لیکن میں واپس آیا تھا وہاں اور تم جا چکی تھی وہاں سے۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دو۔

ملک صاحب دونوں ہاتھ جوڑے زمین پر ان کے سامنے بیٹھ گئے۔

گارڈز تیزی سے ان کی طرف بڑھے لیکن رملہ کی ماں کے اشارے پر وہی رک گئے اور دور جا کر کھڑے ہو گئے۔

انہوں نے نظریں جھکائے آنسو بہاتے ہوئے اپنے شوہر کو دیکھا جو بیس سال پہلے اپنی پہلی بیوی اور بیٹی کی محبت میں انہیں بے حال چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

معافی بہت چھوٹا لفظ ہے ملک صاحب۔۔۔آپ نے غلطی نہی گناہ کیا ہے۔

آج سے بیس سال پہلے آپ کی بیوی نے مجھ سے میرا شوہر چھینا تھا اور آج بیس سال بعد اس کی بیٹی مجھ سے میری بیٹی چھیننا چاہتی ہے۔

آپ اپنی معافی کا یہ بوجھ اٹھا کر یہاں سے نکل جائیں۔۔۔مجھے آپ کی معافی کی کوئی ضرورت نہی ہے۔

کتنا آسان ہوتا ہے لوگوں کے لیے معافی مانگنا۔۔۔لیکن کبھی سوچا ہے معاف کرنے والے کے دل پر کیا گزری ہوگی جو آج آپ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھے جھک کر معافی مانگ رہے ہیں، سوچا کتنی تکلیف دی ہے آپ نے مجھے اور میری بیٹی کو؟

جب مجھے نیم مردہ حالت میں آپ ہاسپٹل کے بستر پے مرنے کے لیے چھوڑ گئے جانتے ہیں میری تکلیف؟

محسوس کر سکتے ہیں وہ درد جو میں نے محسوس کیا تھا؟

بولیں ناں اب چپ کیوں ہیں؟

آپ کے پاس تو آپ کی بیوی اور بیٹی تھیں لیکن میرے پاس کیا تھا آپ کے سوا؟

میرے پاس تو کچھ نہی تھا آپ کے سوا تو پھر کیوں کیا تھا آپ نے ایسا؟

آپ نے خریدا تھا ناں مجھے تو جب سامان خرید لیا جائے تو اس کی حفاظت بھی کرتے ہیں ملک صاحب۔۔۔لیکن خیر آپ ٹھہرے امیر زادے آپ کے لیے سامان کی اہمیت تب تک ہی ہوتی ہے جب تک سامان آپ کے استعمال کے قابل ہو۔

اس کے بعد تو آپ کو اس سامان کو کچرے میں پھینکنے کی عادت ہے۔

تم کوئی سامان نہی گلناز بیوی تھی میری اور اب بھی ہو۔۔۔میرا تم پر اپنی بیٹی پر پورا حق ہے۔

ملک صاحب کی بات پر وہ طنزیہ ہنس دیں۔واہ کیا بات ہے آپ کی۔۔۔بڑی جلدی حق یاد نہی آ گیا آپ کو؟

یہ حق تب کیوں یاد نہی آیا جب آپ کا بھتیجا اور بیٹی یہاں موجود تھے؟

مزہ تو تب آتا اگر آپ ان کے سامنے مجھے اور بیٹی کو اپناتے۔۔۔مگر آپ میں ہمت نہی ہے۔آپ ہمیں تنہائی میں تو اپنا سکتے ہیں لیکن دنیا کے سامنے نہی۔

اور کس نکاح کی بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟

جس دن آپ نے مجھے تنہا چھوڑا تھا اس دن اسی کوٹھے کی چاردیواری میرا تحفظ بنی تھی جہاں سے آپ مجھے تحفظ دینے کا یقین دلا کر نکال لائے تھے۔

بہک گئی تھی میں تحفظ کے بہاو میں۔۔۔پاگل بن گئی تھی۔۔۔پتہ نہی کیسے یقین کرلیا ایک ایسے مرد کا جو اپنے مخلص رشتے کو نہی سنبھال سکا۔

جو اپنی حلال بیوی کے ہوتے ہوئے مجھ سے محبت کر بیٹھا تھا اور اس غلیظ تعلق کو محبت کا نام دے کر نکاح جیسے مقدس رشتے کو پامال کیا۔

میری بیٹی سمجھتی ہے شاید اس کی ماں ایک نیک عورت تھی اور اس کا بھی ایک گھر بار تھا جس کو میں نے آپ کے لیے چھوڑا تھا۔

پتہ ہے مجھے اپنے اس جھوٹ پر کبھی افسوس نہی ہوا کیونکہ وہ کوٹھا اور اس کے مکین میرے لیے ایک محفوظ تحفظ تھا اور آج بھی ہے۔

میری بیٹی یہ نہی جانتی کہ میری آنکھ ہی ایک کوٹھے میں کھلی تھی بلکہ وہ تو یہ سمجھتی ہے کہ اس کے باپ نے اس کی ماں کو کوٹھے تک پہنچایا ہے۔

اس کا یقین درست ہے میری نظر میں۔۔۔کیونکہ جس دن آپ کے ساتھ میں اس کوٹھے سے رخصت ہوئی تھی ناں اسی دن سوچ لیا تھا کہ اب اس غلاظت میں دوبارہ قدم نہی

رکھوں گی لیکن آپ کے تحفظ نے مجھے چند ماہ بعد ہی اسی غلاظت میں دوبارہ دھکیل دیا جس کے لائق میں تھی۔

ہاں میں اسی لائق تھی۔۔۔ اوقات بھول گئی تھی اپنی لیکن آپ نے بہت جلد مجھے میری اوقات یاد دلا دی اور میری آنکھیں کھول دیں۔

اسی کوٹھے کے مکین جو میرے اپنے تو نہی تھے لیکن انہوں نے مجھے تحفظ دیا۔ وہ تحفظ جو ایک مرد مجھ سے نکاح کے باوجود نہی دے سکا۔

اپنی بیٹی کی بہت اچھی پرورش کی میں نے۔۔۔ اسے پڑھنے لکھنے کی بھی آزادی دی کیونکہ اس کا شوق تھا لیکن اسے ایک بات بہت اچھی طرح سمجھائی اسے کہ کسی مرد کا یقین نہی کرنا کبھی۔

یہ کوٹھے کی چاردیواری ہی تیرا گھر ہے۔ جہاں پڑھنا ہے پڑھ لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ تیرا جینا مرنا یہی ہے۔ تجھے بیاہنے نہی آئے گا کوئی مرد لیکن تیرے ساتھ رات گزارنے کے لیے آئیں گے بہت سارے مرد۔۔۔ صاف صاف اس کی اوقات سمجھا دی تھی میں نے اپنی بیٹی کو۔

بس کر دو گلناز بس۔۔۔ اور نہی سن سکتا میں برداشت کرنے کی طاقت نہی ہے مجھ میں۔

وہ تھک ہار کر فرش سے اٹھ کر سامنے والے بینچ پر بیٹھ گئے اور چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر دیے۔

دوسری طرف گلناز کا دل جیسے پتھر ہو چکا تھا وہ رو تو رہی تھی لیکن اپنی بیٹی کے لیے۔

میں نے دھوکا نہی کیا تھا تمہارے ساتھ۔۔۔ تمہیں اپنی عزت بنایا تھا لیکن رشتوں کی زنجیروں میں بندھ گیا تھا۔

اس دن جب تم بستر پر زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی تو مجھے گھر سے خبر ملی کہ میری ماں نے خودکشی کر لی ہے۔

بھاگم بھاگ گھر پہنچا تو ماں بلکل ٹھیک تھیں۔ اس کے بعد مجھے کچھ ہوش نہی رہا کہ میں کہاں ہوں اور کہاں نہی۔۔۔ جب آنکھ کھلی تو ہاتھوں پاوں میں زنجیریں بندھی تھیں۔

پتہ نہی کتنے ہی مہینے مجھے اس کمرے میں قید رکھا گیا۔ میں چیختا رہا، چلایا کہ مجھے میری بیوی سے ملنا ہے لیکن کسی نے میری ایک نہی سنی۔

آخر کار ایک دن مجھے آزادی مل گئی لیکن میں نہی جانتا تھا کہ دراصل یہ آزادی ایک قید ہے۔

میں تمہیں ڈھونڈنے وہاں پہنچا اور ایک ایک کمرے میں تمہیں تلاش کیا مگر تم نہی ملی۔

اس دن کے بعد اپنا معاملہ خدا کے سپرد کر دیا۔ جہاں تک ممکن تھا تمہیں تلاش کیا لیکن آخر کار خدا کی مرضی سمجھ کر اس کے فیصلے پر سر جھکا دیا۔

میری بیوی کے ساتھ میرا تعلق بس بیٹی تک تھا اور آج بھی یہ تعلق بس بیٹی تک ہے ورنہ میں اسے کب سے اپنی زندگی سے نکال دیتا۔

میرے صبر کا پھل مجھے مل گیا دیکھو تم میرے سامنے ہو۔

میری بیٹی کو ہوش آجائے خیریت سے پھر تم دونوں کو خود سے دور نہی جانے دوں گا چاہے مجھے اس گھر سے تعلق ہی کیوں نہ توڑنا پڑ جائے۔

اب میرے قدم پیچھے نہی ہٹیں گے چاہے کچھ بھی ہو جائے۔

معاف کیجئیے گا چوہدری صاحب۔۔۔میں آپ سے پہلے بھی کہہ چکی ہوں کہ رملہ صرف میری بیٹی ہے اور آپ کا اس پر کوئی حق نہی۔۔۔باپ ہونے کا حق بہت پہلے کھو چکے ہیں آپ۔

اب مجھے جھوٹی کہانیاں سنا کر مطمئن کرنے کی کوشش مت کریں کیونکہ میں نے یقین کرنا چھوڑ دیا۔

ہمیں خوش دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کام کریں۔۔۔ہماری زندگی سے ہمیشہ کے لیے چلے جائیں کیونکہ آپ میرے لیے اور میری بیٹی کے لیے مر چکے ہیں۔

اس سے پہلے کہ ملک صاحب کوئی جواب دیتے نرس تیزی سے باہر آئی اور رملہ کے ہوش میں آنے کی خبر سنائی۔

وہ تیزی سے اٹھ کر نرس سے اجازت لے کر اندر چلی گئیں جبکہ ملک صاحب کو گارڈز نے روک لیا۔

تب ہی شاہد وہاں آیا اور رملہ کے حوش میں آنے کی خبر فوراً ہمدان کو پہنچا دی۔

وہ بینی کو ہاسٹل چھوڑ کر ابھی اپنے ہاسٹل میں پہنچا ہی تھا کہ شاہد کی کال آ گئی۔

فریش ہو کر جلدی سے ہاسپٹل کے لیے نکل گیا۔

رملہ کی ماں بیٹی کی حالت دیکھ کر تڑپ اٹھی اور اس کا ہاتھ تھام کر آنکھوں سے لگائے کتنی ہی دیر آنسو بہاتی رہی۔

رملہ با مشکل آنکھیں کھول کر انہیں دیکھتی اور مسکرا دیتی۔

فکر مت کرو اس لڑکی کو تو میں ایسی سزا دوں گی کہ زندگی بھر یاد رکھے گی۔

اس نے میری بیٹی پر اتنا گھٹیا الزام لگایا۔۔۔اس کا یہ الزام بہت مہنگا پڑے گا اسے۔

رملہ نے سر نفی میں ہلا دیا۔۔۔اس کا قصور نہی ہے اماں۔۔۔سارا قصور تو نصیر کا ہے۔

با مشکل بولی اور سر میں درد کی ٹیس اٹھنے پر چپ ہو گئی۔

تم زیادہ مت بولو میری جان۔۔۔ غلطی چاہے جس کی بھی تھی اسے ایسا نہی کرنا چاہیے تھا۔اگر وہ تمہیں لاوارث سمجھتی ہے تو یہ اس کی بھول ہے۔

اس نے طوائف کی بیٹی کا طعنہ دیا ہے تمہیں۔۔۔ دیکھنا اس کے پاوں میں گھنگھرو باندھ کر نچوایا ناں تو میرا نام گلناز نہی۔

جہاں چاہے چھپ جائے۔۔۔ میری نظروں سے نہی بچ پائے گی وہ۔

آپ کو کس نے بتایا یہ سب اماں؟

کیا ہمدان نے۔۔۔۔

بس۔۔۔ ہمدان کا نام دوبارہ نہی آنا چاہیے میری بیٹی کی زبان پر۔۔۔ یہ سب کیا دھرا اسی کا ہے۔

اس نے اپنے دوست کے ساتھ مل کر کیا تھا یہ سب تمہیں بدنام کرنے کے لیے۔

وہ تو اچھا ہوا مجھے پرنسپل کی کال آگئی اور میں وقت پر پہنچ گئی یہاں ورنہ پتہ نہی کیا ہو جاتا۔

نہی اماں۔۔۔ وہ ایسے نہی ہیں۔ آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

کوئی غلط فہمی نہی ہوئی مجھے میری گڑیا۔۔۔ اس دنیا کے سارے مرد ایک جیسے ہی ہیں۔

میں نے سمجھایا تھا ناں تمہیں کہ کسی مرد پر اعتبار نہ کرنا۔۔۔ پھر بھی تم ایسے انسان کا ساتھ دے رہی ہو جو تمہاری اس حالت کا زمہ دار ہے۔

نہی اماں۔۔۔ وہ ایسے نہی۔

بس۔۔۔۔ وہ چاہے جیسا بھی ہو ابھی اس بات کو یہی ختم کر دیتے ہیں۔

میری بچی ابھی ابھی موت کے منہ سے باہر آئی ہے۔اس وقت مجھے تم سے ضروری اور کچھ نہی ہے۔

ٹھیک ہے۔۔۔؟

ہمممم۔۔۔رملہ نے سر ہاں میں ہلایا اور ماں کا ہاتھ مظبوطی سے تھام کر آنکھیں بند کر لیں۔

باہر ملک صاحب گارڈز سے اندر جانے کے لیے منتیں کرتے رہے مگر انہوں نے ان کی ایک نہی سنی اور مجبوراً وہ وہاں سے واپس بینچ کی طرف بڑھ گئے۔

وہ کمرے سے باہر آئیں اور ملک صاحب کی طرف بڑھیں۔

آپ یہاں سے جا سکتے ہیں۔۔۔یہاں بیٹھ کر میرا اور میری بیٹی کا تماشہ مت بنائیں۔میں نہی چاہتی اس وقت میری بیٹی کو کوئی بھی تکلیف پہنچے۔

لیکن وہ میری بیٹی ہے۔۔۔۔میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔

آپ کی یہ خواہش تو پوری نہی ہو سکتی ملک صاحب۔۔۔یہاں سے خود جائیں گے یا دھکے مار کر نکلواوں؟

گلناز۔۔۔۔

بس۔۔۔۔ملک صاحب نے کچھ بولنا چاہا لیکن انہوں نے بولنے سے روک دیا۔

ملک صاحب نے اپنے والٹ سے اپنا کارڈ نکال کر زبردستی انہیں تھما دیا۔ میں انتظار کروں گا اگر میرا یقین آجائے تو مجھ سے رابطہ کرلینا۔

ایک بار میرے بارے میں سوچنا ضرور۔۔۔ چلتا ہوں اگر اسی میں تمہاری خوشی ہے تو۔

بے بس سے وہاں سے چل دیے۔ کاونٹر کے پاس پہنچے تو نرس نے انہیں روک لیا۔

سر آپ ایسے نہی جا سکتے۔۔۔ آپ کی بیٹی کہاں ہیں؟

ان کے خلاف قانونی کاروائی ہوگی آپ جانتے ہیں پھر بھی آپ نے انہیں یہاں سے بھیج دیا۔

آپ بلائیں ان کو کچھ دیر میں پولیس آجائے گی اور پیشنٹ کا بیان ریکارڈ کرے گی۔

آپ کی بیٹی کا یہاں ہونا بہت ضروری ہے۔ آپ بلائیں انہیں۔

جی۔۔۔ ملک صاحب وہاں سے واپس بینچ پر بیٹھ گئے اور ہمدان کا نمبر ڈائل کیا۔

کچھ دیر میں ہمدان ہاسپٹل پہنچ گیا لیکن بینی کو ساتھ نہی لایا۔

تایا ابو آپ یہاں رکیں میں بات کر کے آتا ہوں آنٹی سے۔۔۔مجھے یقین ہے میری بات مان لیں گی وہ۔ یہ سب ایک حادثہ تھا اور بینی شرمندہ ہے اپنی غلطی پر۔

وہ کمرے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ نرس نے روک دیا۔

انہیں دوسری وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا۔

آپ اپنی کزن کو ساتھ نہی لائے؟

وہ آجائے گی کچھ دیر تک۔۔۔آپ مجھے روم نمبر بتا دیں پلیز۔

آئیں میرے ساتھ۔۔۔وہ ہمدان کو ساتھ لیے دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

کمرے کے باہر کھڑے گارڈز نے انہیں اندر جانے سے روک دیا۔

ان کا اندر جانا ضروری ہے۔ پولیس آنے والی ہے آپ کی پیشنٹ کا بیان ریکارڈ کرنے اور ان کا وہاں ہونا ضروری ہے۔

ٹھیک ہے۔۔۔گارڈز نے ان دونوں کے لیے راستہ چھوڑ دیا۔

ہمدان جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا رملہ اسے دیکھ کر مسکرا دی۔

وہ بھی مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔

?AreYouOk

ہمم۔۔۔رملہ نے سر اثبات میں ہلایا۔

جو کچھ ہوا اس کے لیے میں بہت شرمندہ ہوں اور بینی کو بھی احساس ہو چکا ہے اپنی غلطی کا۔۔۔وہ معافی مانگنا چاہتی ہے آپ سے اگر آپ اجازت دیں تو وہ آجائے گی یہاں۔

ہرگز نہی!

وہ لڑکی یہاں نہی جیل جائے گی۔۔۔اب اس کی شرمندگی ہمارے کسی کام کی نہی۔

رملہ کی ماما آگے بڑھیں اور غصے سے ہمدان کے سامنے آرکی۔

دراصل اسے غلط فہمی ہو گئی تھی کچھ آنٹی۔۔۔وہ غصے کی تھوڑی تیز ہے۔غصے میں کر دیا یہ سب۔

غصے کی تیز ہے وہ تو ابھی اس نے میرا غصہ نہی دیکھا۔۔۔جا کر کہہ دو اپنے تایا جان سے کہ اپنی بیٹی کو بچانے کی جتنی کوشش کر سکتے ہیں کر لیں لیکن اسے بچا نہی سکیں گے۔

اماں۔۔۔۔رملہ نے انہیں خاموش کروانا چاہا مگر وہ بولتی چلی گئیں۔

تم ان کی سائیڈ مت لو رملہ۔۔۔یہ دشمن ہیں تمہارے۔میرے ہوتے ہوئے ڈرنے کی ضرورت نہی ہے۔

نہی اماں۔۔۔ان کی کوئی غلطی نہی ہے بلکہ نصیر کا کیا ہے یہ سب۔۔۔اگر بینی کی جگہ میں ہوتی تو شاید میں بھی یہی کرتی۔

"محبت میں شرک کی معافی نہی ہوتی"

وہ محبت کرتی ہے ان سے اور اتنا بڑا صدمہ برداشت نہی کر سکی۔۔۔ان کے درمیان رشتہ ہی ایسا ہے۔

اگر کسی کو جیل بھجوانے کی ضرورت ہے تو وہ ہے نصیر۔۔۔کاروائی اس کے خلاف ہونی چاہیے۔

اس نے سچوایشن ہی ایسی بنا دی تھی کہ ہم سب کچھ سمجھ نہی پائے۔

آپ بینی اور ہمدان کے خلاف کوئی کاروائی نہی کروائیں گی آپ کو میری قسم۔

بینی کی غلطی ہونے کے باوجود وہ اسے بے قصور ثابت کر رہی تھی کیونکہ وہ ہمدان کی عزت تھی۔اس کی عزت کو تھانے میں نیلام ہونے نہی دے سکتی تھی۔

ہمدان نے نظریں جھکاتے ہوئے اسے اشارے میں شکریہ ادا کیا۔

بدلے میں رملہ مسکرا دی۔

ٹھیک ہے۔۔۔نہی کرتی میں اس لڑکی کے خلاف کاروائی,اس لڑکے کے خلاف پرچہ کٹواتی ہوں۔

ThanksAlot...

ہمدان ان کی طرف پلٹ کر مسکرا دیا۔

اب جا سکتے ہو تم یہاں سے۔۔۔اپنی بیٹی کی حفاظت کے لیے میں ہوں یہاں۔

جی۔۔۔ ہمدان مختصر جواب دیتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن پھر رک کر پلٹا اور رملہ کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

TakeCare....

ہممم۔۔۔ بدلے میں وہ بھی مسکرا دی۔

ہمدان کمرے سے باہر نکل گیا اور تایا ابو کو واپس جانے کو کہا۔۔۔ الحمدللہ وہ مان گئی ہیں۔ بینی کے خلاف کوئی کاروائی نہی کریں گی۔ آپ چلیں کہی کھانا کھاتے ہیں اور پھر زرا بینی کی بھی کلاس لیں آپ۔

بہت شک کرتی ہے مجھ پر۔۔۔ حقیقت جاننے کی کوشش نہی کرتی بلکہ سیدھا الزام لگا دیتی ہے۔ آپ تھوڑا سمجھائیں اسے۔

وہ بے بس سے ہمدان کے ساتھ چلتے گئے۔

کب سے جانتی ہو اس لڑکے کو؟

ماں کے سوال پر رملہ خاموش رہی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اگر ابھی نہی بتانا چاہتی ہو تو کوئی بات نہی بعد میں بتا دینا۔

ابھی آرام کرو۔۔۔ میں تمہارے کھانے کے لیے کچھ منگواتی ہوں اور ڈاکٹر سے دوائی کا بھی پوچھ لوں۔ وہ کمرے سے باہر نکل گئیں اور رملہ مسکرا دی۔

ہمدان فون پر اس سے رابطے میں رہا۔

ایک ہفتے بعد ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر گھر چلی گئی۔ اس کا ارادہ تھا یونیورسٹی جانے کا مگر ماں کی ضد کے آگے اس کی ضد نہی چل سکی۔

نصیر پر پرچہ کٹا لیکن کچھ دن بعد وہ رہا ہو گیا۔

ہمدان اور بینی بھی کچھ دنوں کے لیے گھر گئے ہوئے تھے آج واپس آئے۔

دونوں کے درمیان تلخیاں اب بھی ویسی ہی تھیں۔

دونوں جیسے ہی یونیورسٹی میں داخل ہوئے ان کا ٹکراو نصیر سے ہو گیا۔

بینی کلاس میں جاو۔۔۔ ہمدان نے بینیش کو جانے کو بولا مگر وہ ڈھیٹ بن کر وہی کھڑی رہی۔

بعد میں دیکھتا ہوں تمہیں۔۔۔۔ مجبوراً ہمدان بینی کو ساتھ لیے وہاں سے کلاس کی طرف چل دیا۔

اب کیا بات کرنی ہے تمہیں اس سے؟

بینی غصے میں بولی۔

....Helllloooo

پوری کلاس نے انہیں طنزیہ مخاطب کیا۔

اوہ آ گئے آپ مسٹر ہمدان۔۔۔کیسی گزری تھی رات؟

کسی نے ڈسٹرب تو نہی کیا تھا آپ کو؟

بینی۔۔۔کیسا لگا تھا تمہیں اپنے محبوب کو کسی اور کی بانہوں میں دیکھ کر؟

...JustIgnore

اس سے پہلے کہ بینی کوئی جواب دیتی ہمدان نے اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے سیٹ پر بٹھا دیا۔

دیکھو تو سہی کتنی بے شرم لڑکی ہے۔۔۔اس کا ہونے والا شوہر کسی اور کے ساتھ رات گزار چکا ہے پھر بھی اس کے ساتھ پھر رہی ہے۔

بیچاری۔۔۔۔بہت دکھ ہو رہا ہے ہمیں تمہارے لیے۔

ہمدان غصے سے ان کی طرف پلٹا۔۔۔لڑکیاں ہو اس لیے عزت کر رہا ہوں ورنہ ابھی بہت جواب دیتا تم لوگوں کو۔

لڑکیاں ہیں تو کیا۔۔۔؟

دے دو جواب۔۔۔ہم تمہارے کڑوے جواب ہنستے ہنستے سہہ لیں گی۔

بے باقی سے قہقے لگاتی ہوئی بولیں۔

ابھی تو شروات ہے آگے آگے دیکھو کیا ہوتا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔ یہ یونیورسٹی ہے کوئی کوٹھا نہی جہاں تم راتیں گزرارتے پھرتے ہو۔

یونیورسٹی کا ماحول خراب نہی کرنے دیں گے ہم تمہیں۔۔۔ ویسے کتنے پیسے لیتی ہے وہ لڑکی ایک رات کے؟

بس ہمدان کی برداشت یہی تک تھی۔ اس نے غصے سے پانی کے بوتل اس لڑکی کے منہ پر ماری۔

وہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر دیوار کے ساتھ بیٹھ گئی اور اس کی ساری فرینڈز اس کے ساتھ ہمدری بھرے جملے بولنے لگیں۔

دوبارہ اس کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا تو جان لے لوں گا تمہاری۔۔۔ اسے وارن کرتے ہوئے ہمدان واپس اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

کس کس کی زبان بند کرو گے تم؟

پوری یونیورسٹی میں یہ خبر جنگل میں پھیلی آگ کی طرح پھیل چکی ہے۔ تم کسی لڑکی پر ہاتھ کیسے اٹھا سکتے ہو؟

شرم آنی چاہیے تمہیں۔۔۔

ایک لڑکا غصے سے ہمدان کی طرف بڑھا اور دونوں ہاتھ بینچ پر جمائے ہمدان کی طرف جھکتے ہوئے بولا۔

یہ تمہارا مسئلہ نہی ہے۔ تم اپنے کام سے کام رکھو اور جا کر بیٹھو اپنی سیٹ پر۔۔۔ بہت جلد سچائی سب کے سامنے آ جائے گی۔

سچائی تو سامنے آ چکی ہے تمہاری۔۔۔ تم ایک گھٹیا انسان ہو۔

ایک اور لڑکا اٹھ کر آ گیا۔

کیا ہو رہا ہے یہ سب؟

اس سے پہلے کہ ہمدان کچھ بولتا میم کلاس میں داخل ہوئیں۔ اس سارے معاملے کے پیچھے کون ہے اور کون نہی اس کا فیصلہ پرنسپل کریں گے۔

آپ سب اپنے تبصرے اپنے پاس رکھیں۔ آپ سب کونسے دودھ سے دھلے ہیں۔ سب کی حقیقت جانتے ہیں ہم۔۔۔ آنکھیں بند نہی ہیں ہماری۔

SitDowneveryone

میم کے غصے سے بولنے پر سب اپنی سیٹ پر چلے گئے۔

آئیندہ اس بارے میں کوئی بات نہی ہو گی کلاس میں۔۔۔ آخری بار سمجھا رہی ہوں۔۔۔ دوبارہ اگر یہ ٹاپک شروع ہوا تو کلاس سے باہر ہو گے آپ۔

یہ یونیورسٹی ہے کوئی جنگ کا میدان نہی۔۔۔اپنی اپنی پڑھائی پر توجہ دیں سب۔۔۔فائنل سر پر ہیں اور آپ سب کو دوسروں میں کیڑے نکالنے کی پڑی ہے۔

بہتر یہی ہو گا سب اپنے اپنے گریبان میں بھی جھانک لیں ایک بار۔۔۔دوسروں پر کیچڑ اچھالنا بہت آسان ہوتا ہے۔

کبھی کبھی آنکھوں دیکھا سچ نہی ہوتا ہے۔اور رملہ ایک طوائف کی بیٹی ہے تو۔۔۔؟

کیا مسئلہ ہے آپ سب کو اس بات سے؟

اگر کوئی انسان برائی چھوڑ کر اچھائی کے راستے پر چلنے کی کوشش کرے تو اس کے لیے راستے آسان کرنے چاہیے۔۔۔ناں کہ اس کے راستے میں کانٹے بچھا دیے جائیں۔

آپ سب کا بیک گراونڈ کیا ہے کبھی پوچھا ہم نے؟

ہو سکتا ہے آپ میں سے بھی کچھ لوگ اسی کیٹگری سے تعلق رکھتے ہو۔۔۔کسی کے چہرے پر تھوڑی لکھا ہوتا ہے کون کس خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔

جو کام کرنے آتے ہیں وہی کریں۔۔۔ورنہ زبان دوسروں کے پاس بھی ہیں۔

?IsThatClear

کسی کو ان دونوں سے کچھ پوچھنا ہے تو ابھی پوچھ لیں میرے سامنے۔

سب نے نظریں جھکا لیں۔

کام کی بات کسی کے پاس نہی ہے اور فضول باتیں جتنی مرضی سن لیں ان سے۔۔۔ غصے سے بولیں اور لیکچر اسٹارٹ کر دیا۔

جیسے ہی لیکچر ختم ہوا بینی غصے میں کلاس سے باہر نکل گئی۔

ہمدان بھی اس کے پیچھے چل دیا۔ کیا ہوا ایسے کلاس سے باہر کیوں آ گئی؟

کیا کروں میں کلاس میں جا کر؟

میں جتنا اکڑ کر کلاس میں بیٹھتی تھی تم نے اتنی ہی میری گردن جھکا دی ہے۔ تمہاری اس حرکت کے لیے میں تمہیں کبھی معاف نہی کروں گی۔

مت کرنا معاف لیکن میری وجہ سے اپنی سٹڈی خراب مت کرو۔۔۔ جاو بیٹھ جا کر کلاس میں۔

نہی بیٹھنا مجھے۔۔۔ جا رہی ہوں ہاسٹل واپس، طبیعت سہی نہی لگ رہی مجھے۔

میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔ اور ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں اگر زیادہ طبیعت خراب ہے۔

نہی میں چلی جاوں گی۔۔۔ غصے سے گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

رکو۔۔۔ آ رہا ہوں میں۔۔۔ ہمدان پارکنگ کی طرف بڑھا لیکن تب تک وہ گیٹ پار کر چکی تھی۔

جیسے ہی گیٹ سے تھوڑا دور پہنچی اچانک ایک گاڑی اس کے سامنے آ رکی اور اس کے چہرے پر رومال رکھتے ہوئے اسے بے ہوش کر دیا گیا۔

اسے گاڑی میں دھکیلتے ہی گاڑی اسٹارٹ ہو گئی۔

ہمدان گاڑی لے کر باہر آیا لیکن بینی جا چکی تھی۔ گاڑی واپس اندر لے آیا اور کلاس کی طرف بڑھ گیا۔

عجیب نکھرے ہے اس لڑکی کے۔۔۔ ہمیشہ اپنی ضد منواتی ہے۔

اگر پڑھنے کا موڈ نہی تھا تو گھر سے آتی ہی ناں۔ آتے ہی واپس جانے کا مقصد۔۔۔ ہمدان اپنی ہی سوچ میں گم تھا اس بات سے انجان کہ بینی کو اغوا کر لیا گیا ہے۔

شام کو کھانا کھا کر تھکا ہارا ہاسٹل پہنچا تو ایک انجان نمبر سے کال آئی۔

کال رسیو کر کے فون کان سے لگایا تو ہوش اڑ گئے۔

ہمدان پلیز مجھے بچا لو۔۔۔ یہ لوگ مجھے مار دیں گے۔

یہ آواز بینی کی تھی۔۔۔ ہمدان چونک گیا۔ بینی کہاں ہو تم؟

رو کیوں رہی ہو؟

سہی طرح بتاو مجھے ہوا کیا ہے؟

ہم بتاتے ہیں تجھے۔۔۔ ایک آدمی کی بھاری بھر کم آواز فون میں گونجی۔

اس کی جان پیاری ہے تو فوراً اس پتہ پر پہنچ جاو ورنہ اس کی جان لے لیں گے ہم۔

آپ مجھے ایڈریس بتائیں کہاں پہنچنا ہے مجھے۔۔۔میں ابھی آتا ہوں۔

آپ اسے کچھ مت کرنا پلیز۔۔۔آپ کو جتنے پیسے چاہیے مجھے بتا دیں میں لے آوں گا لیکن اسے کچھ نہی ہونا چاہیے۔

اوئے منہ بند رکھ۔۔۔تیرے پیسے نہی چاہیے ہمیں۔۔۔بس توں آ جا یہی کافی ہے۔پتہ لکھ۔

اوکے۔۔۔ہمدان نے جلدی سے پین نکالا اور ہاتھ پر ہی ایڈریس نوٹ کر لیا۔

کون ہو سکتا ہے۔۔۔اسے پیسے بھی نہی چاہیے تو پھر بینی کو اغوا کرنے کا مقصد؟

تیزی میں گاڑی بھگاتے ہوئے مطلوبہ جگہ پہنچا اور اسی نمبر پر کال کی۔

نمبر تو بند تھا لیکن اچانک کسی نے اس کے سر پر کپڑا ڈال دیا اور اسے اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے خفیہ مقام پر لے گئے۔

ہمدان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا گیا تو اس نے آنکھیں کھولتے ہوئے سامنے دیکھا تو رملہ کی اماں ایک بڑے سے صوفے پر براجمان تھیں۔

منہ میں پان رکھتے ہوئے ہمدان کی طرف دیکھ کر مسکرا دیں۔

یہ سب آپ نے کیا ہے؟

ہاں میں نے کیا ہے یہ سب کچھ۔۔۔اور کسی میں اتنی ہمت ہے نہی۔

کیوں کر رہی ہیں آپ ایسا؟

بینی کہاں ہے؟

میں آگیا ناں یہاں۔۔۔آپ میری گاڑی کی چابی لیں اور اسے جانے دیں یہاں سے۔

جانے دیں گے۔۔۔جانے دیں گے۔۔۔اتنی بھی کیا جلدی؟

ابھی ابھی تو آئے ہو تھوڑا خدمت کا موقع تو دو ہمیں۔

بوا جی آپ کہیں تو ابھی گردن مڑوڑ دوں اس کی؟

ایک بھاری بھرکم آدمی ہمدان کی طرف بڑھا مگر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے آگے بڑھنے سے روک دیا۔

نہی گردن توڑنے کی ضرورت نہی ہے۔۔۔یہ معاملہ پیار سے بھی حل ہو سکتا ہے۔

آخر چاہتی کیا ہیں آپ ہم سے؟

لے کر آؤ اسے۔۔۔وہ اس آدمی کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولیں تو وہ نصیر کو بازو سے کھینچتے ہوئے اندر لے آیا۔

نصیر کی حالت دیکھ کر ہمدان چونک گیا۔آپ نے اسے کیوں مارا؟

یہ اپنی غلطی کی سزا بھگت چکا ہے۔اس طرح تشدد کرنا اچھی بات نہی۔

تشدد۔۔۔تشدد تو ابھی کیا نہی ہم نے ملک ہمدان۔۔۔اسے زندہ چھوڑا ہے یہی غنیمت ہے اس کے لیے۔

تصویریں بنانے کا بہت شوق ہے اسے۔۔۔آج اس کا یہ شوق اچھی طرح اتر گیا ہو گا۔

ہمدان تیزی سے آگے بڑھا اور نصیر کو سہارا دیتے ہوئے دیوار کے پاس بٹھا دیا۔اسے مار کر نڈھال کر دیا گیا تھا۔

سامنے ہمدان کو دیکھ کر اسے تھوڑا ہوش آیا۔مجھے۔بچا لیں پلیز۔

ہمدان افسردگی سے ان کی طرف پلٹا۔۔۔ابھی پلٹا ہی تھا کہ دروازے سے اندر آتی آنسو بہاتی رملہ پر نظر پڑی۔

اماں مت کریں یہ سب۔۔۔وہ ہمدان کو دیکھتی ہوئی ماں کے پاوں پکڑ کر بیٹھ گئی۔

انہوں نے بیٹی کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہی کیا۔

یا تو میری بیٹی سے نکاح کر لو یا پھر ان دونوں کی میت اٹھانے کے لیے تیار ہو جاو۔۔۔وہ صوفے سے اٹھ کر ہمدان کی طرف بڑھیں۔

نکاح۔۔۔۔یہ نکاح کہاں سے آ گیا اس سارے معاملے میں؟

ہمدان ایک نظر فرش پر بیٹھی رملہ کو دیکھتے ہوئے تقریباً چلایا۔

کیوں۔۔۔میری بیٹی سے رابطہ رکھ سکتے ہو تو نکاح کیوں نہی کر سکتے؟

کیا یہی تربیت ملتی ہے تمہارے خاندان میں؟

آنٹی آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔۔۔ ہم بس اچھے دوست ہیں اور کچھ نہی۔ آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

اس لڑکی کو لاو یہاں۔۔۔ وہ ہمدان کی بات نظرانداز کرتی ہوئی دوبارہ صوفے پر بیٹھتی ہوئی بولیں۔

دو عورتیں بینی کو سہارا دیتی ہوئی وہاں لائیں اور فرش پر لٹا دیا۔

وہ بے ہوش تھی اور اس کی یہ حالت دیکھ کر ہمدان نے ظبط سے آنکھیں بند کر لیں۔

ایک آدمی آگے بڑھا اور بینی کی گردن پر چاقو رکھ دیا۔

خبردار جو ایک بھی قدم آگے بڑھایا تم نے۔۔۔ میرے ایک اشارے پر اس کی گردن کاٹ دے گا یہ۔ اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔

جلدی بتاو ورنہ دیر ہو جائے گی۔

آپ بہت غلط فیصلہ لے رہی ہیں اپنی بیٹی کے لیے۔ میرا رشتہ بینی سے طے ہو چکا ہے اور یہ بات آپ کی بیٹی جانتی ہے۔

اس طرح زبردستی رشتہ نہی جوڑ سکتی آپ۔۔۔ زیادتی کر رہی ہیں آپ تین لوگوں کے ساتھ۔

میرے اور بینی کے ساتھ ساتھ اپنی بیٹی کی زندگی تباہ کر رہی ہیں آپ۔

ہمدان نے انہیں سمجھانا چاہا لیکن بدلے میں انہوں نے قہقہ لگایا۔

کل کے بچے ہو تم۔۔۔ اب تم مجھے سکھاو گے کہ میرا کونسا فیصلہ سہی ہے اور کونسا غلط؟

نہی آنٹی جی۔۔۔ اپنا اچھا برا آپ بہتر جانتی ہیں لیکن آپ کا یہ فیصلہ بہت غلط ثابت ہو گا آپ کے لیے۔۔۔ میں نکاح تو کر لوں گا لیکن شادی نہی کر سکوں گا آپ کی بیٹی سے۔

میرا رشتہ بینی سے طے ہو چکا ہے اور شادی بھی اسی سے ہو گی۔ میرا خاندان کبھی نہی مانے گا اس نکاح کو۔

تو رخصتی کرنے کو کہہ کون رہا ہے؟

تم بس نکاح کرو۔۔۔ باقی فکریں چھوڑ دو۔ اب بتاو جلدی زیادہ وقت نہی ہے تمہارے پاس۔

انہوں نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا تو اس نے بینی کی کلائی پر ہلکا سا کٹ لگا دیا۔

پاگل ہو گئے ہو تم۔۔۔۔؟

ہمدان تیزی سے اس کی طرف بھاگا لیکن اس نے چاقو دوبارہ گردن پر رکھا تو وہی رک گیا۔

ہمدان نے مدد طلب نگاہوں سے رملہ کی طرف دیکھا۔ وہ بھی اتنی ہی مجبور تھی جتنا مجبور وہ تھا اس وقت۔

نظریں جھکائے آنسو بہاتی رہی۔

ہمدان نے گہری سانس لی اور سر اثبات میں ہلا دیا۔

ٹھیک ہے اگر یہی آپ کی ضد ہے تو مجھے منظور ہے لیکن ایک بات یاد رکھئیے گا۔

آپ زبردستی مسلط کر رہی ہیں اپنی بیٹی کو مجھ پر اور میرے لیے یہ رشتہ کاغذات تک ہی محدود رہے گا۔

اس سے زیادہ کی امید مت رکھنا آپ مجھ سے۔

منظور ہے۔۔۔ بلاو نکاح خواں کو۔۔۔ وہ خوشی خوشی بولیں۔

اماں یہ ظلم ہے ان کے ساتھ بھی اور میرے ساتھ بھی۔۔۔ آپ بہت غلط کر رہی ہیں۔ رملہ چلاتی رہی مگر انہیں کوئی فرق نہی پڑا۔

زور زبردستی سے دونوں کا نکاح پڑھوا دیا گیا۔ ہمدان سائن کرتے ہی بغیر دعا کیے تیزی سے صوفے سے اٹھ کر بینی کی طرف بھاگا اور اس کا سر گھٹنے پے رکھے گال تھپتھپاتا رہا لیکن وہ ہوش میں نہی تھی۔

اب چاہو تو لے جا سکتے ہو اپنی ہونے والی بیوی کو لیکن۔۔۔ میری بیٹی پر تمہارا کوئی حق نہی ہو گا۔

رملہ سر گھٹنوں پر گرائے آنسو بہا رہی تھی۔ ماں کی بات پر سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

آج سے تمہارا اس کے ساتھ ہر تعلق ختم۔۔۔ ناں تم دوبارہ اس سے بات کرو گے اور نہ ہی ملو گے۔

اسے میرا حکم سمجھ لو یا پھر دھمکی۔۔۔ جیسے تمہاری مرضی۔۔۔ کیونکہ دوبارہ اگر میں نے تمہیں اپنی بیٹی کے آس پاس بھی دیکھ لیا تو زندہ نہی بچو گے تم اور تمہارے ساتھ ساتھ اور بھی کئی جانیں جائیں گی۔

بے گناہ جانیں۔۔۔ جس کے زمہ دار صرف تم ہو گے۔

آپ کے لیے نکاح کا تعلق ایک مزاق ہے؟

اگر تعلق ختم کرنا ہی تھا سیدھا کہہ دیتیں آپ۔۔۔ اس طرح ہمیں ازیت دینے کا مقصد؟

مقصد تو بہت گہرا ہے اس کے پیچھے۔۔۔لیکن تم ابھی سمجھو گے نہی میرے مقصد کو سمجھنے کے لیے بہت گہری چوٹیں کھانی پڑیں گی تمہیں۔۔۔تب جا کر سمجھو گے۔

مجھے افسوس ہو رہا ہے آپ کی بیٹی کے لیے۔۔۔یہ آپ کی خاطر اپنی ہر خواہش کا گلہ گھونٹ سکتی ہے اور آپ نے اس کا ہی گلہ گھونٹ دیا۔

ایک بات تو واضح کر دی آپ نے کہ آپ کے لیے بدلہ لینا بیٹی کی خوشیوں سے زیادہ عزیز ہے۔

بدلہ لینا تھا تو آپ مجھ سے لیتیں۔۔۔اپنے خون کو تکلیف کیوں دے رہی ہیں؟

دیکھنا چاہتے ہو کیوں؟

آؤ ایک کھیل دکھاتی ہوں تمہیں۔۔۔چلو میری ساتھ۔

وہ ہمدان کو بازو سے کھینچتی ہوئی ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں لے گئیں جہاں بہت سارے مرد تکیوں سے ٹیک لگائے فرش پر بیٹھے تھے۔

رملہ بھی دوڑتی ہوئی ان کے پیچھے چلی آئی۔

اچھا ہوا تم خود یہاں چلی آئی۔۔۔میں تمہیں ہی بلانے والی تھی۔

وہ ہمدان کا بازو چھوڑتی ہوئی رملہ کی طرف بڑھیں اور اسے کندھے سے جھنجوڑتی ہوئیں ہال کے درمیان لے آئیں۔

آج آپ سب کی خدمت میں پیش ہے میرے جگر کا ٹکرا۔۔۔ میری نازوں سے پلی نازک سی گڑیا، آج میں اس کی بولی لگاؤں گی۔۔۔۔ تو کون خریدنا چاہے گا؟

ہر طرف عجیب سا شور برپا ہوگیا۔ سب حیران تھے ان کے اعلان پر کہ وہ اپنی بیٹی کی بولی کیسے لگا سکتی ہیں؟

ہمدان حیرت زدہ سا دیکھتا رہ گیا۔۔۔ ان کے الفاظ کسی دھماکے کی طرح محسوس ہوئے اسے۔

پچاس ہزار۔۔۔۔ ایک آدمی بے باقی سے رملہ کو سر تا پاؤں دیکھتے ہوئے بولا۔

بڑے سستے نکلے آپ جناب۔۔۔ وہ ہنستی ہوئی بولیں اور پلٹ کر ایک نظر خاموش کھڑے ہمدان کو دیکھا۔

ایک لاکھ۔۔۔۔ ایک اور آواز گونجی۔

دو لاکھ۔۔۔۔ ایک اور آواز آئی۔

تین لاکھ۔۔۔ چار لاکھ۔۔۔ ساڑھے چار لاکھ۔۔۔ اسی طرح بڑھتے بڑھتے بات دس لاکھ تک جا پہنچی۔

دس لاکھ ایک۔۔۔ دس لاکھ دو۔۔۔ دس لاکھ تین، مبارک ہو آپ کو آج سے یہ آپ کی ہوئی۔

وہ بیٹی کا ہاتھ اوپر اٹھاتی ہوئی فخریہ انداز میں بولیں۔

رملہ نے بھیگی آنکھوں سے ہمدان کی طرف دیکھا۔

وہ رملہ کی طرف بڑھا اور اس کا ہاتھ تھام کر اس کی ماں کے ہاتھ سے آزاد کیا۔

"یہ بیوی ہے میری کوئی سامان نہی"۔۔۔جو آپ اس کی بولی لگا رہی ہیں۔

کیا کہا تم نے میں نے سنا نہی۔۔۔؟

وہ ایسے ظاہر کر رہی تھیں جیسے کچھ سنا ہی نا ہو۔

میں نے کہا بیوی ہے یہ میری۔۔۔ہمدان غصے میں بولا۔

طوائف کی بیٹی کسی کی بیوی نہی ہو سکتی۔۔۔چھوڑو میری بیٹی کا ہاتھ اور جاؤ یہاں سے۔۔۔اس کا سودا کر دیا ہے میں نے۔

وہ غصے سے آگے بڑھیں اور رملہ کو ہاتھ تھامنا چاہا لیکن ہمدان اس کے سامنے ڈھال بن چکا تھا۔

میں نے کہا ناں آپ ایسا نہی کر سکتی۔۔۔مزید کوئی بات نہی سنوں گا میں چاہے مجھے جان سے کیوں نہ مار دیں آپ۔

اچھا۔۔۔تمہارا یہ شوق بھی ابھی پورا کر دیتی ہوں۔

ان کے اشارے پر چار آدمی ہمدان کی طرف بڑھے اور اسے مارنا شروع کر دیا لیکن اس نے رملہ کا ہاتھ نہی چھوڑا۔

کسی نے پیچھے سے اس کے سر پر وار کیا تو وہ چکراتے سر کے ساتھ فرش پر بیٹھ گیا اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔

اس کے کمزور پڑتے ہی رملہ کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچ لیا گیا۔

لیں جائیں اسے کمرہ تیار ہے آپ کے لیے۔۔۔انھوں نے رملہ کا ہاتھ اس بولی جیتنے والے خبیث انسان کے ہاتھ میں تھما دیا۔

اماں۔۔۔مت کرو یہ ظلم۔

بیٹی ہوں میں آپ کی۔۔۔۔کوئی ماں اپنی بیٹی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہے؟

رملہ جتنا چلا سکتی تھی چلائی مگر اس زوروار آدمی کے سامنے اس کی طاقت کمزور پڑ گئی۔

ہمدان۔۔۔اس آدمی کے ساتھ کھینچتی چلی گئی اور کمرے کے دروازے کو تھام کر زور سے ہمدان کا نام پکارا۔

ہمدان اس کی آواز پر خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے ان کے پیچھے چل دیا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ آدمی کمرے کا دروازہ بند کر چکا تھا۔

وہ دروازے کو کھولنے کی کوشش کرنے لگا لیکن اس کا وجود اس کا ساتھ نہی دے رہا تھا۔

دروازے کے پاس ہی فرش پر گر گیا اور آخری الفاظ جو اس کے منہ سے نکلے وہ یہ تھے۔۔۔"مجھے معاف کرنا میں تمہاری عزت کی حفاظت نہی کر سکا۔"

اس کے بعد اسے کچھ ہوش نہی تھا کہ وہ کہاں ہے اور کہاں نہی۔

جب آنکھ کھلی تو خود کو اپنے کمرے میں دیکھا۔

چونک کر بیٹھ گیا۔ سر پے پٹی بندھی ہوئی تھی اور اس کی امی جائے نماز بچھائے نماز پڑھ کر دعا میں مصروف تھیں۔

سر تھام کر بیٹھ گیا۔۔۔امی۔

بیٹے کی آواز سن کر وہ جائے نماز تہہ لگا کر تیزی سے اس کے پاس آئیں۔

ماں صدقے جائے میرا بچہ۔۔۔ شکر ہے ہوش آگیا میرے بیٹے کو۔

میں یہاں کیسے آیا؟

میں تو۔۔۔ کچھ بولنے ہی والا تھا کہ بولتے بولتے رک گیا۔ بینی کہاں ہے؟

اچانک سے بینی کا خیال آیا۔

وہ اپنے کمرے میں ہے ہمدان۔۔۔ طبیعت ٹھیک نہی ہے اس کی۔۔۔ کیا ہوا تھا تم دونوں کے ساتھ؟

کون لوگ تھے وہ؟

وہ لوگ تم دونوں کو بے ہوشی کی حالت میں پچھلے دروازے کے پاس چھوڑ گئے تھے۔چوکیدار نے دیکھ لیا تھا اسی لیے فوراً ہمیں اطلاع دی۔

کل رات جب تم دونوں کو اس حال میں دیکھا تو ہم سب کی تو جیسے جان ہی نکل گئی تھی۔

کون تھے وہ لوگ اور کیوں کیا انہوں نے ایسا؟

امی میں نہی جانتا وہ لوگ کون تھے اور کیوں کیا انہوں نے ہمارے ساتھ ایسا۔۔۔رملہ کا سوچ کر اسے اپنی بے بسی یاد آ گئی۔

جو بھی ہو وہ میری بیوی ہے اور میں اس کی حفاظت نہی کر سکا۔۔۔ایک بار پھر ہار گیا میں ,شوہر ہونے کا فرض نہی نبھا سکا۔

گھٹنوں پے سر گرائے ظبط اور بے بسی سے آنکھیں زور سے بند کیں۔

ہمدان۔۔۔بیٹا کیا ہوا ہے کچھ بتاو تو سہی۔۔۔تمہاری خاموشی مجھے پریشان کر رہی ہے۔

کچھ نہی امی۔۔۔آپ پریشان نہ ہو میں بلکل ٹھیک ہوں۔بس سر پے زرا چوٹ لگی ہے تو درد ہے سر میں۔

میں بینی سے مل کر آتا ہوں۔۔۔اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

بینی کے کمرے میں گیا تو وہ اٹھ کر بیٹھی رو رہی تھی۔

پریشان سا اس کے پاس بیٹھ گیا۔کیا ہوا رو کیوں رہی ہو تم؟

بہت ڈر گئی تھی میں۔۔۔مجھے لگا تھا شاید زندہ واپس گھر نہی آسکوں گی۔ایسے لگ رہا تھا جیسے زندگی ختم ہو رہی تھی۔

ایک دن میں کیا سے کیا ہو گیا ہمارے ساتھ۔۔۔مجھے تو لگتا ہے رملہ نے کروایا ہے یہ سب کچھ مجھ سے بدلہ لینے کے لیے۔

اگر اس نے بدلہ لینا تھا تو صرف تم سے لیتی مجھ سے نہی۔۔۔اسے چوٹ تم نے دی تھی میں نے نہی،کچھ بھی سوچتی رہتی ہو۔

حلیہ ٹھیک کرو یار اپنا عجیب شکل بنا رکھی ہے۔سب پریشان ہیں گھر میں۔

پریشان تو ہیں ہم سب۔۔۔بینی کی ماں کمرے میں داخل ہوئیں۔

اور اس پریشانی کی وجہ کیا ہے یہ جاننا ہے مجھے،تم بتانا پسند کرو گے آخر یہ سب کس نے کیا ہے؟

تائی امی مجھے کیا پتہ کس نے کیا یہ سب کچھ مجھے تو خود ہوش نہی تھا آپ جانتی ہیں۔

ہمدان تیزی سے بول کر جانے کے لیے اٹھ گیا۔

یہاں بیٹھو آرام سے اور میری بات کا جواب دو ہمدان۔۔۔تم اس طرح بھاگ نہی سکتے۔

آخر چل کیا رہا ہے تمہاری زندگی میں؟

ایسا کیا کارنامہ سر انجام دیا ہے تم نے تمہارے ساتھ ساتھ میری بیٹی کی جان کو بھی خطرہ ہے ؟

آج میرے سوالات کے جواب دیے بغیر کہی نہی جاو گے۔۔۔مجھے سچ جاننا ہے۔

بینی نے گھبرا کر ہمدان کی طرف دیکھا اور سر نفی میں ہلایا۔۔۔جس کا مطلب تھا کہ میں نے کچھ نہی بتایا۔

جیسا آپ سمجھ رہی ہیں ویسا کچھ نہی تائی امی۔۔۔میں نہی جانتا وہ لوگ کون تھے اور کیوں کیا انہوں نے ایسا۔۔۔ہم دونوں زندہ اور سہی سلامت آپ سب کے سامنے ہیں خدا کا شکر ادا کریں۔

آجکل ویسے ہی لوگ پیسہ بنانے کے چکر میں قصائی بنے ہوئے ہیں۔ دوسرے کی جان کی کوئی قدروقیمت ہی نہی ہے ایسے لوگوں کی نظر میں۔

کہہ تو تم سہی رہے ہو بیٹا لیکن اگر بات پیسوں کی ہوتی تو وہ لوگ پیسوں کا مطالبہ کرتے۔۔۔جبکہ انہوں نے ہم سے ایسا کوئی مطالبہ نہی کیا۔

تم دونوں کو سہی سلامت تمہاری ہی گاڑی میں گھر کے باہر پھینک گئے اور حیرت تو اس بات کی ہے کہ انہیں ہمارے گھر کا ایڈریس بھی پتہ تھا۔

یہ سب کچھ اتفاق تو نہی ہو سکتا ناں ؟

ایسا کچھ تو ہے جو میں نہی جانتی۔۔۔کچھ تو چھپا رہے ہو تم دونوں۔

میں اس بارے میں کچھ نہی جانتا تائی امی۔۔۔ابھی میں خود پریشان ہوں ،کچھ پتہ چلا تو بتا دوں گا آپ کو۔۔۔ہمدان بینی کو اشارے میں سمجھاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

دو دن بعد طبیعت کچھ بہتر ہوئی تو یونیورسٹی کے لیے نکل گیا۔بینی ابھی جانا نہی چاہتی تھی لیکن ہمدان کا دل نہی لگ رہا تھا گھر پر۔

یونیورسٹی پہنچا تو رملہ بھی یونیورسٹی آئی ہوئی تھی لیکن اکیلی نہی اس کی اماں بھی ساتھ تھیں۔

کسی انجانے احساس کے زیرِ اثر ان کی طرف بڑھا لیکن رملہ نے اسے دیکھ کر سر نفی میں ہلا دیا اور چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔

اور بھی جس جس کو یہ تصویریں دی ہیں اکٹھی کر کے لے کر آو ورنہ تمہارا وہ حشر کروں گی کہ زندگی بھر یاد رکھو گے۔

وہ نصیر سے بحث کر رہی تھیں اور ہمدان ان کے سامنے آ رکا۔

اسے دیکھ کر وہ بلکل خوش نہی ہوئیں۔رملہ نظریں جھکائے ایسے کھڑی رہی جیسے اسے دیکھا ہی نہ ہو۔

\- - - - - - - - - -

اس سے تو اچھا تھا آپ اپنی بیٹی کا گلا گھونٹ دیتی۔۔۔اگر اتنی تعلیم و تربیت دلانے کے بعد بھی اس کا سودا ہی کرنا تھا۔

ہمدان غصے سے بے خوف بولتا چلا گیا۔

ماں تو اولاد کو آنے والی زرا سی تکلیف پر تڑپ اٹھتی ہے۔آپ کیسی ماں ہیں؟

آپ نے خود اپنی بیٹی کو اس ظالم درندے کے حوالے کر دیا۔

سچ کہو تو مجھے شرم آ رہی ہے اپنے مرد ہونے پر۔۔۔ایک ایسا مرد جسے ایک عورت نے ہرا دیا۔

اپنی عزت کی حفاظت نہی کر سکا میں۔۔۔اس بات کا افسوس مجھے اپنے آخری سانس تک رہے گا۔

میرا درد تو شاید کم ہو جائے لیکن آپ نے جو تکلیف اپنی بیٹی کو دی ہے۔یہ درد وہ تا عمر نہی بھول سکے گی۔

مجھے لگا تھا شاید آپ نے اپنی بیٹی کو پڑھنے کی اجازت دی ہے تو اس کے اچھے مستقبل کا بھی سوچا ہو گا لیکن نہی۔۔۔پیسے کے لالچ میں آپ رشتوں کا تقدس بھی بھول چکی ہیں۔

ہمدان پلیز۔۔۔رملہ آنسو بہاتی ہوئی دونوں ہاتھ ہمدان کے سامنے جوڑتی ہوئی بولی۔

بس آنسو ہی بہاتی رہو۔۔۔کبھی اپنے حق کے لیے آواز مت اٹھانا۔۔۔ہمدان اسی پر تپ گیا۔

میری بیٹی کے لیے کیا سہی ہے اور کیا غلط اس کا فیصلہ کرنے والے تم کون ہوتے ہو؟

زیادہ سر پے مت چڑھو میرے۔۔۔پرانے زخموں کے نشان ابھی مٹے نہی تمہارے۔گلناز بیگم بھی تپ گئیں۔

یہ نشان تو مٹ جائیں گے لیکن۔۔۔جو زخم آپ نے ہماری روح پر لگائے ہیں اس کے نشان کبھی نہی مٹ سکتے۔

ہر غلطی کی ایک سزا ہوتی ہے لیکن جو سزا آپ نے ہم دونوں کو دی ہے اس کے حقدار ہم نہی تھے۔

اچھا۔۔۔اگر ایسی ہی بات ہے تو ابھی لے جاو میری بیٹی کو اپنے گھر۔۔۔جاو بتا دو اپنے سارے گھر والوں کہ تم نے نکاح کر لیا ہے۔

اعلان کرو سب کے سامنے کہ تم نے ایک طوائف کی بیٹی سے نکاح کیا ہے اور اسے اپنی عزت بنانا چاہتے ہو۔

بولو کر سکتے ہو ایسا۔۔۔۔ہے ہمت؟

بس ہو گئے خاموش۔۔۔ بولو اب وبڑی بڑی باتیں کرنا آسان ہے لیکن ان باتوں پر عمل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

مجھے عزت دلانے بھی آیا تھا ایک کم ظرف مرد۔۔۔ اپنے خاندان کے سامنے ہار گیا وہ۔۔۔مجھے کیا ملا یہ زلت بھری زندگی۔

میری بیٹی کا مقدر بھی یہی زندگی ہے تو پھر میں کیوں اسے ایسے راستے پر چلنے دوں جس کی کوئی منزل ہی نہی ہے۔

تم مجھ سے میری بیٹی کو چھیننا چاہتے تھے۔ اسی لیے میں نے تم سے اس کا نکاح پڑھایا تا کہ اسے سمجھا سکوں کہ یہ تمہارے ساتھ وقت تو گزار سکتا ہے لیکن اپنی عزت نہی بنا سکتا۔

اگر تمہیں اس کی اتنی ہی فکر ہوتی تو ہوش میں آنے کے بعد اسے ڈھونڈتے چلے آتے لیکن نہی۔۔۔ تم نے کوشش بھی نہی کی۔

آپ نے موقع ہی کب دیا میری مرضی جاننے کا؟

جس طرح پانچ انگلیاں ایک برابر نہی ہوتی بلکل اسی طرح ہر مرد کم ظرف نہی ہوتا۔۔۔ آپ کی سوچ غلط ہے۔

میں رملہ کو ابھی بھی اپنانے کے لیے تیار ہوں۔ جہاں تک بات میرے گھر والوں کی ہے تو مجھے اس بات کی فکر نہی ہے۔

کوئی اسے قبول کرے یا نا کرے۔۔۔میں اسے قبول کر چکا ہوں یہ میرے لیے کافی ہے۔

رہنے دو بیٹا۔۔۔جاو اپنی پڑھائی پر دھیان دو۔جس دن ساری دنیا کے سامنے اسے اپنانے کی ہمت آ گئی تم میں اس دن چلے آنا۔

میں خوشی خوشی اپنی بیٹی تمہارے ساتھ رخصت کر دوں گی۔

انہوں نے آگے بڑھ کر رملہ کا ہاتھ تھامنا چاہا لیکن ہمدان اس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔

مت کریں ایسا۔۔۔اس بے گناہ کو سزا مت دیں۔اس کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے۔کم از کم آپ تو ترس کھائیں۔

کیا آپ کو تکلیف نہی ہوتی اس کے آنسو دیکھ کر؟

کیسی ماں ہیں آپ۔۔۔آپ مجھے بتائیں اگر آپ کو پیسے ہی چاہییے تو, جتنی رقم آپ چاہیں گی آپ کو ملے گی لیکن بدلے میں مجھے اس کی خوشیاں چاہییے۔

ہمارے معاملات پیسوں سے بڑھ کر ہیں۔۔۔تم ابھی نہی سمجھو گے اور میں ابھی سمجھانا بھی نہی چاہتی۔بہتر یہی ہو گا کہ تم اپنے راستے الگ کر لو۔میری بیٹی کا اچھا برا سب پتہ ہے مجھے تمہیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہی ہے۔

چلو رملہ۔۔۔وہ رملہ کو بازو سے کھینچتی ہوئی وہاں سے لے گئیں اور رملہ بس پلٹ کر ہمدان کو دیکھتی رہ گئی۔

IamSorry

سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے۔ رملہ نے میری انسلٹ کی تھی سب کے سامنے بس اسی کا بدلہ لے رہا تھا میں۔

ان دونوں کے وہاں سے جاتے ہی نصیر ہمدان کے پاس آ رکا اور شرمندگی سے سر جھکائے معافی مانگنے لگا۔

آج تمہاری نظریں زمین پر کیوں جھکی ہیں؟

میری طرف دیکھ کر بات کرو نصیر۔۔۔ تمہاری یہ شرمندگی اب کسی کام کی نہی ہے۔

کچھ اندازہ بھی ہے تمہیں کہ تم نے کِیا کیا ہے؟

ایک نہی بلکہ تین زندگیاں برباد کرنے کی کوشش کی ہے تم نے۔۔۔ تمہاری اس بدلہ لینے والی گھٹیا سوچ نے مجھے اور رملہ کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔

تم خود بھی سکون میں نہی رہو گے۔۔۔ لکھ لو میری بات آج۔ کبھی وقت ملے تو اکیلے بیٹھ کر سوچنا کہ تم نے ایک معصوم لڑکی کو کس طرح برباد کیا ہے۔

وہ لڑکی جس نے اپنے سنہرے مستقبل کے خواب دیکھ کر اس یونیورسٹی میں قدم رکھا تھا۔ آج زلت کا تمانچہ لیے یہاں سے جا رہی ہے۔

شرم آ رہی ہے مجھے کہ میری وجہ سے ایک معصوم لڑکی کی زندگی زلت کا گڑھ بن گئی۔

قصور میرا تھا کہ مجھے اس سے ہمدردی تھی۔۔۔بس یہی غلطی ہوئی مجھ سے، میری ہمدردی اس کے لیے وبالِ جاں بن گئی۔

پوری یونیورسٹی میں اس وقت دو ہی نام زیرِ بحث ہیں۔ رملہ اور ہمدان۔۔۔اور اس کا سارا کریڈیٹ تمہیں جاتا ہے۔ تمہاری وجہ سے ہی تو یہ اعزاز ہمیں ملا ہے۔

میں تو کسی طرح سامنا کر ہی لوں گا دنیا کہ لیکن رملہ کے لیے یہاں پڑھنا اب کسی عزاب سے کم نہی ہے۔

خیر مناو تم اپنی۔۔۔ہم سے نہی بلکہ اللہ سے کیونکہ اللہ اپنے حقوق تو معاف کر سکتا ہے لیکن حقوق العباد نہی۔

آئیندہ میرے سامنے مت آنا۔۔۔اسے غصے سے گھورتے ہوئے اپنی کلاس کی طرف بڑھ گیا۔

نصیر بے بس سا سیڑھیوں میں بیٹھ گیا بے۔۔۔بدلے لینے کی آگ میں بہت بڑا گناہ ہو گیا مجھ سے۔

سمجھ نہی آ رہا کیسے ٹھیک کروں یہ سب۔۔۔رملہ کی بے بسی اور اس کے آنسو مجھے سونے نہی دیتے۔

دن بدن میری بے چینی بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ اس سے معافی بھی مانگوں تو کیسے۔۔۔ اس کی اماں اسے اکیلا چھوڑنے کو تیار ہی نہی ہیں اور اس کا نمبر بھی بند ہے۔

اگر میں نے اس سے معافی نہ مانگی تو میری زندگی تباہ ہو جائے گی۔ میرا سکون برباد ہو چکا ہے۔ یہ کہانی اس طرح بدل جائے گی یہ تو میں نے سوچا ہی نہی تھا۔

میں تو بس رملہ کو ڈی گریڈ کرنا چاہتا تھا لیکن اس سے زیادہ ڈی گریڈ میں خود ہو چکا ہوں۔

ڈیڈ نے بولا ہے کہ گھر نہ آوں اور مام الگ ناراض ہیں۔ ابھی انہیں میری اس حالت کا نہی پتہ چلا ورنہ معاملہ مزید بگڑ سکتا ہے۔

سمجھ نہی آ رہا کروں تو کیا کروں؟

شرمندگی کے دلدل میں پھنس چکا ہوں میں۔۔۔ کوئی تو راستہ ہو گا اس سے باہر نکلنے کا۔

بے بسی سے اپنے بال مٹھی میں جکڑتے ہوئے اٹھ کر اپنی کلاس کی طرف بڑھ گیا۔

کلاس میں داخل ہوا تو سب اس کو گھور رہے تھے۔ اس کی حالت ہی ایسی تھی۔ چہرے پر زخم کے نشان اور ہاتھ پر بندھی پٹیاں اس کی بے بسی واضح کر رہی تھیں۔

کیا ہے تم سب کو۔۔۔ ایسے کیوں دیکھ رہے ہو مجھے؟

میرے چہرے پر کوئی لیکچر لکھا ہے کیا جو میرے کلاس میں داخل ہوتے ہی سب سیریس ہو گئے۔

ایکسیڈنٹ ہوا میرا۔۔۔کوئی شوق نہی مجھے پٹیاں باندھنے کا۔

رملہ کی خالی سیٹ پر نظر پڑی تو بولتے رک گیا۔

بس کر یار کتنا جھوٹ بولے گا۔۔۔سب جانتے ہیں ہم کونسا ایکسیڈنٹ ہوا ہے تمہارا۔

رملہ کے گھر والوں نے پھینٹی لگائی ہے تجھے وہ بھی کپڑے ڈھونے والے ڈنڈے

سے۔۔۔سہی ہڈیاں توڑی ہیں انہوں نے تمہاری۔

دو لڑکے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے بولے اور ساری کلاس ہنسنا شروع ہو گئی۔

نصیر غصے سے ان میں سے ایک پر جھپٹا اور اسے گریبان سے کھینچتے ہوئے زمین پر پٹخ دیا۔

نام مت لینا آئیندہ اس کا۔۔۔ورنہ زبان کھینچ لوں گا تمہاری سمجھے؟

کس کس کو روکو کے اس کا نام لینے سے؟

ایک لڑکی غصے سے اس کی طرف بڑھی۔

تمہیں کیا لگا ایک لڑکی کی عزت اتنی سستی ہوتی ہے کہ تم اسے کہی بھی اچھال دو۔

تم نے اس بیچاری پر اتنا گھٹیا الزام لگایا ہے کہ وہ یونیورسٹی چھوڑ کر چلی گئی صرف تمہاری

وجہ سے۔

ڈوب کر مر جاو تم۔۔۔تم جیسے گھٹیا انسان کو اس یونیورسٹی میں نہی ہونا چاہیے۔

گھٹیا وکم ظرف۔۔۔ تمہیں تو جان سے مار دینا چاہیے تھا انہیں تاکہ آئیندہ کوئی بھی گھٹیا انسان ایسا قدم اٹھانے سے پہلے ہزار بار سوچتا۔

نصیر کچھ نہی بولا کیونکہ اس کے پاس کوئی جواب ہی نہی تھا۔ چپ چاپ کلاس سے باہر نکل گیا۔

ہمدان یونیورسٹی سے باہر نکلا ہی تھا کہ ایک انجان نمبر سے کال آنا شروع ہو گئی۔

اس نے کال پک کر لی۔۔۔ ہیلو۔

ہمدان بھائی میں روشنی۔۔۔۔

کون روشنی؟

میں نے پہچانا نہی آپ کو۔۔۔ ہمدان سوچ میں پڑ گیا۔

ہمدان بھائی میں روشنی رملہ کی دوست۔۔۔ بڑی مشکل سے آپ کا نمبر ملا ہے۔

مجھے آپ کو بتانا تھا کہ رملہ بی بی کو ان کی اماں یہاں سے کسی دوسرے ملک بھیج رہی ہیں۔ رملہ بی بی بہت پریشان ہیں۔ آپ ان کو روک لیں آ کر کیونکہ آپ ہی ہیں جو انہیں بچا سکتے ہیں۔

جتنی جلدی ہو سکے آپ یہاں پہنچ جائیں۔ وہ بہت رو رہی ہیں۔

میں آ رہا ہوں۔۔۔ لیکن آنا کہاں ہے؟

یاد آنے پر ہمدان جلدی سے بولا۔

وہاں ہی جہاں آپ ان سے پہلی بار ملے تھے۔ بد قسمتی سے یہی ان کا گھر ہے۔

ٹھیک ہے میں پہنچتا ہوں۔۔۔ کال کاٹ کر تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھا۔

گاڑی اسٹارٹ کی اور نکل گیا۔ کیا مصیبت ہے۔۔۔ ایک پریشانی ختم نہی ہوتی اور دوسری شروع ہو جاتی ہے۔

یہ ماں کم جلاد زیادہ لگتی ہیں مجھے۔۔۔ کوئی اپنی اولاد پر اتنے ظلم کیسے کر سکتا ہے۔

سوچ سوچ کر ہی حیرت ہو رہی ہے مجھے۔۔۔ پہلے نکاح اور اب اسے یہاں سے کہی اور بھیج رہی ہیں۔

پتہ نہی کیا چاہتی ہیں یہ مجھ سے۔۔۔ آج کھل کر بات کرنی پڑے گی ان سے اور ان سے پوچھنا پڑے گا کہ آخر ان کی کیا دشمنی ہے میرے ساتھ جو یہ سب کر رہی ہیں۔

ایک تو بینی نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔ ساتھ والی سیٹ پر بجتے اپنے فون کو دیکھ کر اسے مزید غصہ آیا۔

فون سائلنٹ پر لگا کر سیٹ پر واپس پھینک دیا۔ سمجھ نہی آ رہی آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔ ایک ہاتھ ماتھے پے رکھے سوچ میں پڑ گیا۔

نصیر نے جو کچھ کیا اس میں میرا کیا قصور تھا۔ جتنا نقصان رملہ کا ہوا تھا میرا بھی اتنا ہی ہوا۔

پھر یہ نکاح۔۔۔اس نکاح کا مقصد کچھ سمجھ نہی آ رہا مجھے۔

کبھی کبھی دل کرتا ہے کسی سے شئیر کرلوں شاید تکلیف کچھ کم ہو جائے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ شئیر کروں بھی تو کس سے؟

کوئی ہے ہی نہی میرے پاس جس کے کاندھے پے سر رکھ کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرلوں۔

امی تو کبھی نہی سنیں گی میری بات۔۔۔واویلہ مچا دیں گی گھر میں اور تائی جان۔۔۔وہ بے گھر کردیں گی سب کو۔

بینی کو بتایا تو وہ تو شاید میرا قتل ہی کردے اور مجھے ہی غلط سمجھے گی وہ اتنا تو مجھے پتہ ہے۔

ایسا کوئی خاص دوست بھی نہی میرے پاس۔۔۔گہری سانس لیتے ہوئے مسکرا دیا۔

ایک دوست تھی جسے میں نے گنوا دیا۔کاش اس کے لیے کوئی قدم اٹھایا ہوتا میں نے تو آج وہ میرے ساتھ ہوتی۔

ایک کو تو کھو چکا ہے اب دوسری دوست کھونے کی ہمت نہی ہے مجھ میں۔۔۔یا اللہ میری مدد کر میں بہت مشکل میں ہوں۔تیرے سوا کوئی مدد نہی کرسکتا میری۔

ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد آخر کار مطلوبہ جگہ پہنچ گیا۔

آج چہرہ چادر میں نہی چھپایا۔۔۔گاڑی لاک کرتے ہوئے تیزی سے کوٹھے کی سیڑھیاں پھلانگتا چلا گیا۔

اے کون ہے توں۔۔۔کس سے ملنا ہے تجھے؟

بواجی سے بات ہوئی تمہاری؟

مین دروازے پر پہنچا تو ایک آدمی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

کون بواجی۔۔۔۔؟

ہمدان ناسمجھی میں بولا۔

بواجی۔۔۔میرا مطلب یہاں کی مالکن گلناز بیگم۔

اس کی بات پر ہمدان مسکرادیا اور اسے راستے سے ہٹاتے ہوئے اندر داخل ہو گیا۔

جا کر بتا دو اپنی بواجی کو کہ ان کا داماد آیا ہے۔

آرڈر دینے کے انداز میں اندر داخل ہوا اور ٹانگ پر ٹانگ جمائے صوفے پر بیٹھ گیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمدان کو سامنے دیکھ کر گلناز بیگم کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئیں۔ وہ تیزی سے نیچے آئیں اور سامنے والے صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گئیں۔

یہاں آنے کا مقصد۔۔۔۔؟

انتہائی ادب سے سوال پوچھا گیا۔

ہمدان طنزیہ مسکرا دیا۔۔۔کمال ہے ویسے آپ کا داماد پہلی بار گھر آیا ہے۔ خاطر تواضع کرنے کی بجائے اس سے آنے کا مقصد پوچھ رہی ہیں آپ۔۔۔اپنی بیوی سے ملنے آیا ہوں۔

میری بیوی سے ملنے سے تو نہی روک سکتی آپ مجھے۔۔۔آخر کار شوہر ہوں اس کا,پورا حق ہے مجھے اس سے ملنے کا۔

وہ یہاں نہی ہے۔کہی دور گئی ہے اپنی ایک دوست کی شادی میں۔۔۔گلناز بیگم نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

کوئی بات نہی آپ مجھے ایڈریس دے دیں,میں خود پہنچ جاوں گا۔

ہمدان کی بات پر انہوں نے حیرت سے ارد گرد نظر دوڑائی اور غصے سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

تم اس سے نہی مل سکتے۔

کیوں نہی مل سکتا میں۔۔۔؟

بھول کیوں جاتی ہیں کہ اب وہ صرف آپ کی بیٹی نہی ہے۔ایک اور رشتہ شامل ہو چکا ہے اس کی زندگی میں۔

حقدار بدل چکے ہیں۔ آپ سے زیادہ میرا حق ہے اب آپ کی بیٹی پر۔۔۔ بہتر یہی ہو گا کہ آپ اسے یہاں بلائیں میرے سامنے۔

یہ رشتہ تو آپ نے ہی جوڑا تھا تو اب یہ پابندیاں کیسی؟

میرا جب جب دل چاہے گا میں یہاں آوں گا اور اپنی بیوی سے ملوں گا۔

ضد کیوں کر رہے ہو؟

ایک بار کہہ دیا ناں کہ تم اس سے نہی مل سکتے تو نہی مل سکتے۔۔۔ یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہی ہے۔

اپنا اور میرا وقت ضائع مت کرو۔

وقت کون ضائع کر رہا ہے یہ آپ بہتر جانتی ہیں۔مجھے رملہ سے ملنا ہے وہ بھی ابھی۔۔۔اسی وقت۔

جب وہ یہاں ہے ہی نہی تو تم سے کیسے مل سکتی ہے؟

فضول تماشہ مت لگاو یہاں۔۔۔ میری بیٹی کے بارے میں بات کر رہے ہو، آج تک کسی کو اجازت نہی دی کہ کوئی میری بیٹی پر حق جما سکے۔

تمہارا لحاظ کر رہی ہوں اس کا مطلب یہ نہی کہ تم سر پہ چڑھتے جاو۔۔۔ آئندہ یہاں آنے کی حماقت مت کرنا۔

ورنہ۔۔۔۔۔؟

ورنہ کیا کرلیں گی آپ؟

آج بتا ہی دیں مجھے۔۔۔جواب لیے بغیر یہاں سے نہی جاوں گا میں۔

آخر ایسی کیا مجبوری تھی آپ کی جو آپ نے اپنی بیٹی کو اتنی بڑی سزا دی ہے؟

اور جہاں تک بات ہے حق جتانے کی۔۔۔تو ایک بات میں آپ کو صاف صاف بتا دوں اگر آپ بھول رہی ہیں تو۔۔۔یہ حق مجھے خود آپ نے ہی دیا ہے۔

میں کیا چاہتا ہوں یہ جاننا ضروری سمجھا ہی نہی آپ نے۔۔۔رملہ کیا چاہتی ہے کیا نہی،اپنی بیٹی کی مرضی بھی جاننا ضروری نہی سمجھا آپ نے۔

آخر ایسی کیا دشمنی تھی آپ کی اپنی بیٹی سے؟

پہلے حق دیتی ہیں آپ اور پھر حق چھیننے کی بات کرتی ہیں۔آخر آپ کا مقصد کیا ہے؟

مقصد اگر تمہیں بتانا ہوتا تو کب کا بتا چکی ہوتی۔۔۔تم ابھی ناسمجھ ہو نہی سمجھو گے۔

اماں۔۔۔کیا ہو رہا ہے یہ سب یہاں؟

رملہ سیڑھیوں سے نیچے آتی ہوئی بولی۔

اسے آتے دیکھ کر ہمدان کے چہرے پر سکون بھری مسکراہٹ پھیل گئی۔اٹھ کر اس کی طرف چل دیا۔

اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر رملہ نے ماں کی طرف دیکھا اور نظریں جھکائے کھڑی ہو گئی۔

آپ کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔؟

با مشکل بولی۔ اس کے لڑکھڑاتے الفاظ اس بات کا ثبوت تھے کہ وہ دل سے نہی کہہ رہی تھی بلکہ ڈر کی وجہ سے یہ سوال کرنے پر مجبور ہو چکی تھی۔

لینے آیا ہوں میں تمہیں۔۔۔ ہمدان اس کے رویے پر گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔

غصے سے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا اور رملہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے گلناز بیگم کی طرف بڑھ گیا۔

لے کر جا رہا ہوں اپنی بیوی کو۔۔۔ آپ اسے مجھ سے دور نہی رکھ سکتی۔

میرا حق ہے اس پر۔۔۔ وہ بھی سب سے زیادہ اور اس کا فرض ہے میری ہر بات ماننا۔

رملہ نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا اور ماں کے پاس جا رکی۔

ہمدان اپنے خالی ہاتھ کو دیکھتا رہ گیا اور گلناز بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

یہ میری بیٹی ہے اور اس پر سب سے زیادہ حق میرا ہی رہے گا ہمیشہ۔۔۔ کسی غلط فہمی میں مت رہنا تم ملِ گیا جواب۔

جاو اب یہاں سے۔۔۔ کہی ایسا نا ہو مجھے دھکے مار کر نکلوانا پڑے۔

یہ بیٹی آپ کی ہے لیکن اب میری بیوی ہے۔۔۔ یہ مجبور ہو سکتی ہے لیکن میں نہی۔۔۔ رملہ چلو یہاں سے۔

میں لینے آیا ہوں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔ ایسے بے حس لوگوں میں جی نہی سکو گی تم, میرا ہاتھ تھام لو اور پیچھے پلٹ کر مت دیکھنا۔

رملہ نے آنسو بہاتے ہوئے ہمدان کے ہاتھ کو دیکھا اور سر نفی میں ہلا دیا۔ نہی۔۔۔۔ آپ یہاں سے چلے جائیں ہمیشہ کے لیے اور کبھی پلٹ کر مت دیکھئے گا۔

میری اماں نے میرے لیے جو بھی فیصلہ کیا ہے وہی سہی ہے میرے لیے۔۔۔ آپ اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائیں۔

میری وجہ سے آپ کو رکنے کی ضرورت نہی ہے۔ آپ اس نکاح کو ایک حادثہ سمجھ کر بھول جائیں۔

ہمدان نے بے بسی سے اپنے خالی ہاتھ کو دیکھا اور غصے سے رملہ کی طرف بڑھ کر اسے کندھوں سے تھام کر جھنجوڑا۔

حوش میں تو ہو تم۔۔۔؟

نکاح کوئی حادثہ نہی ہوتا۔۔۔ میں نے اللہ کو حاضر و ناظر جان کر اس رشتے کو دل سے قبول کیا ہے۔

حالات چاہے جیسے بھی تھے لیکن اب میری بیوی ہو تم۔۔۔ تمہیں اکیلا سسکنے کے لیے نہی چھوڑ سکتا۔

جانتا ہوں تم ایک بے حس ماں کی بیٹی ہو اور ماں کے پیار میں مجبور ہو لیکن میرا تو سوچو۔۔۔ کیا تم نہی جانتی میں زندگی میں پہلے کتنا کچھ کھو چکا ہوں۔

تمہیں کھونے کی ہمت نہی ہے مجھ میں۔۔۔ ضد چھوڑو اور چلو میرے ساتھ میں تمہارے لیے ساری دنیا سے لڑ لوں گا لیکن تمہیں تڑپتے ہوئے نہی چھوڑ سکتا۔

کسی کی پرواہ نہی کروں گا میں۔۔۔ بس تم میرا ساتھ دو۔

میں بھی آپ کی خاطر کر رہی ہوں یہ سب لیکن آپ کو بتا نہی سکتی۔۔۔ بہت مجبور ہوں۔

آپ کی زندگی مجھے اپنی خوشیوں سے زیادہ عزیز ہے۔ دل ہی دل میں آنسو بہاتی ہوئی بولی لیکن ہمدان کے سامنے ایک لفظ نہی بولا۔

چھوڑو میری بیٹی کو۔۔۔ کیا کر رہے ہو تم؟

گلناز بیگم غصے سے آگے بڑھی اور رملہ کو آزاد کرنا چاہا مگر ہمدان کی گرفت مظبوط تھی۔

اگر تم اسی طرح کرتے رہے تو مجبوراً مجھے پولیس کو بلانا پڑے گا۔۔۔ گلناز بیگم جب رملہ کو ہمدان کی گرفت سے آزاد نا کر سکی تو دھمکیوں پے آگئیں۔

پولیس کیوں بلانی ہے آپ نے۔۔۔ اپنے غنڈے بلائیں اور یہی ختم کر دیں مجھے تاکہ آپ کے بدلے کی آگ ٹھنڈی پڑ جائے۔

رملہ ڈر کر پیچھے ہٹی۔۔۔ آج سے پہلے اس نے کبھی ہمدان کو اتنے غصے میں نہی دیکھا تھا۔

میں بھی دیکھتا ہوں کس حد تک جا سکتی ہیں آپ۔۔۔ آج یا تو آر یا پھر پار، اسے قصے کو کوئی تو منزل دے ہی دیں آج۔

قصہ تو تمہارا اسی دن ختم کر سکتی تھی میں اگر کرنا ہوتا۔۔۔ اپنی بیٹی کی وجہ سے مجبور ہوں میں کیونکہ یہ چاہتی ہے کہ تمہاری زندگی بخش دوں۔

اچھا۔۔۔ تو اس طریقے سے ٹارچر کر رہی ہیں آپ اسے۔۔۔ اگر ایسی ہی بات ہے تو میں ابھی آپ کو اس مجبوری سے آزاد کر دیتا ہوں۔

اپنی جیب سے پسٹل نکال کر اپنی کن پٹی پر رکھتے ہوئے رملہ کی طرف بڑھا۔

میری جان بچانے کے لیے کر رہی ہو ناں یہ سب کچھ۔۔۔ اگر میں ہی نہی رہوں گا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

نہی۔۔۔ رملہ چلاتی ہوئی آگے بڑھی اور اس کے ہاتھ سے پسٹل چھینے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔

اماں پلیز کچھ کریں۔۔۔ آپ جو کہیں گی میں کروں گی لیکن انہیں کچھ نہی ہونا چاہیے۔

بیٹی کو تڑپتے دیکھ کر گلناز بیگم آگے بڑھی اور اسے گلے سے لگا لیا۔

اس طرح تو تم ٹارچر کر رہے ہو اپنی بیوی کو۔۔۔ایسا کرنے سے کچھ حاصل نہی ہو گا تمہیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔مان لیتی ہوں میں تمہاری بات اور بھیج دیتی ہوں اسے تمہارے ساتھ لیکن۔۔۔تم اکیلے نہی لے کر جاو گے اسے بلکہ اپنے خاندان کے ساتھ آو گے میری بیٹی کو رخصت کرنے۔

ہمدان نے پسٹل واپس جیب میں رکھ لی۔۔۔مجھے تھوڑا وقت چاہیے لیکن۔۔۔تب تک یہ آپ کے پاس میری امانت ہے۔

اگر میری امانت میں خیانت کرنے کی کوشش کی گئی تو مجھ سے برا کوئی نہی ہو گا۔

ہمدان کا یہ بدلہ ہوا روپ دیکھ کر رملہ ایک کونے میں کھڑی آنسو بہانے لگ گئی۔یہ چند دن کی ملاقات کا اثر تھا یا نکاح کے دو بول کا وہ نہی سمجھ پا رہی تھی۔

ہمدان کی یہ جنونیت اس کے لیے خطرے کی گھنٹی تھی۔بے بسی سے چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اس کے رونے کی آواز سن کر ہمدان اپنی بات درمیان میں چھوڑ کر اس کی طرف بڑھا۔۔۔پھر پلٹ کر گلناز بیگم کی طرف دیکھا۔

کیا میں تھوڑی دیر کے لیے بات کر سکتا ہوں اپنی بیوی سے۔۔۔؟

گلناز بیگم نے بے بسی میں سر اثبات میں ہلایا اور روشنی کو رملہ کو اس کے کمرے میں لیجانے کا اشارہ دیا۔

ہمدان ان دونوں کے ساتھ کمرے میں پہنچ گیا۔

آپ دونوں بیٹھیں میں آتی ہوں۔۔۔روشنی مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

ہمدان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے پاس چلا آیا۔مجھے روشنی کی کال آئی تھی کہ آنٹی کسی دوسرے ملک بھیجنا چاہ رہی ہیں تمہیں۔۔۔مجھ سے رہا نہی گیا تو میں فوراً چلا آیا۔

سچ کہوں تو مجھے ڈر لگ رہا ہے آپ سے۔۔۔میں بھی آپ سے دور بھیجنے کے اماں کے اس فیصلے کو بہتر سمجھتی ہوں۔۔۔آپ کا یہ نیا روپ میرے لیے بہت خوفناک تھا۔

رملہ کی بات پر ہمدان مسکرا دیا۔مجھے اس روپ میں آنے کے لیے مجبور کیا گیا تھا ورنہ میں ایسی چیزوں سے دور ہی رہتا ہوں۔

کیوں میرے لیے اتنی بڑی قربانی دے رہی ہو؟

میری جان کیا تمہاری خوشیوں سے عزیز ہے؟

جانتی ہو ایک بار ٹوٹ چکا ہوں میں۔۔۔اب دوبارہ ٹوٹنے کی ہمت نہی ہے مجھ میں۔

آگے بڑھا اور رملہ کے دونوں ہاتھ تھامے گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

میں نہی جانتا یہ سب کیوں ہو رہا ہے ہمارے ساتھ۔۔۔آنٹی کیوں کر رہی ہیں ایسا مجھے اب کسی سے ڈر بھی نہی لگ رہا۔۔۔بے خوف ہو چکا ہوں میں۔

اگر اس وقت مجھے کسی کی پرواہ ہے تو وہ تم ہو۔۔۔جب سے ہمارے درمیان یہ رشتہ جڑا ہے ہر وقت تمہارا ہی خیال رہتا ہے اس دل میں۔۔۔رملہ کا ہاتھ سینے پہ رکھتے ہوئے جزبات سے چور لہجے میں بولا۔

مجھے کچھ سمجھ نہی آ رہا کہ ہمارا مستقبل کیا ہو گا لیکن میں اتنا جانتا ہوں مستقبل چاہے کچھ بھی ہو لیکن تم ہمیشہ میرے پاس رہو۔

محبت کہو یا عشق میں نہی جانتا۔۔۔بس اتنا جانتا ہوں کہ یہ دل تمہیں کھونا نہی چاہتا۔

وعدہ کرو تم میرا ساتھ نہی چھوڑو گی۔۔۔حالات چاہے جیسے بھی ہو میرا یقین کرو گی۔

بس اتنا ہی بولا تھا کہ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے رملہ کے سامنے زمین بوس ہو گیا۔

پیچھے سے کسی نے اس کے سر پر وار کیا تھا۔

رملہ چلاتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور ہمدان کے سر سے بہتا خون دیکھ کر تو اس کے جیسے ہوش ہی اڑ گئے۔

گلناز بیگم کمرے میں داخل ہوئی اور مسکرادیں۔۔۔اسے ہاسپٹل پہنچادو اور اس کی گاڑی سے فون لے کر اس کے گھر اطلاع پہنچادو۔

اماں یہ ظلم ہے۔۔۔آپ کیوں کر رہی ہیں ایسا؟

ہمدان کی حالت دیکھ کر مزید چپ نا رہ سکی۔

تم خاموش رہو۔۔۔کچھ نہی ہو گا اسے بچ جائے گا۔اس کی فکر چھوڑ کر جانے کی تیاری کرو۔

میں نہی جاوں گی اماں۔۔۔یہ ظلم ہے۔آپ اتنی بے حس کیسے ہو سکتی ہیں۔

تیزی سے ہمدان کی طرف بڑھی اور اس کے سر سے بہتے خون پر اپنا ڈوپٹہ اتار کر رکھ کر خون کو روکنے کی کوشش کی۔

اٹھو یہاں سے رملہ۔۔۔مجھے مجبور مت کرو کہ میں تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک کروں۔

لے کر جاو اسے جلدی یہاں سے اس سے پہلے کہ مر جائے یہ۔۔۔گلناز بیگم غصے سے چلائی تو ان کے آدمی ہمدان کو اٹھائے وہاں سے لے گئے۔

رملہ آنسو بہاتی وہی زمین پر بیٹھ گئی اور اپنے ہاتھوں پر لگے ہمدان کے خون کو دیکھنے لگ گئی۔

اماں جانتی ہیں اس کا قصور کیا ہے؟

میں بتاتی ہوں آپ کو۔۔۔اس کا قصور یہ ہے کہ اس نے آپ کی بیٹی کا احساس کیا ہے۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں ایک طوائف کی بیٹی ہوں ہمیشہ میری عزت کی حفاظت کی ہے۔

لیکن آپ نے اس کے ساتھ کیا کر دیا۔۔۔اس گناہ کی سزا ملے گی ہم سب کو۔۔۔دیکھ لینا اماں۔

آپ کی بیٹی بھی اس "رقصِ عشق" میں پل پل تڑپے گی۔۔۔جتنا درد آپ نے اسے دیا ہے ناں اتنا ہی درد مجھے ہو رہا ہے۔جانتی ہے کیوں۔۔۔؟

کیونکہ آپ کی بیٹی اس سے عشق کر بیٹھی ہے۔پہلی ہی نظر میں، پہلی ملاقات میں۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ میرا نہی ہو سکتا پھر بھی اس کی تمنا کرتی رہی۔

اس بات سے انجان تھی کہ میرا اس کو چاہنا اس کے لیے اتنی بڑی سزا بن جائے گا۔

یہ سزا میں بھی تا زندگی بھگتوگی۔۔۔"رقصِ عشق" کا یہ کھیل اب ساری زندگی دیکھیں گی آپ۔

اگر سکون میں وہ نہی رہے گا تو آپ کی بیٹی بھی تڑپے گی۔۔۔میرے دل پر تو پابندی نہی لگا سکتی آپ۔

اس دل میں بس ایک ہی نام رہے گا ہمیشہ۔۔۔ہمدان وہمدان وہمدان۔

میری بے بسی مجھے زندگی بھر نہی بھولے گی اماں۔۔۔۔پتہ نہی کس جرم کی سزا دے رہی ہیں آپ ہم دونوں کو۔

روشنی کمرے میں داخل ہوئی اور تیزی سے رملہ کی طرف بڑھی۔۔۔وہ روشنی کے گلے لگ کر پھوٹ کر رو دی۔

سنبھالو اسے روشنی اور ایک گھنٹے تک اسے کمرے سے باہر لے آنا۔۔۔ائیرپورٹ جانا ہے اس نے وٹائم ہو رہا ہے۔

حکمانہ انداز میں بولتی ہوئیں کمرے سے باہر نکل گئیں۔

چپ ہو جائیں بی بی جی۔۔۔اللہ سب ٹھیک کرے گا۔ روشنی اسے تسلیاں دینا شروع ہو گئی اور ساتھ ہی ساتھ خود بھی آنسو بہاتی رہی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی ہمدان کے زخمی ہونے کی خبر گھر پہنچی گھر میں تو جیسے کہرام مچ گیا۔ اس کی امی نے رو رو کر برا حال کر لیا۔

وہ لوگ تو پہلے ہی پریشان بیٹھے تھے بیٹی کی وجہ سے۔۔۔وہ سیڑھیوں سے گری تھی اسے ہاسپٹل لے کر گئے ہوئے تھے اور اب ہمدان کے ہاسپٹل پہنچنے کی خبر مل گئی۔

علی بھی پریشان ہوچکا تھا اور ساتھ جانے کی ضد کر رہا تھا لیکن اس کے بابا نے ساتھ لیجانے سے سے انکار کر دیا کیونکہ اماں اور ابا جی گھر پر اکیلے تھے۔

علی کو ان کے پاس چھوڑ کر دونوں میاں بیوی ہاسپٹل کے لیے نکل گئے۔

بڑے ملک صاحب تک خبر پہنچی تو وہ بھی سر تھام کر بیٹھ گئے۔

وہ بیٹی کی وجہ سے پہلے ہی پریشان بیٹھے تھے۔ اوپر سے ہمدان کی خبر آ گئی۔

انہوں نے اپنی بیگم کو یہ خبر سنائی تو وہ سر تھام کر بیٹھ گئیں۔۔۔ یا اللہ ہمیں معاف کر دے ہم سے ایسی کونسا گناہ ہوگیا جس کی اتنی بڑی سزا مل رہی ہے ہمیں۔

پہلے بیٹی کو ہاسپٹل لے کر آئے ہیں اور اب داماد کی خبر آ گئی۔

پتہ نہی کس کی نظر لگ گئی ہے ہمارے گھر کو۔۔۔ آنسو بہاتی ہوئی سجدے میں گر گئیں۔

دوسروں کا گھر جلانے والے اکثر بے سکون ہی رہتے ہیں۔۔۔ ملک صاحب کا لہجہ طنزیہ تھا۔

وہ جائے نماز سمیٹ کر ان کے پاس آ گئیں۔۔۔ میں نے کس کا گھر جلایا ہے جو آپ ہر وقت مجھ سے جلے کٹے رہتے ہیں۔

کسی کا نہی۔۔۔ اس وقت بحث کرنے کے موڈ میں نہی ہوں میں ، اپنی بیٹی کی فکر ہے مجھے۔۔۔ کسی اور دن بحث کر لینا۔

آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے مجھے بیٹی کی فکر نہی ہے۔ اکلوتی اولاد ہے میری۔۔۔مجھے اس کی فکر نہی ہوگی تو کس کو ہوگی؟

اپنی بیٹی کی خاطر آپ کے بھائی اور اس کے پورے خاندان کو اپنے گھر میں پناہ دی اور ان کے بچوں کے جوتے کپڑے سے لے کر یونیورسٹی اور کالج کے خرچے اٹھا رہی ہوں۔

میری بیٹی کو کسی دوسرے گھر نہ جانا پڑے اسی لیے ان سب کو برداشت کر رہی ہوں ورنہ جس طرح کی آپ کے بھتیجے کی حرکتیں ہیں ایک منٹ نہ لگاوں اسے گھر سے نکالنے میں۔

بیٹی کی وجہ سے مجبور ہو چکی ہوں میں۔۔۔ہاتھ بندھے ہیں میرے۔

ضرور یہ ہمدان کا ہی کوئی کارنامہ ہے.جس کا نتیجہ اس کے ساتھ ساتھ میری بیٹی بھی بھگت رہی ہے۔

اس دن بھی کوئی ان دونوں کو زخمی اور بے ہوشی کی حالت میں گیٹ پر پھینک گیا تھا اور آج پھر ہمدان کی یہ حالت۔۔۔کچھ تو کھچڑی پک رہی ہے ہم سب کی ناک کے نیچے۔

ایک بار خیریت سے سہی ہو کر آجائے تو تسلی سے جواب طلب کروں گی اس سے۔

ملک صاحب نے افسوس سے سر ہلایا۔ بہت گھٹیا سوچ ہے تمہاری آج بھی۔۔۔وہ بے ہوش پڑا ہے زندگی اور موت کی کشمکش میں اور تم آج بھی اس سے جواب طلب کرنے کی خواہش کر رہی ہو۔

کبھی تو کچھ اچھا بول لیا کرو اس کے بارے میں۔۔۔اگر تم ان پر احسان کرتی ہو تو کیا وہ تمہاری کم عزت کرتا ہے؟

اپنی ماں سے زیادہ اہمیت دیتا ہے تمہیں۔۔۔مگر تم نہی سمجھو گی تمہاری فطرت میں ہی نہی کچھ اچھا سوچنا اور سمجھنا۔

اور جہاں تک بات پناہ دینے کی ہے تو ایک بات جو تم ہمیشہ بھول جاتی ہو آج یاد کروا دوں تمہیں۔۔۔ابا جی نے فیکٹری کا اپنا سارا حصہ ہمدان کے نام کر دیا ہے۔

کچھ زمینیں علی کے نام کی ہیں تاکہ آنے والے وقت میں تمہارے ظلم سے بچ سکیں وہ۔۔۔فیکٹری کا آدھا مالک ہے ہمدان اور تم اسے دن رات باتیں سناتی رہتی ہو۔

بہت جلد اس کا حق اس کے حوالے کر کے اس فرض سے دستبردار ہو جاؤں گا میں۔۔۔وہ بچہ مجبور ہے اپنے ماں باپ اور چھوٹے بھائی کی خاطر۔

اس کی تربیت ہی ہے جو وہ تمہیں پلٹ کر جواب نہی دیتا ورنہ کوئی اور ہوتا تو تمہیں چار سنا کر اب تک یہاں سے جا چکا ہوتا۔

بڑی آئی حق جتانے والی۔۔۔

ابا جی نے کیسے آدھی فیکٹری ہمدان کے نام کر دی؟

اس علی کے نام زمینیں کر دیں اور ہماری بیٹی کے لیے کچھ بھی نہی چھوڑا؟

گھر جا کر بات کرتی ہوں ان سے۔۔۔ یہ کیسا انصاف کیا ہے انہوں نے ہماری بیٹی کے ساتھ؟

فی الحال اپنی بیٹی کی سلامتی کے لیے دعا کر لو یہی کافی ہے۔۔۔۔ ملک صاحب نے دونوں ہاتھ جوڑ دیے۔

آپ کو ڈاکٹر صاحب نے بلایا ہے اپنے کمرے میں۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتیں نرس وہاں آگئی۔

ملک صاحب تیزی سے ڈاکٹر کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔ وہ بھی ان کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئیں۔

کیا بات ہے ڈاکٹر صاحب سب خیریت ہے ناں، میری بیٹی ٹھیک ہے؟

جی الحمدللہ آپ کی بیٹی ٹھیک ہے کوئی بڑا مسئلہ پیش نہی آیا جس سے ان کی جان کو خطرہ ہو۔ بس ایک چھوٹا سا مسئلہ ہو گیا ہے۔

ان کے مہروں میں کچھ خرابی آگئی ہے اور وہ چل پھر نہی سکیں گی۔۔۔ کمر کو تو بلکل حرکت نہی دے سکتی، علاج ہو گا انشااللہ بہت کم عرصے میں صحتیاب ہو جائیں گی۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں ڈاکٹر صاحب آپ۔۔۔؟

مسز ملک کی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں بیٹی کی حالت کا سن کر۔

جی ہاں مسز ملک۔۔۔آپ کی بیٹی اب اپنے سہارے پر چل پھر نہی سکے گی لیکن کچھ عرصے تک وعلاج ہو جائے گا انشااللہ۔

ملک صاحب نڈھال سے کرسی پر بیٹھ گئے اور کسی گہری سوچ میں گم ہو گئے۔

حوصلہ رکھیں ملک صاحب۔۔۔اتار چڑھاو تو زندگی کا حصہ ہیں۔آپ لوگ اللہ کا یہ شکرادا کریں کہ جان بچ گئی ہے ورنہ خدانخواستہ جتنی اونچائی سے وہ گری ہیں کچھ بھی ہو سکتا تھا۔

ہمت رکھیں اور سنبھالیں آپ دونوں خود کو۔۔۔اپنی بیٹی کا سہارا بننا ہے آپ لوگوں نے اگر آپ لوگ ہی ہمت ہار گئے تو اسے کون سنبھالے گا؟

اللہ سے اچھی امید رکھیں۔۔۔انشااللہ ٹھیک ہو جائے گی آپ کی بیٹی۔۔۔بہت تکلیف میں ہے وہ اور اس وقت اسے آپ کی دعاوں اور سہارے کی ضرورت ہے۔

آئیں آپ لوگوں کو ملوا دوں ان سے۔۔۔دونوں کو ساتھ لیے وارڈ کی طرف بڑھ گئے۔

بینی بے حس و حرکت لیٹی ہوئی تھی۔مسز ملک کے آنسووں میں مزید روانی آ گئی بیٹی کی حالت دیکھ کر۔۔۔ملک صاحب نے آگے بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھا اور دکھی سے واپس پلٹ گئے۔

ابھی ان کو انجیکشن دیا ہے کیونکہ درد بہت زیادہ تھا۔

کچھ دن تک انہیں رکھیں گے حالت کچھ بہتر ہوئی تو آپ لوگ گھر لے جانا لیکن ان کا پورا خیال رکھنا پڑے گا۔

ہمدان آئی سی یو کے بستر پر پٹیوں میں جکڑا لیٹا ہوا تھا۔۔۔کچھ دن پہلے جو حالت رملہ کی تھی آج وہی حال اس کا تھا۔

اس کی امی نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا۔جوان بیٹے کی حالت نے ماں باپ کو نڈھال کر دیا تھا۔

دیکھ لی آپ نے حالت میرے بیٹے کی۔۔۔یہ سب آپ کی غیر زمہ داریوں کا نتیجہ ہے۔

اگر آپ آج کسی قابل ہوتے تو کسی کی ہمت نا ہوتی میرے بیٹے پر ہاتھ اٹھانے کی۔

پہلے گھر ,دولت سب نشے میں ہار دیا اور اب ہماری آخری دولت بچی تھی ہمارے پاس وہ بھی اس حالت میں۔۔۔خدا کے لیے توبہ کر لیں اس نشے۔

یہ سب کچھ اس حرام شراب کی وجہ سے بے برکتی ہے۔

اللہ سے توبہ کر لیں۔۔۔مجھے میرا بچہ سہی سلامت چاہیے۔

اللہ خیر کرے گا ٹھیک ہو جائے گا وہ۔۔۔تم مجھے کوسنے کی بجائے اس کے لیے دعا کرو۔

ہر وقت چڑچڑ لگائی رکھتی ہو۔۔۔بولنے سے پہلے موقع مناسبت تو دیکھ لیا کرو۔

اس وقت ہاسپٹل میں ہیں ہم گھر میں نہی۔۔۔اور میرے شراب پینے کا کیا تعلق اس بات سے؟

اپنے لاڈلے پر تھوڑی نظر رکھا کرو۔۔۔کیا پتہ کسی لڑکی کا چکر ہو اور اس کے گھر والوں نے مارا ہوا سے۔

جتنی پریشان تم ہو اس وقت اتنا ہی پریشان میں بھی ہوں لیکن میں تمہاری طرح آنسو نہی بہا سکتا۔

شراب۔۔۔شراب۔۔۔شراب۔۔۔بتاو سارے زمانے کے کہ تمہارا گھر والا شرابی ہے۔

جب دیکھو ہاتھ دھو کر میرے ہی پیچھے پڑی رہتی ہو۔۔۔زندگی خراب ہو گئی ہے میری تم سے شادی کر کے۔

قصور میرا نہی تمہاری قسمت کا ہے۔۔۔تم قسمت ہی ایسی لے کر آئی اپنے ساتھ۔

اتنا ہی برا ہوں میں تو چھوڑ کر چلی کیوں نہی جاتی اپنے مائیکے؟

کیوں اپنا وقت ضائع کر رہی ہو میرے ساتھ؟

آپ لوگ شور مت کریں۔۔۔مریض ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔۔۔نرس نے ڈانٹا تو وہ خاموش ہوئے اور دور بینچ پر بیٹھ گئے۔

رات کے کسی پہر ہمدان کی آنکھ کھلی تو گردن گھما کر ادھر اَدھر دیکھا اور بیٹھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

سر میں اتنا درد تھا کہ درد کراہ اٹھا۔۔۔اس کے ہوش میں آنے کی خبر نرس نے ڈاکٹر تک پہنچائی تو وہ تیزی سے کمرے میں آیا اور ہمدان کا معائینہ کیا۔

الحمدللہ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ہمیں تو ڈر تھا کہ کہی آپ کومہ میں نہ چلے جائیں۔

پلیز مجھے جانے دیں ڈاکٹر۔۔۔میرا یہاں سے جانا بہت ضروری ہے۔مجھے کوئی ایسی دوائی دیں جس سے یہ سر درد کچھ دیر کے لیے رک جائے۔

میرا کہی پہنچنا بہت ضروری ہے۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔میں ایسا نہی کر سکتا۔ابھی ابھی تو ہوش آیا ہے آپ کو اور آپ جانے کی باتیں کر رہے ہیں۔

آپ کی حالت ایسی ہے کہ چند قدم نہی چل سکتے آپ۔۔۔آرام کریں آپ کے گھر والے بہت پریشان ہیں آپ کے لیے۔

ان کے بارے میں تو سوچیں۔۔۔

گھر والے۔۔۔وہ کب آئے؟

ان کو بلانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔میں یہاں سے کیسے جاوں گا؟

میرا رملہ تک پہنچنا بہت ضروری ہے ورنہ وہ مجھ سے دور چلی جائے گی۔۔۔وہ بڑبڑاتا رہا لیکن ڈاکٹر نے اس کی ایک نہی سنی اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

ہمدان۔۔۔میرا بچہ۔۔۔ماں کے لمس پر آنکھیں کھول کر مسکرا دیا اوران کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگا لیا۔

امی ٹھیک ہوں میں۔۔۔آپ پریشان نہ ہوا کریں اتنا۔

پریشان کیوں ناں ہو ہم تمہارے لیے۔۔۔؟

ایک اولاد کے سوا اور ہے ہی کیا ہمارے پاس۔۔۔یہ دوسری طرف چوٹ لگ چکی ہے تمہیں۔کیا ضرورت تھی کسی سے جھگڑنے کی؟

اپنا نہی تو ہمارا ہی سوچ لیا کرو۔۔۔ادھر بینی ہاسپٹل میں ہے اور ادھر تم۔

کیا ہوا بینی کو۔۔۔؟

بینی کے نام پر ہمدان چونک گیا۔

سیڑھیوں سے گری ہے اور کمر میں بہت بری چوٹ آئی ہے۔ڈاکٹر کہہ رہے ہیں کہ اب چل پھر نہی سکے گی کچھ مہینوں تک۔

اوہ۔۔۔بس اسی کی کمی رہ گئی تھی۔۔۔افسردگی سر کو تھامتے ہوئے بولا۔

عجیب لڑکی ہے یہ۔۔۔پتہ نہی کب سدھرے گی؟

کتنی بار سمجھایا ہے آرام سے چلا کرو لیکن سنتی ہی نہی۔۔۔اب سکون سے لیٹی ہو گی۔

ٹھیک ہو جائے گی وہ۔۔۔تم اس کی فکر مت کرو۔

آپ کس کے ساتھ آئی ہیں؟

تمہارے بابا کے ساتھ۔۔۔اور کس کے ساتھ آنا ہے میں نے بھلا۔باہر جا کر بھیجتی ہوں ان کو۔

ٹھیک ہے امی۔۔۔آپ جائیں اور آرام کریں میں ٹھیک ہوں اب۔

ٹھیک نہی ہو تم۔۔۔اپنا بلکل خیال نہی رکھتے۔کیا ضرورت تھی جھگڑا کرنے کی؟

آئیندہ خیال رکھوں گا امی۔۔۔آپ پریشان نہ ہوا کریں۔

بھیجتی ہوں تمہارے بابا کو۔۔۔بہت پریشان ہیں وہ بھی تمہارے لیے۔

ہمممم۔۔۔ہمدان نے سر اثبات میں ہلایا اور مسکرا دیا۔

کیسی طبیعت ہے شہزادے؟

ملک صاحب کمرے میں داخل ہوئے۔

ہمدان ان کا ہاتھ تھام کر مسکرا دیا۔آپ جیسے بابا کے ہوتے ہوئے مجھے کچھ ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔کیوں اتنا پریشان ہوتے ہیں؟

بلکل ٹھیک ہوں میں بس زرا سی چوٹ ہے اور زرا سا سر درد ہے۔

میں کونسا چیف منسٹر ہوں۔۔۔ آج تک تم لوگوں کے لیے کیا ہی کیا ہے میں نے۔۔۔ ہمیشہ دکھ ہی دیے ہیں تم لوگوں کو۔

نہی بابا ایسا کچھ نہی ہے۔ ہم تینوں کی زندگی بس آپ سے ہے۔ آج ہم جو کچھ بھی ہیں آپ کی وجہ سے ہی ہیں۔

آپ نے بہت اچھی پرورش کی ہے میری اور علی کی۔

ہمیشہ ہمارا خیال رکھا ہے۔

میرا دل رکھنے کے لیے بول رہے ہو ناں۔۔۔؟

ملک صاحب کا لہجہ افسردہ تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتے ان کی پاکٹ میں رکھا ہمدان کا فون بجنا شروع ہو گیا۔

یہ تمہارا فون آرہا ہے۔۔۔ شاید کوئی دوست ہو گی۔

ان کی بات پر ہمدان مسکرا دیا اور ان کے ہاتھ سے فون لے کر نمبر دیکھا تو روشنی کا تھا۔

اس نے اپنے بابا کی طرف دیکھا اور کال کاٹ دی۔۔۔ پتہ نہی کون ہے۔۔۔ ایسے ہی رانگ نمبر ہے۔

ہمم۔۔۔ اس عمر میں اکثر رانگ نمبر ملتے رہتے ہیں۔ خیر تم بات کرو شاید کوئی جاننے والی ہو میں ڈاکٹر سے مل لوں۔۔۔ آنکھ دباتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

ان کے کمرے سے باہر نکلتے ہی ہمدان نے فوراً روشنی کا نمبر ڈائل کیا۔

پہلی بیل پر ہی روشنی نے کال اٹھا لی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ روشنی رملہ کہاں ہے؟

مجھے اس سے بات کرنی ہے ابھی۔۔۔ بے چین سا بولتا چلا گیا۔

وہ یہاں سے چلی گئی ہیں ہمدان بھائی۔۔۔ کہاں گئی ہیں یہ بوا جی کے سوا کوئی نہی جانتا۔

روشنی کے جواب پر ہمدان نے بے بسی سے آنکھیں بند کر لیں۔

آپ کے لیے بہت پریشان تھیں وہ۔۔۔ جانے سے پہلے بار بار کہہ رہی تھیں کہ میں آپ کو کال کر کے آپ کا حال پوچھ لوں۔

ان کا فون بھی چھین لیا گیا ہے ان سے۔۔۔ رابطے کا بھی کوئی زریعہ نہی ہے۔

ایک لڑکی کو ساتھ بھیجا ہے ان کے۔۔۔ وہ خود رابطہ کرے گی اگر بوا جی کو ان سے بات کرنی ہو گی۔

ہممم۔۔۔ ہمدان نے بے بسی سے کال کاٹ دی۔

ایک سال بعد۔۔۔۔

صبح صبح گھر میں عجیب سا شور مچا ہوا تھا۔ ہمدان واک کر کے آیا تو ڈرائینگ روم کی طرف بڑھا لیکن اس کی امی نے اندر جانے سے روک دیا۔

کچھ نہی ہوا۔۔۔ تمہارے تایا ابو اور تائی امی کا ذاتی مسئلہ ہے۔

ناشتہ کرو اور جاو فیکٹری کے لیے۔۔۔

جی امی۔۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

تیار ہو کر ڈائیننگ ٹیبل کی طرف بڑھا اور پانی کا گلاس پینے ہی والا تھا کہ ڈرائینگ روم سے باہر آتے تایا جان کے ساتھ آتے وجود کو دیکھ کر اس کے ہاتھ سے پانی کا گلاس چھوٹ کر زمین بوس ہو گیا۔

حیرت زدہ سا کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

جاری ہے۔۔۔۔

کون ہو گا تایا جان کے ساتھ۔۔۔؟

اگر سب نے سہی جواب دیا تو کل کی ایپیسوڈ سرپرائزڈ ایپیسوڈ ہو گی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیشہ ٹوٹنے کی آواز پر سب ہمدان کی طرف متوجہ ہوئے اور اسی پل ملک صاحب کے ساتھ کھڑی رملہ نے چونک کر ہمدان کی طرف دیکھا اور چند قدم پیچھے ہٹی۔

دونوں حیرت زدہ انداز میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

کیا ہو گیا ہے صبح صبح۔۔۔۔؟

بینی بستر پر پڑی ہے تو کیا اس کے کارنامے اب تم انجام دو گے، اچھے بھلا نظر آتا ہے تمہیں۔

میں تم سے بات کر رہی ہوں ہمدان۔۔۔دھیان کہاں ہے تمہارا؟

تم تو ایسے دیکھ رہے ہو اسے جیسے یہ لڑکی نہی کوئی عجوبہ ہے۔

انسان ہی ہے یہ اور اب یہی رہنے والی ہے۔زیادہ حیران ہونے کی ضرورت نہی ہے۔

معزرت تائی امی۔۔۔غلطی سے میرے ہاتھ سے پھسل گیا گلاس۔۔۔آخر کار ہمدان ہمت کرتے ہوئے بول ہی پڑا۔

بینی کے ذکر پر رملہ مزید چونک گئی اور ڈر کر چند قدم مزید پیچھے ہوتی ڈرائینگ روم میں واپس آ گئی۔

نہی۔۔۔یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

جس انسان سے اماں کو سب سے زیادہ نفرت تھی مجھے اس کے پاس کیسے بھیج سکتی ہیں؟

اس کا مطلب ہمدان میرے کزن ہیں اور بینی میری بہن۔۔۔نہی نہی یہ نہی ہو سکتا۔

ملک صاحب ڈرائینگ روم میں چلے آئے اور رملہ کو پریشان دیکھ کر مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھے۔

میں جانتا ہوں میری بیٹی کیوں پریشان ہے۔ ہمدان کو یہاں دیکھ کر حیران ہونے کی ضرورت نہی ہے۔

وہ آپ کے چاچو کا بیٹا ہے اور۔۔۔ بینیش آپ کی بڑی بہن ہے۔

میں جانتا ہوں اس نے زیادتیاں کی ہیں آپ کے ساتھ لیکن تب وہ اس رشتے سے انجان تھی۔ جب اسے تم دونوں کے رشتے کا پتہ چلے گا وہ بہت خوش ہوگی۔

اب چلو میرے ساتھ میری گڑیا۔۔۔ ناشتہ کرتے ہیں اور پھر آپ کو آپ کا کمرہ دکھاتی ہیں آپ کی ماما۔

جی۔۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی سر ہلاتی ہوئی ان کے پیچھے چل دی۔

ملک صاحب نے اس کے لیے کرسی باہر نکالی تو ہچکچاتی ہوئی بیٹھ گئی۔

سامنے بیٹھے ہمدان کی جھکی نظریں اسے اپنے چہرے پر جمی محسوس ہو رہی تھیں۔

اپنی جگہ سے ہل بھی نہی پا رہی تھی۔۔۔ ملک صاحب کے زبردستی کھلانے پر ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئی مگر نوالہ حلق سے اترنے مشکل ہو رہا تھا۔

ایسے لگ رہا تھا جیسے سانس ہی گلے میں اٹک گیا ہو۔

اسلام و علیکم۔۔۔ یہ کون ہیں؟

جو سوال کب سے ہمدان کے دماغ میں گردش کر رہا تھا کہ آخر تایا جان کا کیا رشتہ ہو سکتا ہے رملہ سے وہ سوال علی نے پوچھ لیا۔

یہ آپ کی آپی ہیں بلکل ویسے جیسے بینیش ہے۔ پڑھائی کے لیے کہی گئی ہوئی تھیں۔۔۔ کچھ دیر پہلے واپس آئی ہیں۔

سیدھی طرح کیوں نہی بتاتے آپ کہ یہ آپ کی دوسری بیوی اور میری خوشیاں کھانے والی سوتن کی بیٹی ہے۔۔۔ میری بیٹی سے کیوں تعلق جوڑ رہے ہیں اس کا؟

اس کی اتنی اوقات ہے کہ یہ میری بیٹی سے مقابلہ کر سکے۔۔۔ آپ اس کی رشتہ داری خود تک ہی محدود رکھیں تو بہتر ہے۔

ہمارے ساتھ زبردستی اس کا تعلق جوڑنے کی ضرورے نہی ہے۔ مسز ملک غصے سے ناشتہ چھوڑ کر چلی گئیں۔

علی رملہ کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔ بدلے میں وہ بھی پھیکا سا مسکرا دی اور نظریں جھکائے ناشتہ کرتی رہی۔

آنکھوں سے آنسو گر کر اس کے گال بھگونے لگ گئے۔ کاش میں یہاں آئی ہی نہ ہوتی۔۔۔ اماں کی وصیت نے مجبور کیا مجھے اس گھر میں قدم رکھنے کے لیے ورنہ جس گھر

والوں نے میری ماں کو قبول نہی کیا وہ مجھے بھی قبول نہی کریں گے۔۔۔اس حقیقت سے واقف تھی میں۔

ان سب باتوں کو نظر انداز کرو بیٹا۔۔۔ابھی آپ کی ماما غصے میں ہیں۔آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائیں گی۔

تھوڑا وقت چاہیے ان کو۔۔۔پریشان ہونے کی ضرورت نہی ہے۔

آپ کے بابا ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔

باپ کی تسلی پر پھیکا سا مسکرا دی۔۔۔کاش آپ کو اس رشتے کی قدر میری ماں کی زندگی میں ہو جاتی۔

دل ہی دل میں سوچتی ہوئی بولی لیکن زبان پر شکوے کا ایک لفظ نہی آنے دیا کیونکہ اس کی اماں نے وصیت میں یہی لکھا تھا کہ تم اپنے باپ سے کوئی سوال نہی کرو گی۔

اماں آپ کیوں چلی گئیں مجھے اکیلا چھوڑ کر۔۔۔آپ کی بیٹی کیسے در بدر کی ٹھوکریں کھا رہی ہیں۔

کہنے کو تو یہاں پر سب اپنے ہیں لیکن اپنوں کے بھیس میں کچھ دشمن بھی ہیں۔

میں نہی جانتی آپ ہمدان کے بارے میں سب جانتی تھیں یا نہی۔۔۔آپ نے یہ نکاح پلاننگ سے کیا یا پھر بدلے میں ,میری سمجھ میں کچھ نہی آ رہا۔

یا پھر شاید آپ ہمدان کے زریعے بابا سے بدلہ لینا چاہتی تھیں۔۔۔ کیونکہ ہمدان کی شادی بینی سے ہونے والی تھی اور آپ نے مجھے اس کی بیوی بنا دیا تاکہ بینی کو تکلیف پہنچ سکے۔

اس میں بینی بیچاری کا کیا قصور تھا؟

اور ہمدان انہوں نے تو کسی کو کچھ نہیں بگاڑا تھا۔ پھر آپ نے کیوں کیا ہمارے ساتھ یہ سب کچھ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیسے کروں گی ہمدان کا سامنا یہ تو مجھے ہی غلط سمجھ رہے ہوں گے۔

پتا نہیں اماں نے کیا سوچ کر یہ اتنا بڑا قدم اٹھایا اور مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔
صحیح کہتی تھی اماں آپ کہ آپ کے فیصلوں کو میں نہیں سمجھ سکوں گی۔۔۔ واقعی آپ کے فیصلے کو میں نہیں سمجھ سکی۔
لیکن آپ کا مقصد مجھے سمجھ آچکا ہے۔ آپ کا مقصد تھا اپنی بیٹی کی کفالت ایک مضبوط ہاتھ میں دینا لیکن اب یہ کیوں بھول گئی کہ اس کی قسمت میں کوئی اور لڑکی لکھی ہے۔
آپ کیوں اتنی خودغرض ہو گئیں؟
مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں گی,
ایک طرف میری بہن ہے اور دوسری طرف میرا شوہر میں کس کا ساتھ دو اور کس کا ساتھ نہ دو؟

پتہ نہیں ان دونوں کی شادی ہو چکی ہے یا نہیں، جو بھی ہو میں یہاں نہیں رہ سکتی میری وجہ سے کسی کو بھی تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے۔

مجھے اپنے یہاں سے جانے کا کوئی نہ کوئی راستہ ڈھونڈ نہیں پڑے گا۔

کن سوچوں میں گم ہیں بیٹا آپ؟

وہ اپنی پریشانی میں بیٹھی ہوئی تھی کہ ملک صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

چونک کر مسکرا دی نہیں بابا جانی میں تو یہاں پر ہی ہوں۔

بس اچانک سے سب کچھ اتنا بدل چکا ہے کہ میں تھوڑی پریشان ہوں۔ مجھے وقت لگے گا سب رشتوں کو سمجھنے میں آپ میری طرف سے بے فکر رہیں۔

ہمدان اٹھا اور ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

اس نے دوبارہ پلٹ کر ایک نظر رملہ کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔

رملہ حیرت زدہ سی اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہ گئی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ہمدان اسے ایسے چھوڑ کر چلا جائے گا۔

اسے تو لگا تھا کہ وہ اس کے پاس بیٹھے گا اس سے باتیں کرے گا اس سے پوچھے گا جانے کی وجہ۔۔۔ کیوں نہیں رابطہ کیا آپ نے؟

لیکن ایسا تو کچھ بھی نہیں ہوا، وہ حیرت زدہ سی اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہ گئی۔

دیکھتے ہی دیکھتے وہ بنا پلٹے دروازے کی دہلیز پار کر گیا۔

Welcome

تایا جی اور ہمدان کے وہاں سے جاتے ہی علی نے بڑے پر جوش انداز میں رملہ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

میں آپ کا چھوٹا بھائی علی مجھے تو جانتے ہی ہو گی آپ۔۔۔ چلیں اگر نہی جانتی تو جان جائیں گی۔ میں ہمدان بھائی کا چھوٹا بھائی ہوں اور آج سے آپ کا بھی بھائی ہوں۔

کوئی بھی کام ہو آپ نے مجھ سے کہنا ہے ویسے اتنے دنوں سے کہاں تھی آپ؟

یہ بات مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی۔۔۔ خیر جو بھی ہو صبح کا بھولا بھٹکا شام کو گھر آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔

دیر سے ہی سہی آپ کو ہماری یاد تو آئی۔ ہم دونوں بھائیوں کے ہوتے ہوئے آپ کو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تائی امی کی تو بالکل ٹینشن نا لیں۔۔۔ کچھ دنوں تک ٹھیک ہو جائیں گی تو ان کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ان کی تو عادت ہے بولنے کی۔ آپ کا چھوٹا بھائی ہے ناں۔۔۔ اس کے ہوتے ہوئے آپ کو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس سے پہلے کہ رملہ اس کا ہاتھ تھامتی ہمدان کی امی بول پڑیں۔

چپ کر کے بیٹھو تم۔۔۔اس سے زیادہ رشتے داریاں بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔

علی کو کب سے بولتا ہوا دیکھ رہی تھی لیکن آخر کار غصے سے بولی پڑیں۔انہیں رملہ کے ساتھ علی کا اس طرح سے فری ہونا پسند نہیں آیا۔

چپ چاپ ناشتہ کرو اور جاؤ اپنے کمرے میں یونیورسٹی کی تیاری کرو۔

جب دیکھو بک بک۔۔۔ہر کسی کے ساتھ رشتہ داری بنانے کی ضرورت نہی ہے۔بھائی تمہارا کب سے چلا گیا ہے اور تم ابھی تک یہی بیٹھے ہو۔

جی امی میں جا رہا ہوں آپ تو میرے ہی پیچھے میں پڑ جاتی ہیں۔

اب یہ ہماری فیملی میں آئی ہے تو کیا ان کا اچھے سے استقبال نہ کروں؟

جو بھی ہوا تھا تائی امی کو ان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرنا چاہیے تھا۔

یہ میری بڑی بہن ہیں اور میرا ان سے رشتہ کوئی ختم نہیں کروا سکتا۔

کچھ زیادہ بڑے نہیں ہوں گے تم۔۔۔زیادہ ہی باتیں آنا شروع ہو گئی ہیں تمہیں, زیادہ ٹر ٹر نہ کرو اور جو کہا ہے وہ کرو۔

غصے سے کچن کی طرف بڑھ گئی اور علی کو بھی ساتھ گھسیٹتی ہوئی لے گئیں۔

کیوں بہن بہن لگا رکھی ہے اس کے سامنے؟

جانتے بھی ہو کون ہے وہ اور کہاں سے آئی ہے؟

کیسے ماحول میں پلی پڑھی ہے کچھ اندازہ ہے تمہیں۔۔۔؟

خوامخواہ بولتے جا رہے ہو۔۔۔ تمہاری تائی امی کو پتہ چل گیا تو زبان کھینچ لیں گی تمہاری۔

سوتن کا مطلب سمجھتے ہو۔۔۔؟

اگر تمہارا باپ تمہاری دوسری ماں لے آئے تو کیا اس کی اولاد کو بہن و بھائی قبول کر لو گے تم؟

جس بات کا پتہ نہ ہو وہ بات کرنی بھی نہی چاہیے۔۔۔ جاو تیار ہو جاو جا کر۔

صبح صبح دماغ خراب کر رہے ہو۔۔۔ خبر دار جو دوبارہ اس لڑکی کے آس پاس بھی نظر آئے ٹوٹانگیں توڑ دوں گی میں تمہاری۔

امی جی بس کر دیں آپ۔۔۔ وہ جو بھی ہے جیسی بھی اور کہاں سے آئی ہے اس بات سے کچھ فرق نہی پڑتا، آپ بس اتنا یاد رکھیں کہ وہ تایا ابو کی بیٹی ہیں۔

یہ سوتن ووتن کا تو نہی پتہ مجھے لیکن اتنا ضرور پتہ ہے میرے ابا جی کو کسی نے بیٹی نہی دینی اب۔۔۔ تو آپ اپنی سوتن اور میرے سوتیلے بہن بھائیوں کی فکر چھوڑ دیں کیونکہ آپ کا یہ خواب کبھی نہی پورا ہونے والا۔

مزاق میں بات بدلتے ہوئے مسکراتے ہوئے وہاں سے بھاگ گیا۔

دوپہر کو ملتے ہیں آپی۔۔۔ بھاگتے بھاگتے رملہ کی طرف دیکھتے ہوئے بول کر اپنے کمرے میں بھاگ گیا۔

رملہ اسے جاتے دیکھ مسکرادی۔

اگر ناشتہ کرلیا ہو مہارانی تو کمرہ دکھا دوں؟

مسز ملک کی آواز پر رملہ چونک کر اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

جی۔۔۔ماما۔۔۔ میرا مطلب بڑی ماما۔۔ ہچکچاتی ہوئی نظریں جھکائے بولی۔

ماں نہی ہوں میں تمہاری۔۔۔ آئیندہ مجھے ماں کہنے کی کوشش بھی مت کرنا ,ملک صاحب کی وجہ سے مجبور ہوں میں ورنہ جو تمہاری ماں نے میرے ساتھ کیا تھا کبھی اس گھر میں جگہ نہ دیتی تمہیں۔

غصے سے انگلی دکھاتی ہوئی بولیں اور آگے بڑھ گئی۔

جی۔۔۔ رملہ نے مختصر جواب دیا اور ڈرائینگ روم کے دروازے میں پڑا اپنا بیگ گھسیٹتی ہوئی ان کے پیچھے چل دی۔

آنکھوں سے آنسو بہتے چلے گئے۔ نا چاہتے ہوئے بھی روتی چلی گئی۔

رو تو ایسے رہی ہو جیسے بہت ظلم کر دیا ہو میں نے تم پر۔۔۔ مسز ملک اس کی طرف پلٹتی ہوئی بولیں۔

نہی وہ میں۔۔۔ رملہ نے کچھ بولنا چاہا لیکن بول ہی نہ سکی۔

کیا میں۔۔۔۔؟

چلو اب۔۔۔ اور بھی کام ہیں مجھے, تمہیں تو کوئی کام ہو گا نہی۔ اب ساری زندگی سکون سے یہاں بیٹھ کر مفت کی روٹیاں توڑو گی۔

آپ فکر نہی کریں۔۔۔ میں بہت جلد کوئی نوکری ڈھونڈ لوں گی اور ہاسٹل میں رہ کر اپنی پڑھائی مکمل کروں گی, زیادہ دن نہی رہوں گی آپ کے گھر۔

آپ نے مجھے اپنے گھر میں جگہ دی یہی بہت ہے میرے لیے۔۔۔ چاہے اپنی زندگی میں جگہ دیں یا نہ دیں لیکن آپ کا یہ احسان زندگی بھر یاد رہے گا مجھے۔

مسز ملک نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوتی ہوئی حیرت زدہ سی رملہ کی طرف پلٹیں۔

کونسی نوکری کرو گی تم۔۔۔ وہی جو تمہاری ماں کرتی تھی؟

جس خاندان میں تم آگئی ہو ناں یہاں کی بیٹیاں نوکری نہی کرتیں۔۔۔ لیکن تم کیا سمجھو گی خاندان کو, تمہاری پرورش تو کوٹھے میں ہوئی ہے۔

تمہاری ماں نے مجھ سے میرا شوہر چھین لیا تھا۔ وہ واپس تو آ گئے تھے لیکن ان کا دماغ آج بھی ماضی میں تھا۔

اس کا نتیجہ۔۔۔ تم آج میرے سامنے کھڑی ہو۔ پہلے تمہاری ماں اور آج تم۔۔۔ میری زندگی کی خوشیاں کھا گئی تم دونوں۔

تم کیا یہاں سے جاوگی۔۔۔ میں خود تمہیں زیادہ دن ٹکنے نہی دوں گی۔

بہت جلد تمہیں یہاں سے بھیجنے کا انتظام کرتی ہوں، فکر نہی کرو۔

اب آ ہی گئی ہو تو اپنے دادا دادی سے بھی مل لینا۔۔۔ ان کو بھی تو پتہ چلے ان کے بیٹے کے کرتوت، وہ ہمیشہ مجھے ہی غلط سمجھتے آئے ہیں۔

چلو میرے ساتھ۔۔۔ بلکہ پہلے تم ان سے ہی مل لو۔

زبردستی رملہ کا بازو تھامے اسے کھینچتی ہوئی اپنے ساتھ اوپر لے گئیں۔

ٹیرس کا جالی والا دروازہ دھکیلی ہوئی آگے بڑھیں اور رملہ کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

یہ کون ہے؟

دادی اماں نے سر تا پاوں رملہ کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

یہ آپ کے بیٹے کی لاڈلی بیٹی ہے میری سوتن میں سے۔۔۔ اس سے ملیں آپ دونوں اور ٹھنڈک پہنچائیں خود کو۔۔۔ میں کہتی تھی ناں اماں کہ ان کی زندگی سے وہ طوائف ابھی گئی نہی لیکن آپ مانتی نہی تھیں۔

نتیجہ دیکھ لیں آپ آج۔۔۔ غور سے دیکھیں آپ گلناز کی اس بیٹی کو۔ آپ دونوں کی آپ کی پوتی مبارک ہو۔

غصے سے بولتی ہوئیں وہاں سے چلی گئیں اور رملہ نظریں جھکائے آنسو بہاتی رہی۔

ادھر آو میرے پاس۔۔۔ دادی اماں کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔

انہوں نے رملہ کی طرف بازو پھیلائے تو وہ تیزی سے ان کے گلے گئی اور جی بھر کر رو دی۔

بہت پیاری ہے میری بیٹی۔۔۔ بلکل اپنے بابا جیسی آنکھیں ہیں اور اپنی ماں کا عکس ہو بلکل ,ایسے لگ رہا ہے جیسے گلناز میرے سامنے بیٹھی ہو۔

بہت پیار کرتا تھا میرا بیٹا تمہاری ماں سے۔۔۔ لیکن ہم نے اس کی ایک نہی سنی اور اپنی عزت بچانے کی خاطر اپنے بیٹے کی زندگی خراب کر دی۔

پھر جب اس کی دوسری شادی کی خبر ہم تک پہنچی تو ہم بہت لاچار ہو چکے تھے۔

اس عورت نے ساری زندگی عزاب بنا کر رکھ دی میرے بیٹے کی۔

بہت بڑی غلطی ہو گئی ہم سے جو ہم نے اپنے بیٹے کا یقین نہی کیا اور اس پر اپنا فیصلہ مسلط کر دیا۔

دادا جی بھی آگے بڑھے اور پوتی کے سر پر ہاتھ رکھا۔ ہمیں معاف کر دینا بیٹا۔۔۔ تمہاری ماں کے ساتھ بہت زیادتیاں کی ہیں ہم نے۔

اس خاندان کی بہو ہونے کے باوجود اسے اس حق سے محروم رکھا۔
لیکن اب تم فکر ناں کرنا, تمہارے ساتھ کسی قسم کی زیادتی نہی ہونے دیں گے ہم۔
جب تک ہماری سانس چل رہی ہے ہماری بیٹی کو کوئی اس گھر سے بے گھر نہی کر سکتا۔
نہی دادا ابو آپ معافی نہ مانگیں۔۔۔ماں باپ ہونے کے ناطے جو کچھ آپ کو بہتر لگے آپ لوگوں نے وہی کیا۔
مجھے آپ سب سے کوئی شکایت نہی ہے۔جو کچھ ہماری قسمت میں لکھا تھا ہمارے ساتھ وہی ہوا, ہمارے مقدر میں ایسے ہی ملنا لکھا تھا۔
میں اپنا سامان کمرے کے باہر چھوڑ آئی ہوں۔اندر رکھ کر آتی ہوں آپ کے پاس۔
بہانہ بناتی ہوئی وہاں سے چلی آئی کیونکہ اپنے آنسوؤں سے انہیں مزید شرمندگی کے دلدل میں نہی دھکیلنا چاہتی تھی۔
نیچے آئی کمرے کا دروازہ بند کیا اور آنسو بہانے بیٹھ گئی۔
صبح سے دوپہر اور دوپہر سے شام ہو گئی لیکن کسی نے اسے باہر نہی بلایا۔گاڑی کے ہارن کی آواز سنی تو کھڑکی سے تھوڑا سا پردہ پیچھے ہٹا کر دیکھا تو ہمدان اور علی گاڑی سے باہر آتے دکھائی دیے۔
جلدی سے پردہ آگے کر دیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

اپنے بابا کے پاس ٹی وہ لاونج میں بیٹھ گئی۔ ہمدان کی اس پر نظر پڑی مگر نظر انداز کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

بابا جان مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی۔

جی بیٹا کیا بات کرنی ہے آپ کو۔۔۔ بلا جھجک بتائیں۔

وہ ٹی وی کا ریورٹ رکھتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

بابا جان میں لاہور جانا چاہتی ہوں اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے لیے۔

اس کی بات پر سیڑھیاں چڑھتے ہمدان کے قدم وہی رک گئے۔۔۔چند پل رکنے کے بعد آگے بڑھ گیا۔

فی الحال اس بارے میں سوچنا چھوڑ دیں آپ اور کچھ دن آرام کریں پھر ہمدان سے مشورہ کرتا ہوں میں وہ کیا کہتا ہے۔

کھانا تیار ہے۔۔۔ علی پرجوش انداز میں سلام کرتے ہوئے سامنے صوفے ہر بیٹھتے ہوئے بولا۔

چلیں کھانا کھاتے ہیں۔

جی۔۔۔ رملہ مسکراتی ہوئی ان کے ساتھ ڈائیننگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔

کھانا کھانے کے بعد اپنے کمرے میں آئی عشا کی نماز پڑھ کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔ خالی جگ پر نظر پڑی تو چونک کر اٹھ بیٹھی اور پانی بھرنے کچن میں چلی آئی۔

واپس آئی اور دروازہ بند کرتی ہوئی بیڈ کی طرف بڑھ گئی ریموٹ اٹھا کر لائٹ بند کی اور سائیڈ لیمپ آن کیا۔

جیسے ہی لیٹی کھڑکی کا پردہ پیچھے سر کا اور کوئی بیڈ کی طرف بڑھا۔۔۔اپنی طرف بڑھتے اس وجود کو دیکھ کر رملہ کا تو جیسے سانس خشک ہو گیا۔

جاری ہے۔۔۔۔

کون آیا ہو گا کمرے میں۔۔۔۔؟

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رملہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھنے ہی والی تھی کہ ہمدان نے اس کے دونوں بازو تھام لیے اور اسے اٹھنے سے روک دیا۔

کچھ دیر خود کو چھڑانے کی کوشش کرتی رہی لیکن پھر اسی کے سینے میں منہ چھپائی جی بھر کر رو دی۔

دونوں ہی بے آواز آنسو بہا رہے تھے۔

کیا اتنی سزا کافی نہی میری؟

مجھے بتاتی تو سہی آخر میرا قصور کیا تھا؟

کیا تم اتنی مجبور تھی کہ ایک کال بھی نہی کر سکی؟

ایسا بھی کیا مجبوری تھی رملہ۔۔۔؟

بولو جواب دو مجھے۔۔۔ہمدان تیزی سے پیچھے ہٹا اور غصے سے اسے کندھوں سے تھام کر جھنجوڑا۔

رملہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر سر نفی میں ہلایا۔

پلیز۔۔۔اپنی آواز آہستہ رکھیں۔۔۔کوئی سن لے گا۔

کوئی سنتا ہے تو سن لے۔۔۔مجھے کسی کی پرواہ نہی ہے اب۔

کیا پلاننگ تھی تمہاری اور تمہاری اماں کی؟

یہی ناں کہ بدلے کی آڑ میں ہی سہی لیکن مجھ پر اور اس جائیداد پر قبضہ جمانے کے لیے یہ نکاح کروایا انہوں نے۔۔۔کیا تم بھی اس سازش میں ان کے ساتھ شامل تھی؟

ہمدان کے سوال پر رملہ کے تو جیسے ہوش ہی اڑ گئے۔ میں سوچ بھی نہی سکتی تھی کہ آپ ایسا سوال کریں گے مجھ سے۔

میری اماں اب اس دنیا میں نہی ہیں۔۔۔ایک مہینہ پہلے ان کا انتقال ہو گیا تھا۔
ان کے وکیل نے مجھے وصیت سنائی اور بابا سے رابطہ کرنے کو کہا۔۔۔میں نے جیسے ہی ان سے رابطہ کیا یہ مجھے لینے پہنچ گئے۔
میری اماں کی ایسی کوئی سازش نہی تھی۔۔۔ان کا مقصد میں اب تک نہی سمجھی لیکن شاید وہ بیٹی کو تکلیف دینا چاہتی تھیں کیونکہ اس نے مجھے تکلیف دی تھی۔
یا پھر شاید وہ بابا سے بدلہ لینا چاہتی تھیں۔مجھے کچھ نہی پتہ۔۔۔لیکن جائیداد کے لیے وہ اپنی بیٹی کا سودا نہی کر سکتی اتنا مجھے یقین ہے۔
سہی۔۔۔ایسے کہہ رہی ہو جیسے ہمارے نکاح کے بعد والا سین تمہیں یاد نہی۔۔۔خیر یہ ایک الگ بحث ہے اس بارے میں بعد میں بات کریں گے ہم۔
ایک بات کا جواب دو پہلے مجھے،اپنے بابا سے رابطہ کرنے سے پہلے مجھ سے بھی تو رابطہ کر سکتی تھی ناں؟

کیوں نہی کیا مجھ سے رابطہ۔۔۔؟
کیا اتنا غیر ضروری ہوں میں تمہارے لیے،شوہر کا کوئی مقام نہی تمہاری نظر میں؟

کیسے مقام کی بات کر رہے ہیں آپ؟

وہ مقام جس کے لیے آپ بھی راضی نہی تھے۔۔۔ آپ نے کونسا اپنی مرضی سے مجھ سے نکاح کیا تھا۔

وہ ایک زبردستی کا نکاح تھا۔۔۔ نکاح زبردستی ہو سکتا ہے لیکن رشتہ زبردستی نہی نبھایا جا سکتا۔

یہ بات میری آنکھوں میں دیکھ کر بولو۔۔۔ ادھر دیکھو میری طرف اور غور سے دیکھو میری طرف۔

میری آنکھوں میں جدائی کا غم نظر نہی آ رہا تمہیں؟

کیا میرے آنسو جھوٹے ہیں؟

تمہیں لگتا ہے میں یہ رشتہ نہی نبھانا چاہتا؟

افسوس ہے مجھے تمہاری سوچ پر۔۔۔ آج بھی تمہاری نظر میری اہمیت صرف ایک بے حس مرد کی ہے۔

تمہاری نظر میں میں ایک ایسا مرد ہوں جس کو بس جو بصورتی کی چاہ ہے، میرے جزبات اور میرے احساسات اور ان آنسوؤں کی کوئی قدر نہی۔

اگر واقعی تمہیں ایسا لگتا ہے کہ میں اس رشتے کو نہی نبھانا چاہتا تو ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔۔تمہیں جہاں جانا ہے جاو۔

مجھے تڑپتا دیکھ کر سکون ملتا ہے ناں تمہیں۔۔۔؟

اب یہ سکون زندگی بھر ملے گا تمہیں۔

میری اس تڑپ کے باوجود بھی اگر تمہارا دل نہی پگھلا تو ایسی تڑپ کو یہی ختم ہو جانا چاہیے۔

پچھلے ایک سال سے میری زندگی میں جو بے رونقی ہے وہ تو بس ایسے ہی تھی۔مجھے فرق نہی پڑتا کہ کوئی میرے پاس آئے یا مجھ سے دور جائے۔

اگر مجھ سے دور جانا چاہتی ہو تو کیا کر سکتا ہوں میں؟

میں چاہتا تو اس ایک سال کے عرصے میں خود تمہیں تلاش کر سکتا تھا لیکن نہی کیا۔۔۔جانتی ہو کیوں؟

کیونکہ مجھے یقین تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے تم ایک دن میرے پاس لوٹ کر ضرور آو گی۔

اسی انتظار کے سہارے اب تک زندہ لاش بنے جی رہا تھا میں لیکن آج میرا یہ مان بھی ٹوٹ گیا۔

ٹھیک ہے۔۔۔میں کوئی زور زبردستی نہی کروں گا تمہارے ساتھ۔

جیسا چاہو گی ویسا ہی ہو گا لیکن ۔۔۔ اس اب یہاں سے جانے کے بعد اگر تم واپس پلٹ کر آنا چاہو گی تو میں یہاں موجود نہی ہو گا۔

کچھ لوگ اچانک زندگی میں آتے ہیں اور ایسے محبت نچھاور کرتے ہیں جیسے آپ سے خوبصورت اس دنیا میں کوئی ہے ہی نہی، زندگی خوبصورت لگنے لگتی، ہمیں اپنا عادی بناتے ہیں اور پھر اچانک ہماری زندگی سے ایسے غائب ہو جاتے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہی اور ان کی کمی سے زندگی بے معنی لگنے لگتی ہے، تنہائی سے دوستی ہو جاتی ہے اور پھر زندگی محض دو لفظوں پر رک سی جاتی ہے اور وہ ہے "رقصِ عشق"، تب سمجھ آتی ہے عشق پانے کا نہی بلکہ کھونے کا نام ہے"

اور یہ عشق ہوتا پتہ ہے کیسے انسان سے ۔۔۔؟

ایک ایسا انسان جس سے آپ چاہ کر بھی محبت نہی بٹور سکتے۔

ایک ایسا بے حس انسان جس کی نظر میں نہ تو آپ کی کوئی اہمیت ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی احساس ۔۔۔ آپ خود ہی یک طرفہ محبت کی کشتی پر سوار "رقصِ عشق" میں بہتے چلے جاتے ہیں۔

اس سفر میں اتنی دور نکل جاتے ہیں کہ جب واپسی کے لیے پلٹتے ہیں تو راستہ ہی نظر نہی آتا۔

ایسا ہی کچھ میرے ساتھ ہوا ہے۔اس نکاح کے بندھن کو محبت سمجھ کر انتظار کے بیڑے پر سوار چلتا رہا اور آج جب منزل خود میرے پاس آئی تو میرے ہاتھ خالی ہیں۔

جس رشتے کو میں محبت سمجھتا رہا وہ تو "رقصِ عشق "نکلا۔۔۔اب میں ہار نہی مانوں گا بلکہ دیکھوں گا یہ عشق اور کتنا دوڑائے گا مجھے۔

اور کتنے سال ازیت ملے گی مجھے۔۔۔میرے برداشت کی حد کب کی عبور ہو چکی ہے۔

اب تو بس اس زندہ لاش کا وجود لیے صبر کا دامن تھامنا ہے مجھے۔

دوبارہ کبھی تمہارے سامنے نہی آوں گا اور نہ ہی ہمارے رشتے کو بچانے کی بھیک مانگوں گا۔

Asuwish

چلتا ہوں۔۔۔معزرت اگر میری وجہ سے کوئی پریشانی ہوئی ہے تو۔۔۔بے بس سا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دروازے تک پہنچ کر رک گیا اور پلٹ کر دیکھا لیکن رملہ سر جھکائے ایسے بیٹھی تھی جیسے اسے کسی بات سے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو۔

ہمدان کے کمرے سے جاتے ہی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی اور دروازہ اچھی طرح بند کر کے واپس سونے کے لیے لیٹ گئی۔

کتنی ہی دیر تک اپنی بے بسی پر آنسو بہاتی رہی۔۔۔مجھے معاف کر دیں آپ۔۔۔میں بہت مجبور ہوں۔

اپنا گھر بسانے کے لیے کسی اور کا گھر برباد نہی کر سکتی میں۔

کسی ایک کی خاطر آپ سب کو نہی چھوڑ سکتے۔جانتی ہوں بڑی بڑی امی کبھی نہی مانیں گی اس رشتے کے لیے اور بینی۔۔۔وہ تو پہلے ہی مجھے مجھے اپنی دشمن سمجھتی ہے۔

اب اگر اسے اس نکاح کے بارے میں پتہ چلتا ہے تو یہ بہت غلط ثابت ہو گا ہم سب کے لیے۔۔۔پہلے ہی نفرت کرتی ہے وہ مجھ سے اور اور اب تو ایک رشتہ جڑ چکا ہے اس کے ساتھ۔

ایک رشتے کی خاطر میں باقی رشتوں کا خون نہی کر سکتی۔۔۔مجھے اپنی خوشیوں کا گلا گھوٹنا ہی پڑے گا۔۔۔یہاں سے دور جانا ہی پڑے گا۔

کیونکہ اگر میں بار بار آپ کے سامنے آتی رہی تو آخر کار آپ مجھ پر حق جتائیں گے۔۔۔آپ نے کہہ تو دیا کہ میرے راستے میں رکاوٹ نہی بنیں گے لیکن اس پر عمل کرنا اتنا آسان نہی ہو گا آپ کے لیے۔

آپ کو کیا لگتا ہے آپ اکیلے "رقصِ عشق" کی چکی میں پس رہے ہیں؟

نہی۔۔۔غلط ہیں آپ۔۔۔میں بھی اتنا ہی تڑپی ہوں آپ کے لیے جتنا آپ تڑپے ہیں لیکن مجبوریوں کی قید سے کبھی آزاد ہی نہی کر سکی خود کو۔

آپ کے لیے کہنا بہت آسان تھا کہ میری ماں نے یہ نکاح دولت حاصل کرنے کے لیے کروایا لیکن ان کے لیے لیے یہ فیصلہ کرنا کتنا مشکل تھا۔

یہ بات صرف میں سمجھ سکتی ہوں۔وہ تو بس اپنی بیٹی کو ایک مظبوط مرد کا تحفظ دینا چاہتی تھیں جسے آپ نے دولت کی حوس سمجھ لیا۔

میری اماں نے اپنی پوری زندگی مجھ پر لٹا دی۔۔۔چاہتی تو بابا سے خلا لے کر دوسری جگہ اپنا گھر بسا سکتی تھیں لیکن انہیں اس دنیا کے باقی سارے مرد بھی ایک جیسے ہی لگے۔

شاید اسی لیے ڈر چکی تھیں۔۔۔لیکن انہوں نے آپ کو میرے لیے منتخب کیا اس کا مطلب آپ قابلِ بھروسہ تھے لیکن آپ نے ان کی نیت پر ہی شک کیا۔

اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ دروازہ ناک ہوا۔

پریشانی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔دروازہ کھولوں یا نہی؟

اگر ہمدان ہوئے تو۔۔۔۔؟

خود سے ہی سوال کرتی ہوئی آخر کار دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

سامنے ہمدان کھڑا تھا لیکن اس کے ساتھ کوئی خاتون بھی تھیں۔

یہ پھوپھو ہیں نور کی ماما۔۔۔ ہمدان نے ان کا تعارف دیا اور چہرے پر سنجیدگی لیے وہاں سے چل دیا۔

اسلام و علیکم پھوپھو جان۔۔۔ آپ اندر آئیں۔۔۔ رملہ ان کا بازو تھامے انہیں اندر لے آئی اور لائٹ جلاتے ہوئے انہیں بیڈ پر بٹھا دیا۔

و علیکم اسلام۔۔۔ میں ملنے آئی تھی تم سے بیٹا۔ ہمدان نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔

سب کچھ مطلب۔۔۔ میں کچھ سمجھی نہی پھوپھو جان۔۔۔ ان کی بات پر رملہ تھوڑی حیران ہوئی۔

یہی کہ تم دونوں کا نکاح ہو چکا ہے۔ مجھ سے کوئی بات نہی چھپاتا ہمدان۔۔۔ اس گھر میں صرف مجھ پر بھروسہ کرتا ہے وہ۔

تمہارے آنے کی خبر ملی تو مجھ سے رہا ہی نہی گیا۔ سوچا پہلے تم سے مل لوں۔

ان کے جواب پر رملہ نے سر جھکا لیا اور مزید کچھ نہی بولی۔

میں جانتی ہوں بھابھی نے جو فیصلہ کیا وہ بہت اچھا ہے۔ اس گھر میں کسی کو کسی دوسرے کی خوشیوں سے کوئی فرق نہی پڑتا۔

میری بیٹی بھی اسی بے حسی کی بھینٹ چڑھی ہے۔ اگر بھا بھی مان جاتی تو شاید آج میری نور زندہ ہوتی۔

مجھے پتہ ہی نہی چلا کب اسے ہمدان سے محبت ہو گئی۔۔۔ بہت سمجھایا تھا اپنے دل کو سمجھائے جو وہ چاہتی ہے نہی ہو سکتا لیکن اس نے میری ایک نہی سنی اور دل برداشتہ ہو کر چلی گئی اس دنیا سے اپنی ماں کو تنہا چھوڑ کر۔

بیٹی کے ذکر پر ان کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے۔

نور مجبور تھی لیکن تم مجبور نہی ہو۔۔۔ تمہارا نکاح ہو چکا ہے ہمدان سے اور تمہارا حق ہے اس پر وہ یہ حق کوئی نہی چھین سکتا تم سے۔

اپنی خوشیاں کسی کے لیے قربان مت کرو۔۔۔ اپنی ماں کے فیصلے کو قبول کرو اور زندگی میں آگے بڑھو۔

کسی کے لیے کوئی قربانی دینے کی ضرورت نہی ہے۔

آج پھر ایک بار مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میری نور میرے سامنے ہے تمہاری شکل میں۔

ایک بار پھر میں اپنی نور کو ٹوٹتے ہوئے نہی دیکھ سکتی۔۔۔ ہمدان جو کہہ رہا ہے اس کی بات مان لو بیٹا۔

وہ بہت سمجھدار ہے وسب کچھ سنبھال لے گا۔ اس کے ہوتے ہوئے تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہی ہے اور میں بھی ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔

کبھی بھی میری ضرورت پڑی میں حاضر ہوں لیکن یہاں سے جانے کی بات مت کرنا اب۔

بہت ٹوٹ چکا ہے میرا بیٹا۔۔۔ اسے مزید کوئی دکھ نہ دو۔ پچھلے ایک سال میں بہت دکھ برداشت کیے ہیں اس نے۔

تم چاہو تو اسے زندگی کی طرف واپس لا سکتی ہو۔ جب اس نے مجھے تمہارے آنے کی خبر سنائی تو اس کی آنکھوں میں خوشی دیکھ کر بہت سکون ملا مجھے لیکن ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتایا کہ تم یہاں سے جانا چاہتی ہو۔

یہ سن کر مجھے بہت دکھ ہوا میں سمجھ گئی تھی کہ تم کیوں ایسا کرنا چاہتی ہو۔ اسی لیے سمجھانے آ گئی۔

ہمدان مجھے نہی آنے دے رہا تھا میں زبردستی آئی ہوں تمہیں سمجھانے۔۔۔ میری بیٹی ان بے حس لوگوں کے لیے لیے اپنی خوشیاں برباد مت کرو۔

نور کے ساتھ جو ہونا تھا وہ ہو گیا لیکن تمہیں تھوڑی خود غرض بننا پڑے گا ورنہ میری طرح خالی ہاتھ رہ جاو گی۔

سمجھ رہی ہو ناں میری بات۔۔۔؟

جی پھوپھو جان میں سمجھ رہی ہوں لیکن۔۔۔

کیا لیکن۔۔۔؟

لیکن ویکن کے چکر سے باہر نکل آو۔۔۔یہاں تمہاری قربانی کسی کام نہی آئے گی۔اپنے شوہر کی بات مانو بس۔

وہ تمہاری خاطر ساری دنیا سے لڑ سکتا ہے اگر تم اس کا ساتھ دو۔

اس طرح کب تک دربدر دھکے کھاتی رہو گی؟

عورت کا اصل گھر وہی ہوتا ہے جہاں اس کا شوہر ہوتا ہے۔ہمدان نے نکاح کیا ہے تمہارے ساتھ اور اور اب تم اس کی زمہ داری ہو۔

جب وہ اپنی زمہ داریاں نبھانے کے لیے تیار ہے تو کیوں اپنے قدم پیچھے کھینچ رہی ہو؟

زندگی میں کبھی نہ کبھی انسان کو خود غرض ہونا ہی پڑتا ہے ورنہ دربدر کی ٹھوکریں انسان کا مقدر بن جاتی ہیں۔

جب تک تمہاری ماں زندہ تھیں سب ٹھیک تھا بیٹا لیکن اب وہ زندہ نہی ہیں۔اس وقت تمہیں اپنے باپ کے ساتھ ساتھ ایک اور مظبوط سہارے کی ضرورت ہے۔

تم کسی کا حق نہی چھین رہی۔۔۔ہمدان کے نکاح میں ہو ایک دوسرے کی زندگی کا حصہ ہو تم دونوں اور کوئی تیسرا تم دونوں کو الگ نہی کر سکتا۔

جہاں تک بینی کی بات ہے اس کی قسمت میں اللہ نے کچھ بہتر سوچا ہو گا۔

ہو سکتا ہے اس ایک سال میں ان دونوں کی شادی ہو جاتی لیکن ہوئی نہی۔۔۔شاید اللہ نہی چاہتا تھا۔

جس دن تم یہاں سے گئی تھی اسی دن بینی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور وہ ایک سال سے بستر پر پڑی ہے۔

چلنے پھرنے سے محروم ہے وہ اور پتہ نہی کب تک ایسی ہی رہے۔ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔

اچھا۔۔۔ میری بیٹی کی معزوری کو استعمال کرتے ہوئے یہ پٹیاں پڑھا رہی ہیں آپ اپنی بھتیجی کو۔

وہ رملہ کو سمجھا ہی رہی تھیں کہ مسز ملک کمرے میں داخل ہوئیں۔

انہیں سامنے دیکھ کر رملہ کے تو جیسے ہوش ہی اڑ گئے۔

نہی بھابھی میں تو۔۔۔انہوں نے کچھ بولنا چاہا لیکن مسز ملک نے بولنے کا موقع ہی نہی دیا۔

بس۔۔۔خبردار جو دوبارہ آپ نے میری بیٹی کو معزوری کا طعنہ دیا تو مجھ سے برا کوئی نہی ہو گا۔

زبان کھینچ لوں گی میں۔۔۔وہ رملہ کی طرف دیکھتی ہوئیں بولی۔

رملہ نے غلطی نہ ہوتے ہوئے بھی نظریں جھکا لی۔

کیا کہہ رہی تھی آپ اس سے کہ اللہ نے بینی کے لیے کچھ اور سوچا ہو گا۔ وہ معزور ہو گئی ہے اور پتہ نہی کب تک معزور رہے۔ اس لیے تم موقع کا فائدہ اٹھاو اور ہمدان سے شادی کر کے اس گھر کی مالکن بن جاو۔

واہ۔۔۔کیا بات ہے آپ کی۔۔۔اسے کہتے ہیں آستین کا سانپ۔ برے وقت میں آپ کا ساتھ دیا ہم نے اور ہمارے برے وقت میں آپ میری بیٹی کے خلاف سازش تیار کر رہی ہیں۔

اخر کس غلطی کی سزا دے رہی ہیں آپ میری بیٹی کو؟

ابھی اس لڑکی کو اس گھر میں آئے چوبیس گھنٹے نہی ہوئے اور آپ نے اپنے رنگ دکھانے شروع کر دیے۔

جس تھالی میں کھاتے ہیں ناں اس میں سوراخ نہی کرتے ورنہ تھالی کسی کام کی نہی رہتی۔

اگر سر پر عزت کی چھت ملی ہے تو اس کی قدر کریں کیونکہ بڑھاپے میں در بدر کی ٹھوکریں کھاتی اچھی نہی لگیں گی۔

اور تم۔۔۔اب وہ رملہ کی طرف بڑھیں۔

اگر تمہیں تمہارے باپ کی وجہ سے اس گھر میں جگہ دی ہے تو غنیمت سمجھو ورنہ مجھے ایک منٹ نہی لگے گا تمہیں دھکے مار کر یہاں سے نکالنے میں۔

سمجھی۔۔۔؟

جی۔۔۔رملہ نے سر اثبات میں ہلایا اور بھیگی پلکیں اٹھاتے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہمدان کی طرف دیکھا اور چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔

کیا ہوا تائی امی سب خیریت۔۔۔؟

ہمدان رملہ کی طرف دیکھتے ہوئے ان کے پاس آرکا۔

کچھ خیریت نہی ہے۔تمہاری پھوپھو کا دماغ ہو گیا ہے۔سمجھاو انہیں۔۔۔میرے بیٹی کے خلاف چالیں چلنے کا سوچ رہی ہیں یہ اس لڑکی کے ساتھ مل کر۔

سمجھا دو انہیں کہ آئیندہ اس لڑکی کے آس پاس بھٹکتی ہوئی بھی نظر نہ آئیں یہ مجھے۔

غصے سے بولتی بولتی کمرے سے باہر نکل گئیں۔

پھوپھو چلیں یہاں سے۔۔۔انہیں زبردستی کمرے سے باہر لے گیا۔

ان کے جاتے ہی رملہ سر گھٹنوں پے گرائے آنسو بہانے میں مصروف ہو گئی۔

کمرے کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ہمدان تھا۔

چلتا ہوا رملہ کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ تھام کر کھینچتے ہوئے خود میں بھینچ لیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رملہ نے خود کو آزاد کرنا چاہا مگر ہمدان کے بازووں کی مظبوط گرفت کے سامنے ہار گئی اور اس کے سینے میں منہ چھپائے آنسو بہاتی رہی۔

جی بھر کر رو لو آج جتنا رونا ہے۔ ہو سکتا ہے پھر یہ سہارا موجود نہ ہو۔

ہمدان کے لہجے میں بے بسی تھی۔ رملہ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور سر نفی میں ہلا دیا۔

ایسا مت بولیں آپ۔۔۔ اللہ نا کرے آپ کو کچھ ہو۔ میری زندگی بھی آپ کو لگ جائے۔

کیا کروں گا ایسی زندگی کا میں؟

ایسی زندگی جس میں میرا سب سے خاص اور مخلص رشتہ ہی نہ ہو ایسی زندگی نہی چاہیے مجھے۔۔۔ ہمدان اس کی طرف دیکھے بغیر بولا۔

ایسی زندگی جس میں جینے کا کوئی مقصد ہی نہ ہو اور رونے کے لیے کوئی کندھا ہی میسر نہ ہو ایسی زندگی کے لیے کیا دعا کروں میں؟

ویسے بھی تم فیصلہ کر چکی ہوں۔۔۔ میرے کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔

میں چاہتا تو تائی امی کو جواب دے سکتا تھا۔انہیں تمہاری اس گھر میں حیثیت بتا سکتا تھا لیکن رک گیا کیونکہ تم نے میری زبان پر بے بسی کا تالا لگا رکھا ہے۔

جب تک تم نہی چاہو گی کچھ نہی کر سکتا میں۔

تمہیں جانے سے تو نہی روک سکتا لیکن جب تک یہاں ہو شوہر ہونے کی حیثیت سے میرا فرض بنتا ہے کہ تمہارے ہر سکھ دکھ میں تمہارے ساتھ کھڑا رہوں۔

سو جاو آرام سے میں یہی ہوں۔رملہ کو بیڈ تک لایا اور لیٹنے کا اشارہ کیا۔

نہی میں سو جاوں گی آپ جائیں یہاں سے۔۔۔کسی نے دیکھ لیا تو طوفان آ جائے گا۔

طوفان کا ڈر تمہیں ہو گا مجھے نہی۔۔۔اگر طوفان کا ڈر ہوتا تو میں یہاں آتا ہی ناں ،سو جاو آرام سے میں کچھ دیر تک یہی ہوں۔

جب تم رونا بند کر کے سکون سے سو جاو گی تو میں یہاں سے چلا جاوں گا۔

رملہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول کر سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ کر لائٹ آف کرتے ہوئے صوفے پر لیٹ گیا اور جیب سے موبائل نکال کر مصروف ہو گیا۔

رملہ بہت دیر تک اسے دیکھتی رہی اور پھر چادر سر تک اوڑھے سو گئی۔

جب وہ سو گئی تو ہمدان موبائل جیب میں رکھتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

بے بس سا آنکھوں میں بے جان سی مسکراہٹ لیے رملہ کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے سے چادر ہٹائی اور اس کے چہرے پر جھکا ہی تھا کہ پھر رک گیا۔

میں نہی چاہتا کہ تم مجھے غلط سمجھو۔۔۔ مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹا اور بنا شور کیے دروازہ بند کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

اگلی صبح سب موجود تھے ناشتے کی میز پر سوائے رملہ کے۔۔۔ ہمدان کی نظریں بے تابی سے اسی کو تلاش کر رہی تھیں۔

رملہ آپی نہی آئیں۔۔۔؟

میں بلا کر لاتا ہوں۔۔۔ علی مسکراتے ہوئے کرسی سے اٹھا ہی تھا کہ مسز ملک بول پڑیں۔

کوئی ضرورت نہی ہے۔ بیٹھ جاو آرام سے۔ اس لڑکی کو زیادہ سر پر چڑھانے کی ضرورت نہی ہے۔

چند دن کی مہمان ہے وہ یہاں۔۔۔ بہت جلد اس کے لیے کوئی مناسب سا رشتہ دیکھ کر رخصت کرتی ہوں اسے ورنہ میرے گھر کا ماحول خراب ہونے میں دیر نہی لگے گی۔

اس کا کھانا اس کے کمرے میں پہنچا دیا جائے گا۔ تم فکر مت کرو بیٹا۔

میری بیٹی کوئی لاوارث نہی ہے۔ اس کا باپ زندہ ہے ابھی اور اس کا اچھا برا سب سمجھتا ہے۔ آپ اپنا مناسب سا رشتہ اپنے پاس ہی رکھیں تو بہتر ہو گا۔

میری بیٹی کا اس گھر میں اتنا ہی حق ہے جتنا باقی بچوں کا ہے۔ کوئی اسے اپنے گھر سے بے گھر نہی کر سکتا۔

وہ کوئی مہمان نہی ہے۔۔۔ یہ بات آپ اور اس گھر کے مکین جتنی جلدی سمجھ لیں بہتر ہو گا۔

ملک صاحب غصے سے بولتے ہوئے کرسی سے اٹھے اور رملہ کے کمرے کی طرف بڑھے۔

کچھ دیر بعد اسے ساتھ لیے وہاں آئے اور بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

رملہ نے جھجکتے ہوئے کرسی کھینچی اور بیٹھ گئی۔ ملک صاحب بھی بیٹھ گئے۔

سب ناشتہ کرنے میں مصروف رہے سوائے مسز ملک کے۔۔۔ وہ غصے سے منہ پھیلائے بیٹھی رہی۔

رملہ نظریں جھکائے ناشتہ کرنے میں مصروف رہی۔ اچانک اس کی نظر سامنے بیٹھے ہمدان کے ہاتھوں پر ٹھہر سی گئی۔

ہمدان کے ہاتھوں پے نظریں جمائے ناشتہ کرتی رہی اور پھر ڈرتے ڈرتے اس کی طرف دیکھا اور چند لمحے دیکھتی ہی رہ گئی۔

نفاست سے سیٹ کیے بال اور انتہائی خوبصورتی سے سیٹ کی داڑھی, گلابی ہونٹ, گھنی پلکیں اور داڑھی کے وسط میں سفید چہرہ۔۔۔شاید آج پہلی بار وہ فرصت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

نکاح کے رشتے کا احساس تھا یا پھر ایک بار پھر سے جدائی کا ڈر۔۔۔کچھ تو تھا اس کے دیکھنے میں۔۔۔اسی پل ہمدان کی نظر اس پر پڑی۔۔۔وہ حیران تھا رملہ کے اس طرح اس کی طرف دیکھنے پر۔جوس کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے ہوئے بے بس سا مسکرا دیا۔

کہتی ہے مجھے حق نہی اسے دیکھنے کا

لیکن اپنے حقوق اچھی طرح یاد رکھتی ہے

نظریں تو چراتی ہے مجھ سے لیکن۔۔۔

نظریں مجھ سے ہی چار کرتی ہے

رملہ نے جلدی سے نظریں پلیٹ پر جما دیں اور ایک بار سب کی طرف دیکھ کر پھر سے ہمدان کی طرف دیکھا تو وہ اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

بھنویں اچکاتے ہوئے مسکرا دیا۔جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ کچھ چاہیے کیا؟

رملہ نے تیزی سے سر ایسے کھانے کی پلیٹ پر جمایا کہ دوبارہ نظریں اٹھا کر نہی دیکھا۔

ہمدان بیٹا کوئی ضروری میٹنگ تو نہی آج تمہاری؟

ملک صاحب کے سوال پر ہمدان کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی اور ان کی طرف متوجہ ہوا۔ نہی تایا ابو آج کوئی ضروری میٹنگ تو نہی ہے۔ لیکن کچھ چھوٹے موٹے کام نمٹانے ہیں۔

ہمممم۔۔۔پھر تم ایسا کرو کہ آج فیکٹری نہ جاو۔ رملہ کو یونیورسٹی لے جاو۔

اس کی پڑھائی خراب نہ ہو اس لیے جتنی جلدی ہو سکے ایڈمیشن ہو جانا چاہیے۔

جی تایا ابو آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن اتنی جلدی؟

میرا مطلب اسے یہاں آئے ابھی ایک دن ہوا ہے۔ میرا خیال ہے اوپن یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینا بہتر رہے گا۔

میں کہنا چاہ رہا ہوں کہ یونیورسٹی جائے گی ہاسٹل میں رہنا پڑے گا۔ یہاں رہ کر پڑھے گی تو ساری فیملی سے گھل مل جائے گی۔

کیا ایسا ممکن نہی ہو سکتا؟

تم سے جتنا کہا گیا ہے اتنا ہی کرو ہمدان۔۔۔ زیادہ مشورے دینے کی ضرورت نہی ہے۔

اگر یہ یہاں نہی رہنا چاہتی تو یہ اس کا اپنا فیصلہ ہے۔ ہم کون ہوتے ہیں اسے سمجھانے والے۔

تم لے جاو اسے اور ایڈمیشن کروا کے وہی کسی ہاسٹل میں چھوڑ آو۔

مسز ملک غصے سے ہمدان پر پھٹ پڑیں۔

لیکن تائی امی۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہی۔۔۔ جتنا کہا ہے اتنا کرو, ویسے بھی اس کی منحوس شکل مجھے اس کی ماں کا چہرہ یاد دلاتی ہے۔

جتنی جلدی ہو سکے اسے یہاں سے دفع کرو۔۔۔ غصے میں وہاں سے چلی گئیں۔

ہمدان نے مدد کن نگاہوں سے ملک صاحب کی طرف دیکھا۔۔۔ وہ اس کا کندھا تھپتپاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔

ہمدان نے رملہ کی طرف دیکھا اور گہری سانس لیتے ہوئے علی کی طرف مسکراہٹ اچھالتے ہوئے وہاں سے اٹھ گیا۔

میں باہر انتظار کر رہا ہوں آپ کا۔۔۔ ناشتہ کرنے کے بعد اپنے ڈاکومینٹس لے کر آ جائیں۔

جی۔۔۔ رملہ نے مختصر جواب دیا اور جلدی سے ناشتہ ختم کرتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اپنا بیگ اور ڈاکومینٹس سمیٹتی ہوئی نیچے آئی اور گیراج کی طرف بڑھ گئی۔

ہمدان گاڑی سے ٹیک لگائے دونوں بازو سینے پے فولڈ کیے کسی گہری سوچ میں گم تھا۔ رملہ کو آتے دیکھ کر اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

پورے راستے دونوں نے کوئی بات نہی کی۔ رملہ منتظر تھی کہ شاید ہمدان اسے روکے گا لیکن وہ تو اس معاملے میں ایسے خاموش بیٹھا تھا جیسے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑتا ہو۔

واپسی پر ہمدان نے گاڑی سڑک کے کنارے روک دی اور اسٹیرنگ وہیل پے سر گرائے بیٹھ گیا۔

کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں؟

رملہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو ہمدان نے سر اٹھا کر اسے گھوری ڈالی۔

ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔۔۔کوئی حق نہی تمہیں مجھے ہاتھ لگانے کا اور نہ ہی مجھے دیکھنے کا۔

میں تو بس۔۔۔مجھے فکر ہو رہی تھی آپ کی بس اسی لیے پوچھ لیا۔

Iamsorry

اس نے تیزی سے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا لیکن ہمدان نے اس کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگا لیا۔

یہ کککیا کر رہے ہیں آپ؟

چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔اچھا نہی لگتا اس طرح سے۔۔۔وہ بولتی رہ گئی لیکن ہمدان بنا کوئی جواب دیے بس اس کی طرف دیکھتا رہا۔

چند لمحے دیکھنے کے بعد مسکرا دیا۔ رملہ کا ہاتھ ابھی بھی اس کے ہاتھ کی مظبوط گرفت میں قید تھا۔

اب دیکھ سکتی ہو میری طرف مسز۔۔۔یہاں پر کوئی نہی دیکھے گا تمہیں مجھے دیکھتے ہوئے اور نہ ہی کوئی روکے گا۔ تو جی بھر کر دیکھ سکتی ہو جتنی بار دیکھنا چاہو۔

جتنی دیر تک چاہو دیکھ سکتی ہو مجھے کوئی اعتراض نہی ہے۔

رملہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور نظریں جھکا لیں اور پھر سے اپنا ہاتھ کھینچنا شروع کر دیا مگر ہمدان کی گرفت مظبوط تھی۔

ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔بڑی ماما ناراض ہو جائیں گی اگر ہم دیر سے پہنچے۔

تمہیں کب سے فکر ہونے لگی تائی امی کی؟

ان کی فکر مت کرو ان کو جواب دینا جانتا ہوں میں۔۔۔آج بھی چپ کروا سکتا تھا انہیں لیکن تمہاری وجہ سے چپ رہا لیکن اگر وہ مسلسل اسی طرح تمہاری تزلیل کرتی رہی تو شاید کسی دن میری برداشت ختم ہو جائے۔

آپ جواب دے سکتے ہیں انہیں لیکن میں نہی۔۔۔مجھے اپنے کردار سے لے کر اپنی مرحومہ والدہ کے کردار تک گواہی دینا پڑتی ہیں۔

رات کو جو کچھ ہوا اس کے بعد میرا نہی خیال کے مجھے انہیں کوئی موقع دینا چاہیے۔

آپ کو پھوپھو سے وہ سب شئیر نہی کرنا چاہیے تھا۔ وہ بہت مان سے آئی تھیں میرے پاس اور الٹا میری وجہ سے بڑی ماما نے ان کی انسلٹ کر دی۔

تائی امی کی پرانی عادت ہے رملہ۔۔۔ ہم سب عادی ہو چکے ہیں ان کے رویے کے, وہ ہم سب پر حکم چلانے کی عادی ہو چکی ہیں۔
ان کے ایسے رویے کی وجہ میرے بابا ہیں۔ وہ نشے کی لت میں پڑ گئے تھے اور اپنا سب کچھ ہار گئے۔ تب ہمیں تایا ابو نے سہارا دیا۔ بس اسی بات کا فائدہ اٹھایا انہوں نے ہمیشہ۔ ایسا نہی ہے کہ میرے پاس اپنا کچھ نہی ہے۔ الحمدللہ آج سب کچھ ہے میرے پاس لیکن پھر بھی ان کو پلٹ کر جواب نہی دیا کبھی کیونکہ ماں باپ کی تربیت پر بات آ جاتی ہے۔
لیکن ان کا تمہارے ساتھ ایسا رویہ مجھ سے بلکل برداشت نہی ہوتا۔۔۔ جب تک بات میری تھی میں برداشت کرتا رہا لیکن اپنی بیوی کی تزلیل برداشت کرنا بہت مشکل ہے میرے لیے۔
"صرف نکاح کر لینا کافی نہی ہوتا۔۔۔ شوہر کو اپنی بیوی کی عزت کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے, بیوی کی طرف اٹھنے والی ہر انگلی کو توڑنے کی ہمت رکھنی پڑتی ہے۔"
آپ میری وجہ سے کسی سے نہ الجھیں۔۔۔ میں چند دن کی مہمان ہوں چلی جاوں گی, آپ میرے لیے زیادہ فکرمند نہ ہو۔۔۔ وہ نکاح زبردستی ہوا تھا۔ اماں نے زبردستی کی تھی آپ کے ساتھ لیکن میں آپ کے ساتھ کوئی زبردستی نہی کروں گی اور ناں ہی خود کو آپ پر مسلط کروں گی۔

آپ کی اپنی زندگی ہے جیسے چاہے گزاریں۔۔۔یہی سمجھیں میں آپ کی ایک انجان کزن ہوں۔

ہمممم سہی۔۔۔تمہارے لیے کہنا بہت آسان ہے رملہ لیکن میرے لیے ایسا سوچنا بھی گناہ ہے۔

نکاح چاہے جن حالات میں بھی ہوا تھا۔۔۔تم میرے نکاح میں ہو یہی حقیقت ہے اور میں اس سچ کو تسلیم کر چکا ہوں۔

تمہیں جانا ہے تو جاو۔۔۔میں نہی روکوں گا لیکن جتنے دن میرے ساتھ ہو مجھے ان لمحوں کو جی بھر کے جینے دو۔

کیا پتہ جب تم واپس پلٹو میں کہی دور چلا جاو اتنی دیر جہاں سے واپسی کا راستہ میسر ہی نہ ہو۔

رملہ کے ہاتھ پر گرفت مزید مظبوط کی۔

بدلے میں رملہ ہمدان کے کندھے پر سر گرائے آنسو بہانا شروع ہو گئی۔کیوں کر رہے ہیں آپ ایسی باتیں؟

آپ جانتے ہیں جو آپ چاہتے ہیں وہ میں نہی کر سکتی۔۔۔اماں ایسا نہی چاہتی تھیں۔

ایسا ہی چاہتی تھیں وہ رملہ۔۔۔تم سمجھنے کی کوشش ہی نہی کر رہی۔۔۔ہمدان نے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی۔

جس دن تم ہاسپٹل میں تھی اس دن تایا ابو اور آنٹی کی ملاقات ہوئی تھی اور یقیناً وہ دونوں ایک دوسرے کو پہچان چکے تھے لیکن ہمارے سامنے ظاہر نہی کیا۔

یہ فیصلہ انہوں نے بدلے کی آڑ میں نہی بلکہ تمہیں تحفظ دینے کے لیے کیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھیں ان کی غیر موجودگی میں ان کی بیٹی اس کوٹھے کی چار دیواری میں محفوظ نہی رہ سکے گی۔

اسی لیے انہوں نے میرا انتخاب کیا۔۔۔وہ سمجھ چکی تھیں مجھے۔۔۔میں تمہارے لیے بہت فکر مند تھا۔

مجھے نہی پتہ تھا کہ میں ایسا کیوں کرتا تھا۔ایک انجان سا احساس تھا۔کبھی بینی اور کبھی نصیر۔۔۔جب جب انہوں نے تمہیں نیچا دکھانے کی کوشش کی میرا خون کھولتا تھا۔

پتہ نہی کیوں میرا دل چاہتا تھا تمہیں تحفظ دوں۔۔۔میرے دل تمہارے لیے ایک الگ ہی محبت ڈالی تھی اللہ نے مجھے کیا پتہ تھا میری وہ بے چینی تمہیں میری زندگی میں شامل کر دے گی۔

میں سب سے لڑ سکتا ہوں تمہارے لیے۔۔۔بس ایک بار تم ہاں کر دو میں سب کو بتا دونگا اس نکاح کا اور شادی بھی تم سے ہی کروں گا عزت سے۔

بس تم میرا ساتھ دو۔۔۔زندگی کے ہر مقام پر تمہارے ساتھ کھڑا رہوں گا۔

رملہ نے اس کے کندھے سے سر اٹھایا اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ میرا خیال ہے ہمیں گھر چلنا چاہیے۔مجھے اپنی خوشیوں سے بڑھ کر دوسروں کی خوشیاں عزیز ہیں۔

جس گھر میں مجھے پناہ ملی ہے اس گھر کی بیٹی کی خوشیاں برباد نہی کر سکتی میں۔

بینی کی شادی آپ سے طے ہو چکی ہے اور میں اپنی بہن کا گھر برباد نہی کر سکتی۔

ہمممم۔۔۔ مطلب میری کسی بات کی کوئی ویلیو نہی تمہاری نظر میں بس دوسروں کی فکر ہے۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔۔ دوبارہ اس ٹاپک پر کوئی بات نہی کروں گا میں۔۔۔ بے بسا مسکرا دیا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

شام کو جم سے واپس آیا تو نور کی ماما دروازہ ناک کرتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئیں۔

پھوپھو آپ۔۔۔ آپ کو کب سے دروازہ نوک کرنے کی ضرورت محسوس ہونے لگی ہے۔

وہ مسکراتی ہوئیں صوفے پر بیٹھ گئیں۔ ہمدان بھی ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا اور مسکرا دیا۔

سنا ہے تم آج رملہ کو یونیورسٹی لے کر گئے تھے؟

جی سہی سنا ہے آپ نے۔۔۔ کچھ دن تک چلی جائے گی ہاسٹل۔۔۔ بے بسی سے جواب دیا۔

وہ نہی رہنا چاہتی یہاں میری وجہ سے۔۔۔کہتی ہے کہ بیٹی کا گھر نہی برباد کر سکتی۔

اچھا۔۔۔تو اگر وہ نہی سمجھ رہی تو سمجھاو اسے بیٹا۔۔۔بیوی ہے وہ تمہاری ,اس کی زندگی میں اپنی اہمیت واضح کرو۔

میں کچھ سمجھا نہی پھوپھو۔۔۔؟

ہر بات سمجھانے والی نہی ہوتی بیٹا۔۔۔کچھ باتیں خود ہی سمجھنی پڑتی ہیں۔میں چلتی ہوں نماز کا وقت ہو رہا ہے۔

بس یہی سمجھانے آئی تھی تمہیں کہ اگر وہ نا سمجھ ہے تو تم سمجھداری سے کام لو۔

سمجھ رہے ہو ناں میری بات۔۔۔؟

اگر نہی سمجھ آئی تو سمجھنے کی کوشش کرو, عقلمند کے لیے اشارہ کافی ہوتا ہے۔

مسکراتی ہوئیں کمرے سے باہر نکل گئیں اور ہمدان میں پڑ گیا۔

کیا مطلب ہو سکتا ہے اس بات کا۔۔۔۔؟

ہمممم سمجھ گیا۔۔۔اب یہی واحد راستہ بچا ہے میرے پاس تمہیں روکنے کا۔۔۔دیکھتا ہوں کیسے جاتی ہو مجھے چھوڑ کر۔

بہت ہو گیا۔۔۔اب تمہاری زندگی میں اہمیت واضح کرنی ہی پڑے گی ورنہ تم اسی طرح دور بھاگتی رہو گی مجھ سے۔

مسکراتے ہوئے الماری کی طرف بڑھ گیا۔ فریش ہو کر کمرے سے باہر نکلا اور کھانا کھانے کے بعد سب کے کمروں میں جانے کا انتظار کرتا رہا۔

جب سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تو رملہ کے کمرے کی طرف چل دیا۔

دروازے کی ڈبلیکیٹ چابی کچن سے لی اور بڑے سکون سے کمرے میں داخل ہوا۔

وہ سکون سے سو رہی تھی۔ مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا اور نرمی سے اس کے گال کو چھوا۔

رملہ کی آنکھ کھل گئی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ چلاتی ہمدان اس کے ہونٹوں پر جھکا اور فرار کی ساری راہیں بند کر دیں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رملہ صبح صبح بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی رو رہی تھی اور ہمدان سکون سے سو رہا تھا۔ رملہ کی سسکیوں کی آواز کانوں میں پڑی تو اٹھ کر بیٹھ گیا۔

اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر آنسو پونچھنے کی کوشش کی تو رملہ نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

بدلے میں ہمدان مسکرا دیا۔ رونا کا کوئی فائدہ نہی ہے۔ شوہر ہوں تمہارا اور میرا حق ہے تم پر۔

حق زبردستی حاصل نہی کیے جاتے رملہ غصے سے چلائی مگر پھر اپنی آواز اونچی ہونے کا ڈر ہوا تو فورا سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

ہمدان مسکرا دیا

NoYouarewrong

اپنی بیوی کو پیار کرنا کوئی زبردستی نہیں ہوتی۔ جب گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو انگلی ٹیڑھی کرنی پڑتی ہے۔

بیوی ہو تم میری کچھ غلط نہیں کیا میں نے

اگر ثابت کر سکتی ہو کہ میں نے غلط کیا ہے تو کرو جو سزا دو نگی میں بھگتنے کے لیے تیار ہوں۔

میری زندگی تو خود ایک سزا بن چکی ہے اور رہی سہی کسر آپ نے پوری کر دی ہے۔

مجھے آپ سے بالکل امید نہیں تھی کہ آپ ایسا بھی کچھ کر سکتے ہیں۔ میں آپ کو بہت اچھا انسان سمجھتی تھی لیکن آج آپ نے ثابت کر دیا کہ آپ۔۔۔۔

ششش خبردار جو اس سے آگے ایک لفظ بھی بولا۔۔۔۔اس سے پہلے کہ رملہ کچھ کہتی ہمدان نے اسے درمیان میں ہی ٹوک دیا۔

اپنی بیوی کو پیار کرنا کچھ غلط نہیں ہے۔جاو فریش ہو جاو۔نیچے ناشتے کی ٹیبل پر ویٹ کر رہا ہوں میں تمہارا اور اگر نہ آئی تو میں پھر سے کمرے میں آ رہا ہوں۔

اگر مجھے کسی نے اس کمرے میں آتے ہوئے دیکھ لیا تو اس کا جواب میں ہی دوں گا۔

جانتی ہو ناں میں ڈرتا نہیں ہوں کسی سے۔۔۔بہتر یہی ہو گا کہ اس بحث کو یہیں ختم کرو اور نیچے آؤ میں بھی آتا ہوں فریش ہو کر نماز پڑھ کے تم بھی آ جاؤ جلدی سے۔

مجھے نہیں آنا کہیں بھی آپ جائیں آپ کو جانا ہے تو۔

ہمدان بیڈ سے نیچے اترا ہی تھا کہ رملہ کی آواز پر پھر سے اس کی طرف بڑھا اور مسکرا دیا کیا کہا؟

ذرا پھر سے کہنا میں نے سنا نہیں۔۔۔نہی جانا چاہتی یہاں سے یا پھر میرا جانا اچھا نہی لگ رہا تمہیں؟

جو بات دل میں ہے کہہ دو میں مائینڈ نہی کروں گا۔

ایک بار کہہ کر تو دیکھو۔۔۔تمہارے لیے جان بھی حاضر ہے۔

ہمدان کا لہجہ اور اس کی نظروں کی تپش نے رملہ کو وہاں سے اٹھنے پر مجبور کر دیا۔تیزی سے اٹھ کر واش روم چلی گئی۔

اس کے جاتے ہی ہمدان مسکرا دیا۔ اب آئی ہیں مسز سیدھے راستے پر۔

دیکھتا ہوں کیسے جاتی ہیں آپ ہاسٹل۔۔۔ اپنی قربت کی ایسی عادت ڈالوں گا کہ دوبارہ جانے کا نام نہی لوگی اور اگر چلی بھی گئی تو زیادہ دن ٹک نہی پاوگی۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کسی خوش گوار احساس کے تحت مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

ناشتے کی میز پر بھی رملہ کی کفیت ویسی ہی تھی۔ ہمدان کی اس پر جمی نظریں اسے کنفیوزڈ کر رہی تھیں۔

جلدی سے ناشتہ ختم کر کے اوپر ٹیرس پر چلی گئی۔

دادا ابو اور دادی اماں کے پاس بیٹھ گئی اور ان سے اپنے بابا کے بچپن کے قصے سننے میں مصروف ہو گئی۔

کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ہمدان بھی وہاں آگیا اور دادو کی گود میں سر رکھے لیٹ گیا۔

آج تم گئے نہی فیکٹری؟

دادا جی نے اخبار سے نظریں ہٹاتے ہوئے چشمہ درست کرتے ہوئے حیرت زدہ انداز میں ہمدان کو دیکھا۔

نہی دادا ابو۔۔۔ آج طبیعت کچھ ٹھیک نہی لگ رہی تھی تو سوچا تھوڑا آرام کر لوں اور آپ لوگوں کے ساتھ وقت گزار لوں۔

اچھی بات ہے برخوردار۔۔۔ کیا ہوا طبیعت کو، طبیعت کیوں ناساز ہے آپ کی؟

کچھ خاص نہی دادا ابو۔۔۔ سر میں تھوڑا درد تھا اور ہلکا سا بخار۔

لاو میں دبا دیتی ہوں اپنے بیٹے کا سر۔۔۔ دادو نے ہمدان کے ماتھے پر پیار کیا اور اس کا سر دبانا شروع ہو گئیں۔

بدلے میں ہمدان نے ان کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگا لیا۔ نہی دادو جان آپ تھک جائیں گی میں بس کچھ دیر آپ کی گود میں آرام کرنے آیا ہوں۔

بول تو ان سے رہا تھا لیکن نظریں سامنے بیٹھی نظریں جھکائے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے میں ہیوست کیے بیٹھی کنفیوزڈ سی رملہ پر جمی تھیں۔

تمہیں کیا ہوا ایسے چپ چاپ کیوں بیٹھ گئی؟

دادو نے رملہ کو پریشان دیکھا تو مسکراتی ہوئی بولیں۔

کچھ نہی دادو جان۔۔۔ بس ایسے ہی، میں چلتی ہوں کچھ کام تھا مجھے۔

بیٹھ جا چپ کر کے۔۔۔ کیا کام ہے تجھے؟

سکون سے بیٹھ دو گھڑی دادی کے پاس۔۔۔زیادہ سے زیادہ وقت کمرے سے باہر گزارا کرو تاکہ تمہارا دل لگے یہاں۔

ابھی تو ٹھیک بیٹھی تھی ہمدان کے آتے ہی پریشان ہو گئی۔ کچھ نہی کہتا یہ تمہیں۔۔۔ بھائی ہے تمہارا۔

لاحول ولاقوۃ۔۔۔ ہمدان بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا دیا۔

رملہ اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ہمدان کو مسکراتے دیکھ کر اس کی بھی ہنسی چھوٹ گئی۔

ہمدان کی نظریں اس کے چہرے پر جم سی گئیں۔ بہت عرصے بعد آج وہ دل سے مسکرا رہی تھی۔

لے۔۔۔۔اس میں ہنسنے والی کونسی بات تھی بھلا؟

تم دونوں تو ایسے ہنس رہے ہو جیسے میں نے کوئی لطیفہ سنا دیا ہو۔

دادو برا مان گئیں۔

نہی دادو جان ہم تو کسی اور بات پر مسکرا رہے ہیں۔ آپ ناراض نہ ہو۔ ہمدان نے انہیں حیران ہوتے دیکھا تو فوراََ بول پڑا۔

رملہ کی مسکراہٹ بھی سمٹ گئی لیکن دادو کے بھائی کہنے پر ہمدان کا ری ایکشن اسے ہنسنے پر مجبور کر رہا تھا۔ بہت مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی۔

دادا جی بھی مسکرا دیے۔۔۔اب تمہاری باتیں ہوتی ہی ایسی ہیں اس میں بچوں کا کیا قصور۔

اچھا۔۔۔اب آپ بھی شروع ہو گئے۔ سہی ہے بنا لو سارے مل کر میرا مزاق۔

ارے بیگم ناراض کیوں ہو رہی ہیں آپ۔۔۔؟

مزاق نہی بنا رہے ہم سب تو دل لگا رہے ہیں آپ کا،آپ تو غلط ہی سمجھ بیٹھی ہیں۔

اچھا اگر دل لگا رہے ہیں تو پھر سہی ہے۔ میرا بیٹا بہت سلجھا ہوا سمجھدار اور سنجیدہ ہے۔

دادو نے رملہ کے سامنے ہمدان کی تعریف بیان کی۔

ہونہہہ۔۔۔سنجیدہ اور سلجھا ہوا۔۔۔واہ،جتنے سلجھے ہوئے یہ ہیں میں کل رات دیکھ چکی ہوں۔

دل ہی میں سوچنے لگی لیکن بولی کچھ نہی۔۔۔ہمدان نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دباتے ہوئے رملہ کی طرف دیکھا اور دائیں آنکھ دباتے ہوئے مسکرا دیا۔

بدلے میں رملہ نے زبردستی کی مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی۔

گھر تو دکھاو بہن کو ہمدان۔۔۔

دادو کے بہن کہنے پر ہمدان تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

آئیں آپ کو گھر دکھا دوں،تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا کہ کہی دادو رملہ کے منہ سے بھائی ہی نہ نکلوا دیں۔

جی چلیں ہمدان بھا۔۔۔۔

رملہ ہنسی دباتی ہوئی بولنے ہی والی تھی کہ ہمدان کے گھورنے پر چپ ہو گئی اور اس کے پیچھے چل دی۔

ہمدان نے پلٹ کر اسے مسکراتے ہوئے دیکھا تو دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے ٹکٹکی باندھے دیکھنا شروع ہو گیا۔

چلیں۔۔۔ رملہ نظریں جھکائے جھجھکتی ہوئی بولی۔

جی جناب چلیں۔۔۔ ہمدان اس کے آگے آگے چلتا گیا اور پورا گھر وزٹ کروا دیا سوائے بینی کے کمرے کے۔

بینی کہاں ہے؟

میرا مطلب اس کا کمرہ نہی دکھایا آپ نے مجھے۔۔۔ آخر کار رملہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھ ہی لیا۔

?Areyousureaboutthat

ہمدان حیرت زدہ سا اس کی طرف پلٹتے ہوئے بولا۔

واقعی تم بینی سے ملنا چاہتی ہو؟

جانتی ہو ناں وہ تماشہ کھڑا کر دے گی۔

آج نہی تو کل اس کا سامنا کرنا ہی ہے مجھے تو آج کیوں نہی ؟
میری بڑی بہن ہے وہ۔۔۔ہماری مائیں الگ ہیں لیکن دونوں کی رگوں میں خون تو ایک ہی باپ کا ہے۔
میرا اس سے خون کا رشتہ ہے یہ بات ہم جھٹلا تو نہی سکتے ناں ؟
ہمممم۔۔۔ٹھیک ہے جیسے تمہیں بہتر لگے۔آو چلتے ہیں۔وہ نیچے والے پورشن میں ہے۔جب سے چوٹ لگی ہے وہی شفٹ ہے تائی امی کے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں۔
پتہ نہی کیسے ری ایکٹ کرے گی تمہیں سامنے دیکھ کر۔۔۔ایک بار پھر سوچ لو۔
ہمدان سیڑھیوں میں رک کر رملہ کی طرف پلٹا۔
جی۔۔۔بہت اچھی طرح سوچ لیا ہے میں نے۔آپ لے کر چلیں مجھے۔
Allraight...letsgo
ہمدان حیرت زدہ سا بینی کے کمرے کی طرف بڑھا اور دروازہ ناک کیا۔
...YesComein
اندر سے بینی کی آواز آئی تو دروازہ کھولتے ہوئے کمرے میں داخل ہو گیا۔
اسلام و علیکم۔۔۔
ihopeyouaregood

وعلیکم اسلام۔۔۔بینی بامشکل بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔گردن موڑتے ہوئے سلام کا جواب دیا اور پھیکا سا مسکرا دی۔

کیسے راستہ بھول گئے آج میرے کمرے کا؟

اس کے سوال پر ہمدان مسکرا دیا۔۔۔اس کمرے کا راستہ میں اس دن سے بھولا ہوں جب تم نے خود مجھے یہاں سے نکالا تھا۔

کیا کہا تھا بھول گئی کیا؟

یہی کہہ رہی تھی ناں کہ آئندہ یہاں نہ آوں؟

تمہاری ضد ہی پوری کر رہا تھا۔

تو پھر آج میری ضد کیسے توڑ دی؟

آج بھی ناں آتے۔۔۔پچھلے پندرہ دن تک میری یاد نہی آئی تو آج آنے کا مقصد؟

مقصد تو بہت خاص ہے بینی۔۔۔بس تم زیادہ حیران مت ہونا،کوئی ملنے آیا ہے تم سے۔

تایا ابو کی دوسری شادی کا علم تو تھا ناں تمہیں۔۔۔اسی رشتے سے جڑا ایک خاص رشتہ تم سے ملنے آیا ہوں۔

تمہاری چھوٹی بہن آئی تم سے ملنے۔۔۔کیا تم اسے دیکھنا چاہو گی؟

میری چھوٹی بہن۔۔۔بابا کی دوسری شادی۔۔۔پہیلیاں کیوں بجھا رہے ہو؟

جو کہنا چاہتے ہو صاف صاف کیوں نہی کہہ دیتے۔اس طرح باتوں کو گھما کیوں رہے ہو۔

ایک منٹ۔۔۔ہمدان دوازے کی طرف بڑھا اور رملہ کو اندر آنے کا اشارہ دیا۔

پہلے ہمدان کمرے میں داخل ہوا اور اس کے پیچھے چھپی کھڑی رملہ نے ہمدان کی شرٹ پیچھے سے مٹھیوں میں جکڑ کر ڈرتے ڈرتے بینی کو دیکھا۔

ہمدان کے پیچھے چھپی کر کھڑی رملہ کو دیکھ کر بینی کے تو جیسے ہوش ہی اڑ گئے۔

حیرت زدہ سی آنکھیں پھاڑے رملہ کو دیکھتی رہ گئ۔

ہمدان نے پلٹ کر رملہ کی طرف دیکھا اور اسے آگے بڑھنے کا اشارہ دیا۔

تم۔۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

بینی غصے سے چلائی۔

ہمدان یہ تمہارے ساتھ کیوں کھڑی ہے اس طرح سے؟

کیا تم اسے یہاں لائے ہو؟

وہ سوال پر سوال کرتی گئ۔

یہ تمہاری بہن ہے۔تایا ابو کی دوسری بیوی سے ان کی اکلوتی بیٹی رملہ۔

کیا۔۔۔کیا بکواس کر رہے ہو تم ہمدان؟

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟

اس کی ماں تو طوائف تھی ناں۔۔۔ڈیڈ ایسی عورت سے کیسے شادی کر سکتے ہیں؟

تم جھوٹ بول رہے ہو ناں؟

نہی بینی۔۔۔یہی سچ ہے۔یہ تمہاری چھوٹی بہن ہے اور اسے یہاں میں نہی تایا ابو خود لائے ہیں۔

کیوں کسی نے بتایا نہی تمہیں؟

نہی یہ نہی ہو سکتا۔۔۔بینی نے پوری طاقت لگاتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے خالی جگ اٹھایا اور رملہ کی طرف اچھالا۔

خوش قسمتی سے وہ جگ بینی کے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گر گیا۔

کیا بدتمیزی ہے یہ بینی۔۔۔؟

ہمدان تیزی سے رملہ کے سامنے ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا۔

تم ہٹو سامنے سے ہمدان۔۔۔اس لڑکی کو میں آج زندہ نہی چھوڑوں گی۔

اس نے میرا سب کچھ چھین لیا مجھ سے۔۔۔پہلے تمہیں چھین لیا۔پھر اس منحوس کی نظر میری خوشیاں کھا گئی اور اب یہ اس گھر میں بھی آ گئی میرے حق پر قبضہ جمانے۔

بینی کی بے بسی دیکھ کر رملہ کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے۔وہ آگے بڑھنا چاہتی تھی مگر ہمدان نے اس کا ہاتھ مظبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھام رکھا تھا۔

تم نے اس کا ہاتھ کیوں پکڑا ہے؟

بینی کی نظر پڑی تو اور زور سے چلائی۔

اس کے چیخنے کی آوازیں سن کر اس کی ماما اور ہمدان کی ماما دونوں اوپر بھاگی آئیں۔

سامنے کا منظر دیکھ کر ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

ان کی موجودگی میں بھی ہمدان نے رملہ کا ہاتھ نہی چھوڑا جبکہ رملہ اپنا ہاتھ کھینچ رہی تھی۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے یہاں؟

مسز ملک غصے سے ہمدان کی طرف بڑھیں اور اس کے ہاتھ میں موجود رملہ کے ہاتھ کو دیکھتی ہوئی بولی۔

ماما میں بتاتی ہوں آپ کو۔۔۔ یہ جو لڑکی ہمدان کے ساتھ کھڑی ہے ناں اس کا نام رملہ ہے۔

اسی کی وجہ سے آپ کی بیٹی کی یہ حالت ہے۔

تمہاری اس حالت کی زمہ دار رملہ کیسے ہو سکتی ہے بینی۔۔۔ بولنے سے پہلے سوچ تو لیا کرو کہ کیا بول رہی ہو۔

ہمدان حیرت زدہ سا بولا۔

دیکھا ماما آپ نے کیسے سائیڈ لے رہا ہے اس کی؟

یہ لڑکی ہماری یونیورسٹی میں پڑھتی تھی ایک سال پہلے۔۔۔آپ کو یاد ہو شاید میں یونیورسٹی سے اچانک گھر آئی تھی۔

تب یہ اور ہمدان پوری رات سٹور روم میں تھے۔اس نے سٹور کیپر کو پیسے دے تھے باہر سے کنڈی لگوانے کے لیے۔

ان دونوں کا افئیر چل رہا تھا اور۔۔۔اور کیا کچھ تھا میں کیسے بتاوں آپ کو مجھے کچھ سمجھ نہی آ رہا۔

اور یہ ایک طوائف بھی ہے۔۔۔اسی کے کوٹھے پر جاتا تھا ہمدان نور کی برسی پر ہر سال۔۔۔پوچھیں اس سے کیا میں جھوٹ کہہ رہی ہوں۔

بینی۔۔۔بولنے سے پہلے سوچ لیا کرو کیا بول رہی ہو،رملہ کوٹھے پر رہتی ضرور تھی مگر طوائف نہی تھی۔

جھوٹ۔۔۔جھوٹ بول رہا ہے یہ ماما۔۔۔میں ہمیشہ اس کی غلطیوں پر پردہ ڈالتی رہی مگر آج اس نے پھر سے اس لڑکی کو میرے مقابل لا کھڑا کیا ہے۔

اور مجھے کہہ رہا ہے کہ یہ بابا کی بیٹی ہے۔اب میں اس کی باتوں میں ہرگز نہی آوں گی۔

تائی امی یہ بہتان لگا رہی ہے رملہ پر۔۔۔یونیورسٹی میں جو کچھ ہوا یہ سب کچھ جانتی ہے کیا سچ تھا اور کیا جھوٹ اسے سب پتہ تھا۔

وہ سب رملہ کے کلاس فیلو نصیر کا کیا دھرا تھا۔اسی نے ہمیں بہانے سے اوپر بلایا تھا اور باہر سے کنڈی لگا دی۔

صرف اتنا ہی نہی۔۔۔ہمارے فون بھی اسی کے پاس تھے۔بینی بتاو تائی امی کو۔۔۔جھوٹ کیوں بول رہی ہو؟

ہمدان غصے سے بینی کی طرف بڑھا لیکن مسز ملک اس کے راستے میں آ گئیں۔تم ابھی بھی ہمارے سامنے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہو اور ہمیں کہہ رہے ہو کہ بینی جھوٹ بول رہی ہے۔

شرم آنی چاہیے تمہیں ہمدان۔۔۔ہمدان کی ماما بھی وہاں آ گئیں۔

چھوڑو اس لڑکی کا ہاتھ۔۔۔وہ زبردستی ہمدان کے ہاتھ سے رملہ کا ہاتھ آزاد کرنا چاہ رہی تھیں لیکن ہمدان نے اس کا ہاتھ نہی چھوڑا۔

امی کیا کر رہی ہیں آپ؟

آپ کو یہ ٹوٹا ہوا شیشہ نظر نہی آ رہا کیا؟

اگر میں وقت پر نہ پہنچتا تو بینی اس کا کام تمام کر چکی ہوتی۔۔۔بلکل ویسے ہی جیسے پہلے کیا تھا۔

تم نے باقی سب کچھ تو بتا دیا بینی لیکن یہ نہی بتایا کہ تم نے رملہ پر حملہ بھی کیا تھا اور اسے آئی سی یو میں پہنچایا تھا۔

مجھے بہت غصہ تھا ماما جب میں نے ان دونوں کو ساتھ دیکھا تو مجھ سے برداشت نہی ہوا۔

بہت اچھا کیا تھا تم نے بیٹا۔۔۔ بلکل ایسا ہی کرنا چاہیے تھا۔چھوڑو اس لڑکی کا ہاتھ ہمدان۔۔۔ مسز ملک غصے سے ہمدان کی طرف بڑھی۔

معزرت تائی امی۔۔۔ میں رملہ کا ہاتھ نہی چھوڑوں گا۔آپ کو اس سے جو بھی کہنا ہے ابھی کہہ لیں میرے سامنے۔

کیوں ایسا کیا رشتہ ہے تمہارا اس کے ساتھ جو تم اس کے خلاف ایک بھی بات برداشت نہی کر سکتے؟

ان کے سوال پر ہمدان نے پلٹ کر رملہ کی طرف دیکھا تو اس نے سر نفی میں ہلا دیا۔

آپ لوگوں کو جو سمجھنا ہے سمج لیں۔۔۔بس اتنا یاد رکھیں رملہ کی طرف اٹھنے والی ہر انگلی کاٹ دوں گا میں۔۔۔اور بینی تم۔۔۔ تمہیں اس حال میں پہنچ کر بھی رحم کرنا نہی آیا۔ بہت افسوس ہوا آج۔۔۔ رملہ کو بازو سے کھینچتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

آخری قسط یوٹیوب چینل پر اپلوڈ ہو چکی ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھا تم نے کیسے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر لے گیا ہے ؟
ہمدان کے کمرے سے جاتے ہی مسز ملک دیورانی پر برس پڑیں۔۔۔اسے زرا لحاظ نہی کہ سامنے تائی کھڑی ہے۔
نہ ماں کا لحاظ کیا اور نہ ہی اپنی ہونے والی کمزور بیوی کا۔۔۔جا کر سمجھاو اپنے بیٹے کو ، یہ ہاتھ سے نکل چکا ہے تمہارے۔
اگر اس لڑکی کی وجہ سے میری بیٹی کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ناں۔۔۔میں سب کا جینا حرام کر دوں گی۔
جی بھابھی۔۔۔آپ فکر مت کریں، ہمدان ایسا کچھ نہی کرے گا۔
جیسا آپ چاہیں گی ویسا ہی ہو گا۔ آپ غصہ نہ کریں اور خود کو ریلیکس رکھیں۔
میں بات کرتی ہوں ابھی اس سے۔۔۔وہ تیزی میں کمرے سے باہر نکل گئیں۔
ہمدان نے رملہ کے کمرے میں پہنچتے ہی اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور غصے سے اس کی طرف پلٹا۔ منع کیا تھا میں نے۔۔۔کتنا سمجھایا تمہیں لیکن تم سمجھتی ہی نہی۔

نکاح ہوا ہے ہمارا۔۔۔ کوئی چوری نہی کی ہم نے جو اس طرح سب سے ڈرتے رہیں۔۔۔ نہی برداشت ہوتا مجھ سے کہ میرے ہوتے ہوئے کوئی تمہارے کردار پر انگلی اٹھائے۔

سمجھ کیوں نہی رہی تم۔۔۔ آخر کس بات کی سزا دے رہی ہو مجھے؟

اس سے پہلے کہ رملہ کوئی جواب دیتی ہمدان کی ماما کمرے میں داخل ہوئیں۔

کیا بدتمیزی تھی یہ ہمدان۔۔۔؟

آج تم نے جو کیا ہے ناں میرا سر شرم سے جھک گیا ہے بھابھی اور بینی کے سامنے۔

کیا ضرورت تھی اس لڑکی کا ساتھ دینے کی, تمہارے کہنے سے اس کی اصلیت بدل تو نہی جائے گی؟

یہ چاہے جتنی مرضی پاکدامن بن جائے ہے تو ایک طوائف کی ہی بیٹی ناں۔۔۔ تم اس کی خاطر اب ہم سب کو نیچا دکھاو گے کیا؟

امی بس۔۔۔ پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور دوبارہ نہی کہوں گا۔۔۔ رملہ کے لیے ایسے الفاظ مت استعمال کریں۔

میں برداشت نہی کر سکتا۔۔۔

کیوں برداشت نہی کر سکتے تم ہمدان؟

اس لڑکی کے اپنی ماں سے زبان درازی کرتے ہوئے شرم نہی آ رہی تمہیں؟

جیسی اس کی ماں تھی ویسی ہی یہ ہے۔ دوسروں کی زندگیاں برباد کرنا ان کی فطرت ہے۔

امی پلیز۔۔۔مجھے مجبور مت کریں کہ میں کچھ ایسا بول دوں جو آپ کے لیے ناقابلِ برداشت ہو۔

کیا بولو گے تم۔۔۔۔؟

دکھاو بول کر تم۔۔۔دیکھتی ہو کس حد تک ماں کو نیچا دکھا سکتے ہو اس گھٹیا طوائف کی بیٹی کے لیے۔

گھٹیا نہی ہے یہ۔۔۔" بیوی ہے میری"، اور اب اس کے خلاف ایک لفظ برداشت نہی کروں گا میں۔

کیا کہا بیوی ہے یہ تمہاری؟

ہمدان کے جواب پر ان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

رملہ سمٹ کر کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی۔ ہمدان کے غصے سے خوف محسوس ہو رہا تھا اب اسے۔

جی امی۔۔۔ بیوی ہے یہ میری، غصے سے رملہ کی طرف بڑھا اور اسے بازو سے کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ کھڑا کیا۔

سن لیا آپ نے۔۔۔۔؟

اب اس کے خلاف ایک بات نہی سنوں گا میں۔۔۔جس کو بتانا ہے بتادیں آپ ومیں کسی سے نہی ڈرتا۔

آپ جا کر تائی امی کے حکم مانیں لیکن۔۔۔مجھے ان کے حکم ماننے پر مزید مجبور مت کریں۔

یہ تم نے کیا کر دیا ہمدان۔۔۔؟

وہ پریشانی سے سر تھام کر صوفے پر بیٹھ گئیں۔کیا جواب دوں گی میں بھابھی کو؟

جھوٹ بول رہے ہو ناں تم۔۔۔؟

غصے سے اٹھی اور پھر سے ہمدان کے پاس آکر رک گئیں۔

جھوٹ نہی بول رہا میں امی۔۔۔اچھی طرح جانتی ہیں آپ مجھے۔

تمہیں اس گھر میں جگہ دی ہے اور تم نے میرے بیٹے پر ڈورے ڈال لیے۔۔۔شرم نہی آئی تمہیں؟

وہ غصے سے رملہ کی طرف بڑھیں اور اس پر جھپٹنے کی کوشش کی لیکن سامنے ہمدان کھڑا تھا۔

جب رملہ پر بس نہ چلا تو بیٹے پر تھپڑ برسانا شروع کر دیے۔

اس دن کے لیے پیدا کیا تھا کیا تمہیں؟

ایک طوائف کے گندے خون کو اس خاندان کی بہو بنا دیا تم نے۔۔۔ یہ تمہاری بیوی تو بن گئی لیکن اس گھر کی بہو بننا اس کا خواب ہی رہ جائے گا۔

ہمدان چپ چاپ ان کے تھپڑ سہتا رہا۔۔۔ معزرت لیکن شاید آپ بھول رہی ہیں کہ اس کی رگوں میں ایک طوائف کے خون کے ساتھ تایا ابو کا خون بھی دوڑ رہا ہے۔

اس گھر میں میری بیوی کا مقام حاصل ہونے سے پہلے بیٹی کا مقام حاصل ہے اسے اور۔۔۔ جہاں تک بات ہے اسے بہو تسلیم کرنے کی۔۔۔ ایک بات میں آپ کو صاف صاف بتا دوں۔

آپ چاہے اسے قبول کریں یا نہ کریں میں قبول کر چکا ہوں۔۔ اگر کسی نے ہمارے رشتے کو خراب کرنے کی کوشش بھی کی تو مجھ سے برا کوئی نہی ہو گا۔

اس بات کو سمجھ لیں آپ اور باقی سب کو بھی سمجھا دیں۔۔۔ دوبارہ اپنی بات نہی دہراوں گا میں، آئندہ یہ سوال مت پوچھیے گا کہ مجھ سے کیا رشتہ ہے اس کا۔

چلو یہاں سے۔۔۔ رملہ کو کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے گیا۔

ہائے میرے اللہ۔۔۔ کتنی بے شرم لڑکی ہے یہ ذرا حیا نہی ہے کیسے میرے بیٹے کو قابو میں کر لیا ہے۔

وہ سر تھام کر کمرے سے باہر نکل گئیں۔

رملہ آنسو بہاتی ہوئی ہمدان کے ساتھ کھینچتی چلی گئی۔

ہمدان اسے اپنے کمرے میں لے آیا۔ بیٹھ جاو چپ چاپ یہاں۔۔۔خبردار یہاں سے جانے کی کوشش کی ,سب کو کیا جواب دینا ہے میں جانتا ہوں۔

خبردار جو اس کمرے سے ایک قدم بھی باہر نکالا۔۔مجھ سے برا کوئی نہی ہو گا۔

آپ ٹھیک نہی کر رہے یہ سب۔۔۔میری وجہ سے سب ناراض ہو جائیں گے آپ سے ,نہ کریں یہ زیادتی اپنے ساتھ۔

ہو جائیں سب ناراض ہوتے ہیں تو۔۔۔مجھے سب کی نہی صرف تمہاری پرواہ ہے۔
نہی سن سکتا ایک بھی لفظ تمہارے خلاف۔۔۔ سمجھتی کیوں نہی ہو؟

سب کی پرواہ ہے تمہیں صرف میرے علاوہ۔۔۔غصے سے چلایا اور میز پر پڑا لیپ ٹاپ اٹھا کر دیوار میں مار دیا۔

کیوں نہی سمجھ رہی ہمارے رشتے کو,کیا مزید سمجھانے کی ضرورت ہے مجھے؟

رملہ نے سر نفی میں ہلایا اور آنسو بہاتی ہوئی دیوار کے ساتھ سمٹ کر کھڑی ہو گئی۔

مجھے نہی رہنا یہاں۔۔۔پلیز مجھے جانے دیں۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے آپ سے۔

ہمدان دائیں ہاتھ سے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔

کچھ دیر خاموش رہا اور پھر گہری سانس لیتے ہوئے رملہ کی طرف بڑھا۔

اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے اپنے سامنے کھڑا کیا۔کیا ہمارے رشتے کی کوئی اہمیت نہی تمہاری نظر میں؟

ابھی تک نہی سمجھی ہمارے رشتے کا مطلب؟

اگر میرے اتنے پاس آنے کے بعد بھی تمہارے دل میں ہمارے رشتے کے لیے کوئی اہمیت نہی بچی تو تمہیں واقعی چلی جانا چاہیے۔

جاو۔۔۔دوبارہ نظر نہی آوں گا تمہیں۔۔۔جہاں جانا چاہو جا سکتی ہو۔

تمہارے راستے میں نہی آوں گا اب۔۔۔دروازہ کھولتے ہوئے رملہ کو دروازے سے باہر چھوڑ کر غصے سے دروازہ بند کر دیا اور کمرے میں پڑی چیزیں توڑنا شروع کر دیں۔

جب تھک گیا تو بیڈ کے ساتھ فرش پر بیٹھ گیا۔آنکھیں بھیگ چکی تھیں۔

نہی۔۔۔میں ایک مرد ہوں اور مرد رویا نہی کرتے۔۔۔مجھے اپنے درد اپنے اندر ہی جزب کرنے ہوگے۔کسی سے نہی کہوں گا اب۔

مر چکا ہے آج سے ہمدان۔۔۔اب ایک نئے ہمدان سے ملو گی تم۔۔۔میری محبت کا جنون تو دیکھ چکی ہو لیکن اب میری نفرت کا سامنا کرو گی۔

دور جانا چاہتی ہو تو شوق سے جاو۔۔میں نہی روکوں گا۔

بے بس سا اٹھا اور گاڑی کی چابی اٹھائے کمرے سے باہر نکل گیا۔

کیا شور مچا ہوا ہے گھر میں۔۔۔۔؟

مسز ملک ہمدان کو آتے دیکھ کر بولیں لیکن ہمدان ان کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کی طرف دیکھے بغیر بیرونی دروازے کی طرف چلا گیا۔

وہ ہمدان کو جاتے ہوئے دیکھتی رہ گئیں۔ کیا ہوا ہے آخر اسے؟

آج سے پہلے تو کبھی ایسا نہی کیا تھا ہمدان نے تو پھر آج۔۔۔ پہلے اس لڑکی کے لیے ہم سے بدتمیزی کی اور اب میری بات کا جواب دیے بغیر چلا گیا۔

آخر چل کیا رہا ہے یہ سب۔۔۔؟

جب سے یہ لڑکی اس گھر میں آئی ہے تب سے ہمدان کا رویہ کچھ بدلہ بدلہ سا ہے۔

اس کا مطلب بینی سہی کہہ رہی تھی کہ ان دونوں کے درمیان کچھ ہے۔ کہی یہ دونوں۔۔۔ اگر ہمدان اس کے ساتھ رات گزارتا رہا ہے تو اس کا مطلب میری بیٹی کی خوشیاں خطرے میں ہیں۔

مجھے بات کرنی ہوگی ان سے آج ہی۔۔۔ جتنی جلدی ہو سکے بینی اور ہمدان کا نکاح پڑھوا دینا چاہیے۔

جب نکاح ہو جائے گا تو ہمدان کے سر پر بینی کی زمہ داری آجائے گی اور وہ اس لڑکی کو بھول جائے گا۔

یہ قدم مجھے بہت پہلے اٹھا لینا چاہیے تھا۔ خیر ابھی بھی وقت ہے زیادہ دیر نہی ہوئی۔

آج ہی بات کرتی ہوں ان سے لیکن پہلے زرا اس لڑکی کی تو خبر لے لوں۔

وہ رملہ کے کمرے کی طرف چل دیں۔ ابھی دروازے میں ہی تھیں کہ رملہ کی آواز سن کر وہی رک گئیں۔

روشنی پلیز کچھ کرو میرے لیے۔۔۔ میں ہمدان کو ٹوٹتے ہوئے نہی دیکھ سکتی۔

میری خاطر وہ سب سے لڑ رہے ہیں اور خود کو جو ازیت دے رہے ہیں وہ الگ۔۔۔ ان کو اس حال میں نہی دیکھ سکتی میں۔

ٹھیک ہے میں ان کی بیوی ہوں لیکن میں اس گھر میں نہی رہ سکتی۔۔۔ میرے رہنے کا انتظام کرو۔

ایک ہفتے تک میں ویسے بھی ہاسٹل شفٹ ہو جاوں گی، تب تک کے لیے۔۔۔ رملہ جیسے ہی پلٹی اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی۔

میں بعد میں بات کرتی ہوں تم سے۔۔۔ کال بند کر کے حیرت زدہ سی مسز ملک کو دیکھتی رہ گئی۔

وہ غصے سے کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔ کیا کہا تم نے تم ہمدان کی کیا لگتی ہو؟

دوبارہ کہنا زرا۔۔۔

بڑی ماما وہ میں۔۔۔

زبان کھینچ لوں گی میں تمہاری۔۔۔اس سے پہلے کہ رملہ کوئی جواب دیتی وہ غصے سے چلائیں۔

کیا بکواس کر رہی تھی تم؟

تم ہمدان کی بیوی ہو۔۔۔دماغ تو ٹھیک ہے ناں تمہارا؟

تم نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا؟

غصے سے آگے بڑھیں اور رملہ کے بال کھینچتی ہوئی دروازہ تک آئیں اور دروازہ بند کر دیا۔

بولو کیا کہہ رہی تھی تم؟

پلیز میرے بال چھوڑ دیں ماما۔۔۔بہت درد ہو رہا ہے۔جیسا آپ سمجھ رہی ہیں ویسا کچھ نہی ہے۔بیچاری درد سے کراہ اٹھی۔

ابھی تو تم کہہ رہی تھی کہ ہمدان کی بیوی ہو اور اب کہہ رہی ہو ایسا ویسا کچھ نہی ہے۔سچ سچ بتاؤ کس ارادے سے آئی ہو یہاں؟

میرا ایسا کوئی ارادہ نہی ہے ماما۔۔۔آپ کی کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

تو پھر بیوی کا لفظ کیوں استعمال کیا تم نے؟

انہوں نے غصے سے اسے چھوڑا تو رملہ بیڈ پر جا گری۔

ڈرتے ڈرتے ان کی طرف دیکھا اور سانس بحال کیا۔ میں کسی مقصد سے نہی آئی یہاں۔۔۔مجھے تو یہ بھی نہی پتہ تھا کہ ہمدان یہاں رہتے ہیں۔

وہ نکاح ایک حادثہ تھا۔۔۔اماں نے زبردستی کی تھی میرے ساتھ بھی اور ہمدان کے ساتھ بھی۔

آپ فکر مت کریں میں آپ کو شکایت کا موقع نہی دوں گی۔ جیسا آپ چاہیں گی ویسا ہی ہو گا۔

تم چاہو یا نہ چاہو ہوگا تو ویسا ہی جیسا میں چاہوں گی۔۔۔تم یہ بتاو کہ نکاح سے زیادہ بھی کچھ ہے تم دونوں کے درمیان؟

نہی۔۔۔رملہ نے سر نفی میں ہلایا اور نظریں چرا لیں۔

تم کہہ تو رہی ہو مگر تمہاری آنکھیں تو انکار کر رہی ہیں۔ وہ پھر سے غصے سے رملہ پر جھپٹی اور اس کا جبڑا سختی سے دبوچ لیا۔

میری بیٹی کا حق چھینا ہے تم نے۔۔۔معاف نہی کروں گی تمہیں میں۔

پہلی تمہاری ماں اور اب تم۔۔۔تم دونوں نے میری خوشیوں کو آگ لگانے کی قسم کھائی ہے شاید۔

اپنی ساتھ ہوئی زیادتیوں پر تو میں خاموش رہی ہوں لیکن اپنی بیٹی کی زندگی برباد نہی ہونے دوں گی۔

تیاری کرو یہاں سے جانے کی۔۔۔کہاں جاوگی تمہیں پتہ ہو لیکن اب یہاں نہی رہ سکتی تم۔

ایک منٹ سے پہلے نکلو یہاں سے۔۔۔اسے چھوڑتی ہوئی الماری کی طرف بڑھیں اور سارے کپڑے بیڈ پر پھینکنے شروع کر دیے۔

ایک منٹ بھی یہاں برداشت نہی کر سکتی میں تمہیں۔۔۔اپنا سامان سمیٹو اور نکلو فوراً۔

لیکن ماما۔۔۔۔۔

خبر دار!

مجھے ماما مت کہنا دوبارہ۔۔۔میں صرف بینی کی ماں ہوں، تم سے کوئی رشتہ نہی ہے میرا۔

میں کہاں جاوں گی؟

ابھی ہاسٹل شفٹ ہونے میں ایک ہفتہ لگ جائے گا اور یہاں پر کسی کو جانتی بھی نہی میں۔

میری طرف سے جہنم میں جاو۔۔۔لیکن یہاں نہی رہ سکتی تم۔

تمہاری ماں کا دل نہی بھرا تھا میری خوشیوں کو آگ لگا کر اسی لیے مرنے سے پہلے پہلے وہ میری بیٹی کی زندگی میں بھی آگ لگا گئی۔

فکر نہی کرو بینی کی ماں زندہ ہے ابھی۔۔۔اپنی بیٹی کی خوشیاں چھیننے والوں کو سکون کی نیند نہی سونے دوں گی۔

خوشیاں تو آپ نے چھینی ہیں میری اماں کی۔۔۔بابا آپ سے شادی نہی کرنا چاہتے تھے۔وہ میری اماں سے پیار کرتے تھے۔

حق تو آپ نے چھینا ہے میری ماں کا اور میرا بھی۔۔۔ایک بیوی سے اس کے شوہر کو الگ کیا آپ نے اور ایک بیٹی کے سر سے اس کے باپ کا سایہ چھین لیا,پھر بھی آپ میری اماں کو قصوروار ٹھہرا رہی ہیں۔

آپ کو آپ کی بیٹی,اس کی خوشیاں اور اپنا شوہر بہت بہت مبارک ہو۔۔۔جا رہی ہوں میں یہاں سے لیکن ایک بات آپ یاد رکھئیے گا میری۔

اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ آپ کو اپنے گناہوں کی سزا نہی ملے گی تو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے آپ کی,ایک نہ ایک دن آپ اپنے کیے پر بہت پچھتائیں گی۔

پہلے میری ماں کا حق چھین لیا آپ نے اور آج میرا حق چھین رہی ہیں۔

آپ چاہیں تو زبردستی ہمدان کو مجھ سے چھین لیں لیکن ان کے دل سے کبھی نہی نکال سکیں گی مجھے۔

یہاں آپ غلطی کر رہی ہیں ,اپنی بیٹی کی زندگی خود عذاب بنا رہی ہیں۔خیر۔۔۔میرا اس گھر میں رہنے کا ویسے بھی کوئی پلان نہی تھا۔

آپ نے میرا کام آسان کر دیا۔۔۔اب ایک ٹھوس وجہ موجود ہے میرے پاس یہاں سے جانے کی۔

سوچیں کیا ہو گا آپ کے ساتھ جب بابا اور ہمدان کو یہ پتہ چلے گا کہ آپ نے مجھے گھر سے نکالا ہے۔

دھمکیاں لگا رہی ہو مجھے؟؟؟

لیکن میں تمہاری ان دھمکیوں سے ڈرنے والی نہی ہوں۔

جلدی سے اپنا سامان سمیٹو اور چلتی بنو یہاں سے اس سے پہلے کہ ہمدان واپس آئے۔

رملہ نے گال پے بہتے آنسو پونچھے اور اپنا سامان سمیٹتی ہوئی ایک نظر اس بے حس عورت پر ڈالتی ہوئی گھر سے باہر نکل گئی۔

وہ گیٹ تک اس کے پیچھے آئیں۔۔۔جب رملہ گیٹ سے باہر نکل گئی تو تیزی سے اندر آ گئیں تاکہ کوئی انہیں دیکھ نہ سکے۔

رملہ آنسو بہاتی ہوئی بیگ گھسیٹتی ہوئی چلتی گئی۔ایک رکشے کو روک کر بس اڈے پہنچی۔

جیسے ہی رکشے سے باہر نکلی گاڑی سے ٹکرا کر گر گئی۔

گاڑی کا دروازہ کھلا اور گاڑی والا گاڑی سے باہر آیا۔

آپ ٹھیک تو ہیں۔۔۔۔بس اتنا ہی بولا تھا کہ بولتے بولتے رک گیا۔

رملہ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور چونک کر اٹھ گئی۔چند پل لگے اسے اس کے چہرے کو دیکھتی رہی اور پھر تیزی سے نظریں چراتی ہوئی اپنا بیگ گھسیٹتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

۔۔۔۔۔۔

رملہ بنا پلٹے تیز تیز چلتی گئی اور ٹکٹ خرید کر بس میں بیٹھ گئی۔

نہی۔۔۔یہ نہی ہو سکتا،یہ یہاں کیسے آ گیا؟

اس نے دیکھ لیا مجھے اب پیچھا کرے گا میرا اور اگر ہمدان نے دیکھ لیا تو بہت مسئلہ بن جائے گا۔

جلدی سے گاڑی اسٹارٹ ہو جائے۔۔۔ٹینشن ہو رہی ہے بہت۔

کیسے مقام پر لا کر کھڑا کیا ہے زندگی نے۔۔۔اپنے ہی دشمن بنے بیٹھے ہیں۔سمجھ نہی آ رہا میرا وہاں جانا مناسب ہو گا یا نہی۔

ہمدان جب واپس آئیں گے میں گھر میں نظر نہ آئی تو طوفان مچا دیں گے۔ ان کو بتاوں یا نہی کچھ سمجھ نہی آ رہا۔

سنا تھا سوتیلی ماں بہت ظالم ہوتی ہے۔ آج دیکھ بھی لیا۔

اگر آج اماں زندہ ہوتی تو مجھے در در بدر کی ٹھوکریں نہ کھانی پڑتیں۔۔ سچ کہتے ہیں ماں اگر ساتھ ہو دنیا بھی جنت لیکن اگر ماں ساتھ نہ ہو تو دنیا کسی جہنم سے کم نہی۔

میں نے تو کسی کے ساتھ برا نہی کیا تھا جو بڑی ماما اور بینی مجھے برا بھلا کہہ رہی ہیں۔ میں تو خود ایک ایسی کشتی پر سوار ہوں جس کی کوئی منزل نہی ہے۔

سیٹ سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں گم بیٹھی تھی۔ آنسو بہانے سے بھی گریز کر رہی تھی کہ اردگرد کے لوگ پتہ نہی کیا سمجھ بیٹھیں۔

دس منٹ بعد بس اسٹارٹ ہوئی تو سکھ کا سانس لیا۔

دو گھٹنے بعد بس رکی تو اپنا سامان سمیٹتی ہوئی بس اڈے سے باہر آئی۔

ابھی سڑک پر رکی ہی تھی کہ وہی گاڑی اس کے سامنے آ کر رک گئی۔

رملہ نے چونک کر گاڑی کو دیکھا اور پھر گاڑی سے باہر آتے شخص کو دیکھ کر نظریں جھکا لی اور آگے بڑھ گئی۔

بس کر دو اور کتنا بھاگو گی۔۔۔۔؟

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا رملہ کے سامنے آ گیا۔

اس کے بکھرے بال وچہرے پر الجھی سی داڑھی, آ نکھوں کے نیچے حلقے اور درد بھری مسکراہٹ۔۔۔ رملہ چاہ کر بھی آگے نہ بڑھ سکی۔

چند لمحے اس کی خاموش آنکھوں میں دیکھتی رہی اور پھر سر نفی میں ہلا دیا۔

کوئی مسئلہ ہے تمہارے ساتھ نصیر؟

کیوں میرے راستے میں کھڑے ہو؟

ہٹو جاو سامنے سے اور مجھے جانے دو۔۔۔ یہاں کوئی تماشہ مت بنانا۔۔۔ پہلے ہی میری زندگی کے ساتھ جو کھیل تم کھیل چکے ہو اس کا خمیازہ ابھی تک بھگت رہی ہوں میں۔

حال نہی پوچھو گی میرا؟

اس کے سوال پر رملہ نے حیرت زدہ انداز میں اسے دیکھا اور پھیکا سا مسکرا دی۔ میں کیوں پوچھوں گی تمہارا حال بھلا؟

ہمارے درمیان کونسا کوئی خاص رشتہ ہے اور ویسے بھی حال دل میں بسنے والوں کا پوچھا جاتا ہے, اجاڑنے والوں کا نہی۔۔۔ راستہ چھوڑو میرا لوگ دیکھ رہے ہیں۔

تمہیں کیا لگتا ہے تم اکیلی اجڑی تھی؟

میرے چہرے کی بے رونقی نظر نہی آ رہی کیا تمہیں؟

دیکھو میری آنکھوں میں۔۔۔ یہ جو درد ہے ناں اس کو محسوس کر کے دیکھو۔۔۔ ٹوٹ چکا ہوں میں تمہیں توڑتے توڑتے۔

رملہ نے بے رخی سے چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔

جائز ہے۔۔۔ تمہاری بے رخی جائز ہے۔ مانتا ہوں میں۔۔۔ کیا چند لمحے میرا درد بانٹ سکتی ہو؟

فقط چند لمحے۔۔۔ زیادہ نہی۔

درد دینے والوں سے درد نہی بانٹا جا سکتا۔۔۔ اپنی دل لگی کے لیے کوئی اور راستہ تلاش کر لو اور مجھے جانے دو۔

رملہ غصے سے بولی اور سائیڈ سے نکلنا چاہا مگر نصیر راستے میں آ گیا۔

نہی۔۔۔ تم ایسے نہی جا سکتی۔ میری بات مان لو زیادہ نہی بس چند لمحے۔۔۔ بھیک مانگتا ہوں تم سے۔

رملہ نے افسردگی سے اس کی طرف دیکھا اور سر اثبات میں ہلا دیا۔

جی۔۔۔ بولو کیا کہنا ہے؟

اس طرح بے رخی سے نہی۔۔۔ آو میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھو کہاں جانا ہے میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔

زبردستی رملہ کے ہاتھ سے بیگ کھینچ کر لے گیا۔

رملہ نا چاہتے ہوئے بھی گاڑی کی طرف بڑھی اور بیک سیٹ پر بیٹھ گئی۔

جبکہ نصیر اس کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولے کھڑا تھا۔ چپ چاپ مسکراتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

گاڑی میں گہری خاموشی تھی۔ آخر کار خاموشی رملہ کی سسکیوں پر ٹوٹی۔

کیوں کیا تھا تم میرے ساتھ ایسا؟

صرف اس لیے کہ میں نے تم سے دوستی نہی کی, تم نے اتنی بڑی سزا دی مجھے۔

تمہارا دل ایک بار بھی نہی کانپا وہ سب کرتے ہوئے؟

میں کبھی سوچ بھی نہی سکتی تھی کہ تم اس حد تک گر جاو گے۔

میں کوٹھے میں رہتی ضرور تھی مگر میں کوٹھے والی نہی تھی۔۔۔ اگر تمہیں پتہ چل ہی گیا تھا تو اس بات پر پردہ رکھ سکتے تھے۔

لیکن تم نے کیا کیا۔۔۔ تم نے تو مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا۔

میرے ساتھ جو کرنا تھا کرتے لیکن ہمدان کے ساتھ نہی کرنا چاہیے تھا۔ میری وجہ سے اسے کتنا کچھ سہنا پڑا کچھ اندازہ ہے تمہیں؟

سب اندازہ ہے مجھے۔۔۔انا کی آڑ میں بہت بڑا گناہ ہو گیا مجھ سے۔۔۔اس کی سزا آج تک بھگت رہا ہوں میں۔

اس واقعے سے ایک ہفتے بابا کا ایکسیڈنٹ ہوا اور وہ ہمیشہ کے لیے مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

باپ کا سایہ سر سے اٹھتے ہی میرا ساری انا اور غرور خاک ہو گیا۔

ہر گزرتے دن اور ہر گزرتی رات کے ساتھ ساتھ مجھے احساس ہوتا چلا گیا کہ کتنا بڑا گناہ ہوا ہے مجھ سے۔

ماما اکیلی رہ گئیں۔۔۔ان کو سنبھالتے سنبھالتے میری اپنی پہچان گم ہو کر رہ گئی۔

میں نہی کہوں گا کہ مجھے معاف کر دو۔۔۔میں تو چاہتا ہوں کہ مجھے سزا ملنی چاہیے۔میں اسی لائق ہوں۔

آج ایک سال بعد تمہیں دیکھا تو مجھے لگا شاید دوبارہ نہ دیکھ سکوں اسی لیے پیچھا کرتے ہوئے یہاں تک آ گیا۔

کہاں جانا ہے مجھے بتا دو میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔

پتہ نہی۔۔۔جہاں قسمت لے جائے ،کسی ہوٹل ڈراپ کر دیں۔

ہوٹل کیوں۔۔۔۔سب خیریت ؟

نصیر حیرت زدہ سا اس کی طرف پلٹا۔

ہاں۔۔۔کسی ہوٹل کے باہر ڈراپ کر دیں۔اسی ہفتے ہاسٹل شفٹ ہو جاوں گی۔

لیکن ہوٹل کیوں۔۔۔اپنے گھر کیوں نہی جا رہی اور اب کہاں سے آ رہی تھی؟

اب اپنے گھر سے آ رہی تھی۔۔۔اپنا نہی بلکہ میرے باپ کا گھر جہاں میری موجودگی کسی کو اچھی نہی لگی اور مجھے دھکے مار کر وہاں سے نکال دیا گیا۔

اوہ۔۔۔یہ تو بہت برا ہوا۔۔۔مجھے بہت دکھ ہوا سن کر۔

اپنے بابا سے رابطہ کیا؟

نہی۔۔۔اور کروں گی بھی نہی کیونکہ میں نہی چاہتی کہ میری وجہ سے ان کی بیوی اور بیٹی کو کوئی تکلیف پہنچے۔

اس گھر میں دوبارہ نہی جانا چاہتی۔۔۔مجھے ہوٹل ڈراپ کر دیں۔

ہرگز نہی۔۔۔میں ایسا رسک نہی لے سکتا, حالات ٹھیک نہی ہیں۔ایک اکیلی لڑکی کا ہوٹل میں رہنا سہی نہی ہے۔

ایسا کرو میرے ساتھ چلو میرے گھر۔۔۔ڈرنے کی ضرورت نہی ہے گھر میں صرف ماما اور میں ہوں۔اس کے علاوہ چند ملازم ہیں۔

جب تک ہاسٹل شفٹ نہی ہو جاتی تب تک وہاں رہ سکتی ہو۔۔۔مجھے بہت خوشی ہو اگر میں تمہارے کسی کام آ سکا۔

ویسے آج تک دکھ کے سوا کچھ دیا تو نہی تمہیں لیکن۔۔۔پھر بھی اس نادان دل کی چھوٹی سی خواہش ہے کہ تمہارے کام آ سکوں۔

رملہ سوچ میں پڑ گئی۔

اب اس میں سوچنے والی کونسی بات ہے؟

میں مانتا ہوں بہت دھوکے دیے ہیں میں نے تمہیں لیکن اب بہت سدھر چکا ہوں یار۔۔۔میرا یقین کرو۔

میں تمہیں کسی ہوٹل نہی لے کر جا رہا بلکہ اپنے گھر جانے کا کہہ رہا ہوں۔

میں نہی جا سکتی۔۔۔خوامخواہ تمہیں پریشان ہونا پڑے گا۔

نہی ہوتا میں پریشان بلکہ امی بہت خوش ہو گی۔سارا دن گھر میں اکیلی رہتی ہیں۔

ڈیڈ کے جانے کے بعد بہت اکیلی رہ گئی ہیں۔ان کا بھی دل لگ جائے گا کچھ دن۔

اس طرح کب تک ہوٹلز میں خوار ہوتی رہو گی؟

اور ہاسٹل میں بھی کب تک رہو گی، میرا خیال ہے تمہیں بات کرنی چاہیے اپنے بابا سے اپنی سوتیلی ماں کے بارے میں۔

اس طرح تو وہ بہت پریشان ہو جائیں گے اور اگر ان سے رابطہ نہی کرو گی تو وہ تمہیں ہی غلط سمجھیں گے۔

کروں گی رابطہ ان سے رات تک۔۔۔جب وہ گھر پہنچیں گے تو انہیں خود ہی پتہ چل جائے گا میری غیر موجودگی کا۔۔۔جب رابطہ ہو گا تو بتا دوں گی انہیں کہ ایک دوست کی طرف ہوں۔

ایسے بہانے ہم لڑکوں کے منہ سے اچھے لگتے ہیں میڈم۔۔۔کوئی اور بہانہ ڈھونڈیے۔

نصیر کی بات پر رملہ مسکرا دی۔۔۔کوئی بات نہی بابا یقین کرتے ہیں میرا اور بہت محبت کرتے ہیں مجھ سے لیکن مجبور ہیں۔

میری سوتیلی ماں مجھے پسند نہی کرتی اور گھر میں ان کی بہت سنتے ہیں سب۔۔۔یہ سمجھ لو کہ پورے گھر میں حکمرانی چلتی ہے ان کی۔

میں نہی چاہتی میری وجہ سے باقی سب کے لیے کوئی مسئلہ بنے۔

"کبھی رشتوں کو بچانے کے لیے ہمیں خود کی قربانی دینا پڑتی ہے"

تو پھر چلیں میرے گھر؟

رملہ نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔جی۔۔۔اور کوئی راستہ بھی نہی ہے فی الحال میرے پاس۔

بے بس سی سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کر لی۔

نصیر نے بیک مرر سے اسے دیکھا اور مسکراتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

کہی میں جلد بازی تو نہی کر رہی نصیر پر بھروسہ کر کے؟
جیسے ہی گاڑی اسٹارٹ ہوئی رملہ نے آنکھیں کھول لی اور بیگ سے فون نکال کر فون بند کر دیا۔
پتہ نہی کیا ہو گا جب ہمدان گھر آئیں گے۔۔۔وہ تو یہی سمجھیں گے کہ میں اپنی مرضی سے گھر چھوڑ کر آئی ہوں۔
بابا کو کیا جواب دوں گی؟
اماں کا وعدہ۔۔۔اور ہمدان کو اگر پتہ چل گیا کہ میں نصیر کے ساتھ ہوں تو کیا جواب دوں گی انہیں۔
پتہ نہی میں جو کر رہی ہوں سہی ہے بھی یا نہی؟
عجیب بے چینی لگی ہوئی ہے۔کہی نصیر نے پھر سے کوئی چال چلی۔۔۔نہی اس کی حالت دیکھ کر لگتا تو نہی کہ یہ اب ایسا کچھ کرے گا۔
بہت پریشان لگ رہا ہے اور سمجھدار بھی ہو گیا ہے اپنے ڈیڈ کی ڈیتھ کے بعد۔۔۔امید ہے اس بار کوئی دھوکہ نہی دے گا۔
چند گھنٹوں کی مسافت کے بعد آخر کار وہ دونوں پہنچ ہی گئے۔
Welcome...

نصیر گاڑی سے باہر آیا اور رملہ کے لیے دروازہ کھولا۔

یہ ہے میرا چھوٹا سا گھر۔۔۔وہ کسی انجانی سی خوشی میں مسکراتے ہوئے آگے بڑھتا جا رہا تھا اور رملہ جھجکتی ہوئی اس کے پیچھے قدم بڑھاتی چلی گئی۔

جیسے ہی اندرونی دروازے تک پہنچے سامنے سے ایک خاتون باہر آئیں۔

انہیں دیکھ کر نصیر کے پاوں کو بریک لگی۔سنجیدگی سے رملہ کی طرف پلٹا۔

MyMom...andMomSheisRamlahMyFriend

اسلام و علیکم۔۔۔رملہ نے جھجکتے ہوئے سلام کیا۔

و علیکم اسلام۔۔۔وہ سلام کا جواب دے کر اندر چل دیں۔

نصیر نے پلٹ کر رملہ کو دیکھا اور مسکرا دیا۔چلیں۔۔۔؟

شام کو ہمدان گھر آیا تو ڈائیننگ ٹیبل پر رملہ کہی نظر نہی آئی۔بے دلی سے کھانا کھا کر اپنے کمرے میں آگیا۔

رملہ کہاں ہے؟

اپنے کمرے میں بھی نہی ہے اور باقی گھر میں بھی دیکھ چکا ہوں میں۔۔۔ملک صاحب پریشان سے ٹی وی لاونج میں آئے۔

مسز ملک نے حیرت زدہ انداز میں ان کی طرف دیکھا۔۔۔ہمیں کیا پتہ؟

ہمیں کونسا وہ کچھ سمجھتی ہے جو بتا کر جائے گی۔۔۔کال کر کے پوچھ لیں اس سے۔

کال کر رہا ہوں لیکن نمبر بند ہے اس کا۔۔۔سچ سچ بتاو میری بیٹی کہاں ہے؟

کہی تم نے اسے گھر سے تو نہی نکال دیا؟

میں ایسا کیوں کروں گی بھلا؟

میری مرضی چلتی ہی کہاں ہے اس گھر میں۔۔۔چلی گئی ہو گی اپنی ماں کے ٹھکانے پر، آخر بیٹی تو اسی کی ہے۔

جنہیں گندگی میں رہنے کی عادت ہو وہ محلوں میں بسیرا نہی کر سکتے۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔خبر دار جو میری بیٹی کے خلاف ایک لفظ بھی اور بولا تم نے تو زبان کھینچ لوں گا تمہاری۔

ملک صاحب کی گرجدار آواز پر ہمدان کمرے سے باہر نکل آیا۔

کیا ہوا تایا ابو سب خیریت؟

کچھ خیریت نہی ہے ہمدان۔۔۔رملہ اپنے کمرے میں نہی ہے اور پورے گھر میں بھی دیکھ چکا ہوں میں۔یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔؟

صبح تو گھر پر ہی تھی۔۔۔کہاں جا سکتی ہے؟

ہمدان تیزی سے رملہ کے کمرے کی طرف بھاگا۔۔۔وارڈروب چیک کی تو رملہ کا سامان وہاں نہی تھا۔

ہممممم۔۔۔مجھے اندازہ نہی تھا کہ تم اتنی جلدی یہ فیصلہ کر لوگی۔

خیر۔۔۔جیسے تمھاری مرضی،تمھارے پیچھے ہرگز نہی بھاگنے والا اب میں۔۔۔اگر میری اتنی قربت اور ہمارے رشتے کی حقیقت جان کر بھی تمھارے دل میں میرے لیے زرا سی بھی اہمیت نہی ہے تو پھر پیچھے بھاگنے کا کوئی فائدہ نہی ہے۔

غصے سے الماری بند کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

مجھے ایک کال کرنی ہے۔ میں آتی ہوں۔ نصیر کی ماں کے رویے پر رملہ شرمندہ سی دروازے پر ہی رک گئی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔ نصیر مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

رملہ نے بیگ سے فون نکال کر آن کیا اور اپنے بابا کا نمبر ڈائل کیا۔

پہلی بیل پر ہی کال پک کر لی گئی۔

رملہ بیٹا کہاں ہو آپ؟

ملک صاحب فکرمندی سے بولے۔

سوری بابا جان میں بتا کر نہی آئی۔۔۔ ایکچولی ایک فرینڈ کی شادی ہے اس کی طرف آئی ہوں۔

دو چار دن تک واپس آ جاوں گی۔۔۔ آپ پریشان نہ ہو۔

وہ سب تو ٹھیک ہے بیٹا لیکن آپ کو بتا کر جانا چاہیے تھا۔ میں بہت پریشان ہو گیا تھا۔

سوری بابا جانی۔۔۔ فون بند تھا میرا ابھی چارج کیا ہے اور سب سے پہلے آپ کو کال کی ہے کہ آپ فکرمند ہو گے میرے لیے۔

ہمدان دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے غصے اور بے بسی سے چپ چاپ سب سن رہا تھا کیونکہ اسپیکر آن تھا۔

اچھا ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔ جب واپس آنا ہو تو بتا دینا آپ۔ میں کسی کو بھیج دوں گا آپ کو لینے اور کسی چیز کی ضرورت ہے تو بتا دیں۔

نہی بابا جانی کسی چیز کی ضرورت نہی ہے مجھے، آپ بس اپنا خیال رکھیں۔

میں بتا دوں گی آپ کو جب واپس آنا ہو گا۔

اچھا بابا جانی ٹھیک ہے میں کھانا کھا کر بات کرتی ہوں آپ سے۔۔۔ گال پے بہتے آنسو پونچھے اور جلدی سے کال بند کر دی۔

ہمدان نے بے بسی سے دایاں ہاتھ بالوں میں پھیرا اور غصے میں وہاں سے چلا گیا۔

دیکھا آپ نے کہا تھا ناں میں نے کہ ٹھیک ہو گی۔۔۔ رملہ نے کال بند کی تو مسز ملک کی جان میں جان آئی کہ رملہ نے ان کا نام نہی لیا۔

آپ خوامخواہ اس کے لیے ہلکان ہو رہے ہیں اور ہم سب کو بھی پریشان کر رہے ہیں۔

اس لڑکی کی کتنی فکر ہو رہی تھی آپ کو لیکن اس نے آپ کی زرا عزت نہی رکھی۔۔۔ فون بند تھا تو ہم سب میں سے ہی کسی کو بتا کر جا سکتی تھی۔

اس نے ضروری ہی نہی سمجھا۔۔۔ کیونکہ وہ ہم سب کو کچھ سمجھتی ہی نہی ہے۔

اس کا رشتہ بس آپ سے ہے۔ اسی لیے تو ابھی بھی آپ کو ہی کال کی ہے اس نے۔

ہمدان سے مزید سننا مشکل ہو رہا تھا اس لیے بے بس سا اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

بس بھی کردو اب۔۔۔بچی سہی سلامت ہے۔ تمہیں خدا کا شکرادا کرنا چاہیے لیکن تم تو ابھی تک اس میں کیڑے نکالنے میں مصروف ہو۔

ملک صاحب غصے سے بولے اور وہاں سے اپنے کمرے میں آ گئے۔

ہمدان کمرے میں آیا اور رملہ کا نمبر ڈائل کیا لیکن پھر رک گیا۔۔۔دوست کی شادی وہ بھی اچانک۔۔۔یہ بہانہ کچھ سمجھ نہی آیا مجھے۔

سیدھی طرح کیوں نہی کہتی کہ مجھ سے پیچھا چھڑا رہی ہو۔۔۔جتنا بھاگ سکتی ہو بھاگ لو لیکن ایک بات میں واضح کر دوں, منزل تمہاری مجھ پر ختم ہو گی۔

کال بند ہوئی تو رملہ فون بیگ میں رکھتی ہوئی اندر کی طرف چل دی۔

آ جائیں میڈم۔۔۔اتنا ڈر کیوں رہی ہو؟

اپنا ہی گھر سمجھو۔۔۔ نصیر اسے لینے دوبارہ دروازے تک آیا۔

بدلے میں رملہ بس پھیکا سا مسکرا دی اور اس کے پیچھے چلتی گئی۔

آو بیٹھو۔۔۔ماما کچن میں گئی ہیں تمہارے لیے کچھ لینے۔۔۔نصیر نے اس کے لیے ڈرائینگ روم کا دروازہ کھولا۔

اپنا ہی گھر سمجھو۔۔۔میں سمجھ سکتا ہوں یہ فیصلہ مشکل ہے تمہارے لیے لیکن میرا یقین کرو یہاں تم بلکل محفوظ ہو۔

گھر میں میرے اور ماما کے علاوہ صرف چند ملازم ہیں۔

دو بہنیں ہیں لیکن وہ اپنے اپنے گھر میں مصروف ہیں۔بہت کم آتی ہیں ملنے اور اگر آ بھی گئیں تو میں ہوں یہاں سب سنبھالنے کے لیے۔

ماما بہت فرینڈلی ہیں بس ڈیڈ کے جانے کے بعد تھوڑا ڈپریشن رہتا ہیں انہیں لیکن اب کافی بہتر ہیں۔

لو آ گئیں ماما۔۔۔نصیر تیزی سے ماں کی طرف بڑھا اور ان کے ہاتھ میں پکڑی ٹرے سے جوس والا گلاس اٹھا کر تیزی سے رملہ کی طرف بڑھا۔

رملہ نے گھبرا کر نصیر کی ماں کو دیکھا اور ڈرتے ڈرتے گلاس تھام لیا۔

Thanks

آرام سے بیٹھو بیٹا۔۔۔جب تک رہنا چاہو رہ سکتی ہو مجھے کوئی مسئلہ نہی ہے۔

نصیر کی دوست ہو تم اور میرے لیے میری بیٹی کی طرح ہو۔

رملہ حیران رہ گئی ان کے رویے پر کہ ابھی کچھ دیر پہلے تو ان کا رویہ کچھ اور تھا اور اب اچانک سے اتنی نرم دل کیسے ہو گئیں؟

جی۔۔۔ شکریہ۔ میں کسی ہوٹل میں بھی رہ لیتی لیکن اچانک نصیر سے ملاقات ہو گئی اور اس نے زبردستی روک لیا مجھے۔

بہت اچھا کیا ہے اس نے۔۔۔ تم جوس پیو اور فریش ہو جاؤ تب تک میں کھانا لگواتی ہوں۔

رملہ نے سر اثبات میں ہلایا تو وہ کمرے سے باہر چلی گئیں۔

نصیر پرسکون سا صوفے پر بیٹھ گیا اور محبت بھری نگاہوں سے رملہ کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔

رملہ نے اس کی طرف دیکھا تو مسکراتے ہوئے نظریں جھکا گیا۔

ماما سے کہتا ہوں روم سیٹ کروا دیں تمہارے لیے۔۔۔ اچانک سے سنجیدہ ہوا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

کہی میں نے یہاں آ کر غلطی تو نہی کر دی۔۔۔ رملہ سوچ میں پڑ گئی۔

کچھ دیر بعد ملازمہ اسے لینے آئی۔

کھانا کھانے کے بعد نصیر کی ماما اسے کمرے میں چھوڑ کر چلی گئی۔

دروازہ بند کرتی ہوئی صوفے کی طرف بڑھ گئی لیکن بیٹھنے کی بجائے کھڑکی کے پاس رک گئی اور کسی گہری سوچ میں گم ہو گئی۔

نصیر کی نظریں۔۔۔وہ جس طرح سے مجھے دیکھ رہا تھا کہی اسے مجھ سے۔۔۔ نہی نہی میں بھی پتہ نہی کیا سوچ رہی ہوں۔

ایک سال بعد ملے ہیں ہم۔۔۔اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکا ہو گا, ویسے بھی کونسا اسے مجھ سے محبت تھی۔

دل لگی کے لیے دوستی کرنا چاہتا تھا مجھ سے۔۔۔اپنے کیے پر پچھتایا ہے شاید بہت, اسی لیے ہمدردی کر رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔اور کوئی بات نہی۔

میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں۔۔۔اب تک تو ہمدان گھر پہنچ چکے ہو گے۔

مجھے کال نہی آئی ان کی۔۔۔ بہت ناراض ہو گے مجھ سے۔۔۔پتہ نہی کیا کچھ کہا ہو گا بڑی ماما نے۔

وہ تو یہی سمجھ رہے ہو گے کہ ان سے جھگڑ کر آئی ہوں میں۔

بہت غصہ آ رہا ہو گا انہیں مجھ پر۔۔۔پتہ نہی کیسے رہوں گی میں ان کے بغیر۔۔۔اتنا قریب آنے کے بعد ان سے دور رہنا محال ہو رہا ہے میرے لیے۔

جیسے جیسے رات بڑھتی جا رہی ہے میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔ایسے لگ رہا ہے جیسے سانس بند ہو جائے گا۔

یہ کیسے مقام پر آ گئی ہوں میں۔۔۔ جن اپنوں کے لیے میں اپنے سب سے عزیز رشتے سے دور ہو رہی ہوں ان اپنوں کے دل میں میرے لیے کوئی احساس ہی نہی ہے۔

کاش آج اماں زندہ ہوتی۔۔۔ ان کے ہوتے ہوئے مجھے کبھی حالات سے اتنا ڈر نہی لگا لیکن اب حالات سے زیادہ اپنوں سے ڈر لگتا ہے۔

بہت دور آ چکی ہوں میں اپنوں سے۔۔۔ اپنا سب سے قیمتی رشتہ بھی آج کھو دیا میں نے، پتہ نہی اللہ مجھے معاف کرے گا یا نہی۔

بے بس سی صوفے پر گر گئی۔۔۔ کتنے ہی گھنٹے ہمدان کی کال کا انتظار کرتی رہی۔ پتہ ہی نہی چلا کب آنکھ لگ گئی۔

دروازہ بجنے کی آواز پر ہڑبڑا کر اٹھ کر بیٹھ گئی۔ گھڑی پر نظر ڈالی تو رات کے دو بج رہے تھے۔

نا چاہتے ہوئے بھی دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔ دروازہ کھولا تو سامنے نصیر کی ماں کھڑی تھی۔

میرے ساتھ آو بیٹا۔۔۔ کچھ دکھانا ہے تمہیں۔

لیکن۔۔۔ رملہ نے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ اس کی بات نظر انداز کرتی ہوئی آگے بڑھ گئیں۔

رملہ حیرت زدہ سی ڈوپٹہ سہی کرتی ہوئی ان کے پیچھے چلتی گئی۔

وہ ایک کمرے کے باہر رک گئیں اور رملہ کو آگے آنے کا اشارہ دیا۔

رملہ ڈرتی ڈرتی بوجھل قدموں کے ساتھ آگے بڑھی۔

کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی روح تک کانپ گئی۔

نصیر فرش پے گرا سو رہا تھا اور اس کے بازووں پر جگہ کٹ لگے ہوئے تھے۔ خون کے چند قطرے ابھی بھی فرش پر بکھرے تھے۔

رملہ بے بس سی آگے بڑھی اور اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کو دبایا۔

نصیر کے ہاتھ پر رکھا بلیڈ اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ نصیر نے تیزی سے مٹھی بند کر لی۔

تھوڑی سی آنکھیں کھول کر رملہ کی طرف دیکھا اور پھر چونک کر تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

رملہ۔۔۔۔ تم یہاں؟

پلٹ کر دروازے کے پاس کھڑی ماں کو دیکھا اور سر نفی میں ہلاتے ہوئے سر جھکا گیا۔

کیوں کر رہے ہو یہ سب کچھ؟

آخر کس بات کی ازیت دے رہے ہو خود کو؟

تمہارے ساتھ جو کچھ کیا تھا اسی گناہ کی سزا دے رہا ہے یہ خود کو۔

جواب نصیر کی ماں کی طرف سے آیا۔

نصیر سر جھکائے ایسے بیٹھا تھا جیسے یہاں ہے ہی نہی۔

اپنے گناہ پر بہت شرمندہ ہے میرا بیٹا۔۔۔ تم اس کو معاف کر دو۔

پچھلے کئی مہینوں سے یہ ہر رات ایسے ہی خود کو ازیت دیتا ہے۔ بہت سمجھایا ہے میں نے اسے لیکن میری ایک نہی سنتا۔

دن تو کسی طرح گزار لیتا ہے لیکن رات کو اسی طرح حالت خراب کرتا ہے اپنی۔

خود کو بھی ازیت دیتا ہے اور بیوہ ماں کو بھی۔۔۔ جانتا ہے اچھی طرح کہ میرا اس کے سوا کوئی نہی ہے پھر بھی ایسا کرتا ہے۔

ایسا لگتا ہے جیسے اس نے جینا ہی چھوڑ دیا ہے۔

مت کرو اپنے ساتھ ایسا ظلم نصیر۔۔۔ تمہارا گناہ اتنا بھی بڑا نہی تھا جو تم اس طرح سے خود کو ازیت دے رہے ہو۔

رملہ آنسو پونچھتی ہوئی اس کے سامنے فرش پر بیٹھتی ہوئی بولی۔

انسان ہیں ہم۔۔۔ غلطیاں ہو جاتی ہیں ہم سے، مجھ سے بھی ہوتی ہیں۔۔۔ تم سے بھی ہو گئی۔

اتنی بڑی سزا نہ دو خود کو۔۔۔ اپنا نہی تو آنٹی کا ہی سوچ لو۔

کتنی تکلیف ہوتی ہوگی انہیں جب تمہیں اس حال میں دیکھتی ہیں, دیکھو ان کے چہرے کو۔۔۔رو رہی ہیں۔

اکلوتے بیٹے ہو تم ان کے۔۔۔اس طرح ازیت نہ دو خود کو۔

تم نے بھی تو سہی تھی یہ ازیت۔۔۔نصیر نے مسکراتے ہوئے سر اٹھا کر رملہ کی طرف دیکھا۔

تم بھی تو گزری تھی ناں اس ازیت سے۔۔۔؟

کیا تمہیں تکلیف نہی ہوئی تھی؟

جو کچھ میں نے تمہارے ساتھ کیا تھا کیا اس کے بعد تم نہی روئی تھی؟

نا جانے کتنی ہی راتیں تم نے بھی ایسی ازیت میں گزاری ہوگی۔

کتنے ہی دن تم اس صدمے سے باہر نہی نکلی ہوگی۔

آج بھی یاد ہے مجھے تمہاری بے بسی۔۔۔تمہارا درد اور تمہارے آنسو۔

میں کیسے بھول سکتا ہوں وہ ظلم جو میں نے تمہارے ساتھ کیا تھا؟

نہی بھول سکتا میں۔۔۔جب تک زندہ ہوں خود کو سزا دیتا رہوں گا۔

رملہ کی نظر اس کے ہاتھ سے بہتے خون پر پڑی تو تیزی سے اس کے ہاتھ سے بلیڈ چھیننے کی کوشش کی مگر نصیر مٹھی کھولنے کو تیار ہی نہی تھا۔

مت کروا پنے ساتھ یہ ظلم نصیر۔۔۔مت کرو۔

رملہ بے بس ہو چکی تھی۔۔۔دونوں ہاتھ نصیر کے سامنے جوڑ دیے۔

اچھا۔۔۔ریلیکس رہو تم میں بلکل ٹھیک ہوں۔کچھ نہی ہوا بس معمولی زخم ہیں۔

تھوڑا سا درد ہو گا بس۔۔۔ایک دو دن میں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔اب تو عادت ہو گئی ہے۔

ادھر دو مجھے یہ بلیڈ۔۔۔

اس بار نصیر نے ہتھیلی کھول دی اور ازیت بھرے لہجے میں قہقہ لگایا۔

بیٹا تم جاو میں سنبھال لوں گی اسے۔۔۔

اس کے ہنسنے پر رملہ ڈر کر پیچھے ہٹی۔۔۔ایسے جیسے اس کی دماغی حالت پر شک ہو۔

بلیڈ اٹھائے وہاں سے اپنے کمرے میں آ گئی۔

OhMyGod

یہ سب کیا تھا؟؟؟

نصیر ایسا ہو جائے گا میں سوچ بھی نہی سکتی۔۔۔دروازے بند کرتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئی اور سر گھٹنوں پے گرائے آنسو بہانا شروع ہو گئی۔

ماما کیوں لائی ہیں آپ اسے یہاں۔۔۔؟

آپ جانتی بھی ہیں آپ کے اس قدم سے وہ کتنی پریشان ہو جائے گی؟

میں اسے پریشان نہی دیکھ سکتا۔۔۔ نہی دیکھ سکتا۔

نصیر زور زور سے چلانا شروع ہو گیا۔

کچھ نہی ہوتا نصیر۔۔۔ میں بات کروں گی اس سے وہ تم سے شادی کے لیے مان جائے گی۔

نہی کرنی مجھے اس سے شادی ماما۔۔۔ اس قابل نہی ہوں میں اس سے محبت نہی "عشق" کرتا ہوں میں۔۔۔ محبت مکمل ہو سکتی ہے لیکن عشق۔۔۔ عشق ہمیشہ ادھورا رہتا ہے۔

اس کی آنکھوں میں آنسو نہی برداشت ہو رہے مجھ سے۔۔۔ آپ نے کیوں کیا ایسا؟

اس کے چلانے کی آواز پر رملہ کمرے سے باہر آ چکی تھی لیکن اس کے الفاظ سن کر دروازے سے آگے ہی نہ بڑھ سکی۔

آپ چپ کروائیں اسے۔۔۔ میں اسے روتے ہوئے نہی دیکھ سکتا۔۔۔ میری وجہ سے مزید نہی رو سکتی وہ۔

اچھا۔۔۔ میں جاتی ہوں اس کے کمرے میں۔۔۔ نہی رونے دوں گی اسے تم فکر مت کرو۔

یہ دوائی کھاؤ۔۔۔ وہ زبردستی اسے نیند کی گولی کھلا رہی تھیں۔

لیٹ جاو یہاں آرام سے۔۔۔اسے بیڈ پر لیٹا کر اس کا سر دباتی رہی اور ساتھ آنسو پونچھتی رہی۔

جب وہ سو گیا تو کمرے سے باہر آگئی اور دروازے پے کھڑی آنسو بہاتی رملہ کو دیکھ کر چونک کر مسکرا دیں۔

کوئی بات نہی۔۔۔آہستہ آہستہ ہو جائے گا ٹھیک۔

رملہ تیزی سے ان کے گلے لگ گئی اور ان کے کندھے پر سر رکھے جی بھر کر رو دی۔

آو بیٹا میرے ساتھ۔۔۔وہ رملہ کو ساتھ لیے اپنے کمرے میں آگئیں۔

بچپن سے ہی بہت ضدی ہے نصیر۔۔۔لاڈ پیار میں بہت بگڑ چکا ہے۔جس چیز کے پیچھے پڑ جائے اسے حاصل کیے بغیر چین نہی ملتا اسے۔

تمہارے ساتھ جو کچھ اس نے کیا تھا سب بتا چکا ہے مجھے۔۔۔میرے بیٹے کو معاف کر دو بیٹا اور اس سے شادی کر لو۔

مجھے کوئی اعتراض نہی تم کون ہو کہاں رہتی ہو کس گھرانے سے تعلق رکھتی ہو۔۔۔میں بس اپنے بیٹے کو زندہ دیکھنا چاہتی ہوں۔

پلیز اسے معاف کر دو۔

آنٹی یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟

آپ اس طرح معافی مانگ کر مجھے شرمندہ مت کریں ,میں نے آپ کے بیٹے کو کبھی بد دعا نہی دی تھی اور جہاں تک شادی کی بات ہے۔

میرا نکاح ہو چکا ہے میرے چاچو کے بیٹے کے ساتھ۔۔۔میں آپ کی یہ خواہش کبھی پوری نہی کر سکتی۔

بس کچھ دن اور میں یہاں سے چلی جاوں گی بلکہ اگر آپ بولیں تو صبح ہی چلی جاتی ہوں۔

میری وجہ سے نصیر خود کو مزید ازیت دے گا۔

آنسو بہاتی ہوئی اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

اگلی صبح۔۔۔۔

نصیر آفس جانے کے لیے تیار ہو کر ڈائیننگ ٹیبل پر پہنچا ہی تھا کہ گیٹ کیپر اندر آیا۔

سر باہر کوئی آیا ہے۔۔۔رملہ میڈم سے ملنا ہے اسے۔

کون۔۔۔؟

نصیر حیرت زدہ سا کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہوا اور سامنے سے آتی رملہ کو دیکھتے ہوئے بیرونی دوازے کی طرف بڑھا۔

رملہ بھی اس کے پیچھے چل دی۔۔۔کون ہو سکتا ہے؟

میں نے تو کسی کو بتایا بھی نہی اس گھر کے بارے میں۔۔۔ پریشان سی باہر کی طرف بڑھی اور جیسے ہی نظر گیٹ کے پاس کھڑے شخص پر پڑی قدم وہی رک گئے۔

سامنے کوئی اور نہی ہمدان کھڑا تھا۔

نصیر جہاں کھڑا تھا وہی کھڑا رہ گیا۔۔۔ آگے بڑھنے کی ہمت ہی نہی کر سکا۔

پلٹ کر دروازے کے پاس کھڑی رملہ کی طرف دیکھا اور پھر ہمدان کی طرف۔

نصیر کو سامنے دیکھ کر ہمدان حیرت زدہ سا کبھی اس کو اور کبھی رملہ کو دیکھتا رہ گیا۔

غصے سے نصیر کی طرف بڑھا۔ تم یہاں کیسے؟

یہ سوال تو مجھے آپ سے کرنا چاہیے ملک ہمدان۔۔۔ آپ یہاں کیسے؟

یہ میرا گھر ہے۔۔۔ آپ کون ہوتے ہیں مجھ سے یہ سوال کرنے والے؟

ہمدان اس کے سوال کو نظر انداز کرتا ہوا رملہ کی طرف بڑھا لیکن اس سے پہلے ہی نصیر رملہ کے سامنے ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا۔

دور رہو اس سے ملک ہمدان۔۔۔ تمہاری ملکیت نہی ہے یہ جو ہر بار اس کے پیچھے کہی بھی پہنچ جاتے ہو۔

میرا دماغ خراب مت کرو نصیر۔۔۔ راستے سے ہٹو۔

نہی ہٹوں گا میں راستے سے۔۔۔ اس وقت رملہ میرے گھر میں موجود ہے اور مجھے پورا حق ہے اس کی حفاظت کرنے کا۔

یہ یونیورسٹی نہی میرا گھر ملک ہمدان صاحب۔۔۔ آپ یہاں سے جا سکتے ہیں۔۔۔ باہر جانے کا راستہ اس طرف ہے۔

ہممم۔۔۔ اب تم مجھے سمجھاو گے کہ مجھے اپنی بیوی پر حق جتانا چاہییے یا نہی؟

بیوی۔۔۔ ہمدان کے منہ سے رملہ کے لیے بیوی کا لفظ سن کر نصیر نے بھنویں سکوڑتے ہوئے پلٹ کر رملہ کی طرف دیکھا۔

رملہ نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔ نصیر سامنے سے پیچھے ہٹ گیا لیکن پھر سے سامنے آ گیا۔ بیوی۔۔۔ خود کو اس کے شوہر کہتے ہو اور کل کہاں تھے جب یہ سڑکوں پر خوار ہو رہی تھی؟

فقط نکاح کے چند بول پڑھ لینے سے بیوی بن گئی یہ تمہاری اور تم نے اسے اپنی ملکیت سمجھ لیا کہ جب دل چاہے زندگی میں رکھو گے اور جب دل چاہے زندگی سے باہر نکالو گے۔

آخر چاہتے کیا ہیں آپ ہمدان صاحب۔۔۔؟

نصیر کسی صورت اسے آج بخشنے والا نہی تھا۔

تمہارے ان سوالوں کا جواب دینا میں ضروری نہی سمجھتا۔۔۔راستے سے ہٹو۔

ہمدان نے اسے کندھے سے جھنجوڑتے ہوئے پیچھے کیا اور رملہ کا ہاتھ تھام کر گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

نصیر تیزی سے گیٹ کے سامنے آگیا۔۔۔رک جاو اس طرح سے نہی لے جاسکتے تم اسے یہاں سے سمجھے؟

میں پولیس بلواوں گا۔۔۔کسی بھول میں نہ رہنا۔مجھے ثبوت چاہیے نکاح کا۔۔۔اس کے بغیر میں رملہ کو کہی نہی جانے دوں گا۔

ہمدان نے بے بسی سے رملہ کی طرف دیکھا جو کچھ نہی بول رہی تھی۔

سہی کہہ رہا ہے میرا بیٹا۔۔۔اگر واقعی یہ تمہارے نکاح میں ہے تو ہمیں ثبوت دکھاو۔اس طرح زبردستی نہی کر سکتے تم بچی کے ساتھ۔

نصیر کی ماں بھی باہر آگئیں۔

یہ سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔آخر کار رملہ نے چپ توڑ دی۔اس دن جب اماں نے تمہیں اغوا کروایا تھا تب ہمارا نکاح ہوا تھا لیکن تم ہوش میں نہی تھے۔

سہی۔۔۔تب حوش میں نہی تھا لیکن اب تو حوش میں ہوں۔۔۔دیکھتا ہوں کیسے لے کر جائے گا یہ تمہیں زبردستی یہاں سے۔

میرا دماغ خراب مت کرو نصیر۔۔۔پہلے ہی بہت پریشان ہوں میں یہ نہ ہو سارا غصہ تم پر نکال دوں۔

ہمدان رملہ کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے نصیر کی طرف بڑھا اور اسے بازو سے کھینچتے ہوئے گیٹ کے سامنے سے ہٹا کر رملہ کی طرف بڑھا۔

گارڈ سامنے آگیا۔۔۔یہاں سے نہی جا سکتے آپ۔

میری بیوی ہے یہ۔۔۔ایک بار کی کہی بات سمجھ کیوں نہی آرہی تم لوگوں کو؟

تو آپ ثبوت دکھا دو ناں بیٹا۔۔۔اگر نکاح نامہ دکھا سکتے ہو ہمیں کوئی اعتراض نہی ہے لیکن اس طرح بچی کو نہی جانے دے سکتے ہم۔

ہمدان نے بے بسی سے رملہ کی طرف دیکھا۔

رملہ نے نظریں جھکا لی۔۔۔میرے پاس ہے ثبوت میں دکھاتی ہوں۔

وہ ہمدان کا ہاتھ چھوڑ کر آگے بڑھنے ہی والی تھی کہ ہمدان نے سر نفی میں ہلایا۔میں ساتھ جاوں گا۔

ہمممم۔۔۔رملہ اس کا ہاتھ تھامے ہی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

پیچھے کھڑے نصیر کو ایسا لگا جیسے اس کا وجود کرچی کرچی ہو گیا ہو۔ اپنی جگہ سے ہل ہی نہی پایا۔

ماں نے کندھے پر ہاتھ رکھا تو پھیکا سا مسکرا دیا اور ان کے ساتھ اندر چلا آیا۔

رملہ نے بیگ سے نکاح نامہ نکال کر ہمدان کی طرف بڑھایا۔

ہمدان نے نصیر کے سامنے لہرایا۔۔۔ دیکھ لو اچھی طرح۔

نصیر خاموش نظروں سے بس دونوں کے نام اور دستخط دیکھ کر کسی گہری سوچ میں گم ہو گیا۔

ہر بار تم۔۔۔ ملک ہمدان تم مجھ سے ہر بار جیت جاتے تھے لیکن آج میں سہی معنوں میں تم سے ہار گیا۔

صرف ہارا نہی ختم ہو گیا آج میں۔۔۔ میرے وجود میں جو تھوڑی سی جان باقی تھی آج نکال دی تم نے ملک ہمدان۔۔۔۔ برباد ہو گیا میں۔

میرے جینے کی جو تھوڑی سی امید جاگی تھی آج وہ امید بھی چھین لی تم نے۔۔۔ گہری سانس لیتے ہوئے آگے بڑھا اور ہمدان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بے بسی سے مسکرا دیا۔

معاف کرنا میں نے آپ کو غلط سمجھا۔۔۔ میری دعا ہے کہ اللہ آپ دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے اور زندگی کی جو بھی مشکلات ہیں ان سے محفوظ رکھے آمین۔

ایک نظر رملہ پر ڈالتے ہوئے تیزی میں کمرے سے باہر نکل گیا اور آنکھ سے گرتا آنسو انگوٹھے سے مسل کر خود کو مظبوط ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

چلیں۔۔۔؟

جی۔۔۔ رملہ نا چاہتے ہوئے بھی ہمدان کے سوال پر سر ہلا گئی اور اپنا سامان سمیٹتی ہوئی اس کے پیچھے چلتی گئی۔

ملازمہ اس کا بیگ گھسیٹتی ہوئی گیٹ تک لائی۔ رملہ نے پلٹ کر نصیر کی ماں کی طرف دیکھا اور خدا حافظ بولتی ہوئی گیٹ پار کر گئی۔

اوپر کھڑکی کا پردہ تھوڑا سر کا اور ان کی گاڑی کے وہاں سے جاتے ہی نصیر بے بس سا کھڑکی کے پاس فرش پر بیٹھ گیا۔

دروازہ بند کیے کتنی ہی دیر آنسو بہاتا رہا۔۔۔ آخر کار اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس کے انتظار میں دروازے کے باہر کھڑی اس کی ماں بیٹے کی آنکھیں دیکھ کر تڑپ اٹھیں۔

نصیر مسکراتے ہوئے بنا پلٹے گھر سے باہر نکل گیا۔

گاڑی میں گہری خاموشی تھی۔۔۔ نہ رملہ نے کوئی بات کی اور نہ ہی ہمدان نے۔

آخر کار ہمدان کا ظبط ٹوٹ ہی گیا۔ اس نے گاڑی سڑک کے کنارے روکی اور اسٹیرنگ وہیل پے سر گرائے بیٹھ گیا۔

کیوں کیا ایسا بتاو مجھے؟

غصے سے رملہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

رملہ نے کوئی جواب نہی دیا بس چاپ اپنے ہاتھوں کو دیکھنے میں مصروف رہی۔

کچھ پوچھا ہے میں نے۔۔۔ بتاو کیوں گئی تھی نصیر گھر اور اس کے ساتھ کب سے رابطے میں ہو؟

ہمدان کے اس سوال پر رملہ نے چونک کر ہمدان کی طرف دیکھا اور سر نفی میں ہلا دیا۔

میرا اس سے کوئی رابطہ نہی تھا۔ اچانک ملے ہیں ہم کل۔

اچانک ملے اور اتنی بے تکلفی کے تم اس کے ساتھ اس کے گھر ہی چلی گئی۔۔۔ داد دینی پڑے گی تمہاری ہمت کی۔

اور کیا کرتی میں۔۔۔ کسی ہوٹل کے کمرے میں رہتی؟

میں تو جانے ہی والی تھی لیکن نصیر نے روک لیا۔ بہت بدل چکا ہے وہ۔

ہمم۔۔۔بدل چکا ہے۔بھول گئی کیا اس نے کیا کیا تھا ہم دونوں کے ساتھ؟

پھر بھی تم نے اس کا بھروسہ کیا۔۔۔کیوں؟

مجھے اس پر بھروسہ کرنا ہی پڑا۔۔۔کیونکہ میرے پاس سر چھپانے کا کوئی ٹھکانہ نہی تھا۔

میں مر گیا تھا کیا۔۔۔۔؟

میرے کہنے پر بنا بتائے گھر سے نکل آئی اور دشمن کے گھر پر پناہ لے لی۔۔۔میرا کوئی مقام ہے تمہاری زندگی میں یا نہی؟

غلط سمجھ رہے ہیں آپ۔۔۔میں آپ کی وجہ سے نہی آئی گھر سے بلکہ ماما نے مجھے جانے کو کہا۔۔۔وہ سب کچھ جان چکی ہیں ہمارے نکاح کے بارے میں۔

میں روشنی سے فون پر بات کر رہی تھی اور وہ اچانک کمرے میں آئیں اور میری ساری باتیں سن لیں۔

OhThatsGreat...

اگر تائی امی کو سچ پتہ چل ہی گیا تھا تو اس میں ڈرنے والی کونسی بات تھی؟

مجھے کال بھی تو کر سکتی تھی ناں؟

اگر انہوں نے گھر سے نکال دیا تھا تو دروازے کے باہر میرا انتظار بھی تو کر سکتی تھی؟

لیکن تم نے کیا کیا۔۔۔چپ چاپ وہاں سے اٹھ کر یہاں دشمن کے گھر میں پناہ لے لی۔

تمہارا یہ قدم میرے منہ پر بہت بڑا تمانچہ ہے رملہ۔۔۔ تم دشمن پر تو اعتبار کر سکتی ہو لیکن میرا نہی۔

ساری غلطی میری ہے۔۔۔ لیکن اب اور نہی، تمہیں مزید کوئی من مانی کرنے کی اجازت نہی دوں گا میں۔

ایک شوہر کو جیسے اپنی بیوی کو رکھنا چاہیے اب میں تمہیں ویسے ہی رکھوں گا۔

بھاڑ میں گئی پڑھائی۔۔۔ اب میں تمہاری ایک بات نہی سنوں گا۔۔۔ جو آج ہوا اس کے بعد تو ہر گز نہی۔

آج سے جو میں کہوں گا وہی کرو گی تم۔۔۔ گھر جا رہے ہیں ہم۔

اس سے پہلے بیٹی بن کر گئی تھی اس گھر میں لیکن آج میری بیوی بن کر جاو گی۔

بس۔۔۔۔ خبر دار جو ایک لفظ بھی بولی تم۔

رملہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ ہمدان نے بولنے سے منع کر دیا۔

خاموش۔۔۔ بلکل خاموش، کوئی سوال نہی۔۔۔ ورنہ میں کچھ ایسا کر بیٹھوں گا جس پر تم ساری زندگی پچھتاو گی۔

مزاق سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔ میری محبت میرا خلوص سب میرے منہ پر مار کر یہاں چلی آئی۔

اگر تائی امی کو سب پتہ چل ہی گیا تو ٹوٹ جاتی ان کے سامنے۔۔۔میں سب سنبھال لیتا لیکن نہی۔۔۔تمہارے سر پر تو اچھا بننے کا جنون سوار ہے۔

تمہاری زندگی میں میری کیا اوقات ہے یہ آج دیکھ لیا میں نے۔

اب تک میری محبت دیکھی تھی تم نے لیکن اب میرا دوسرا روپ دیکھنے کے لیے تیار رہو جاو۔

غصے سے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

رملہ بے بس سی کھڑکی سے سر ٹکائے آنسو بہانے میں مصروف ہو گئی۔

سارے راستے روتی رہی لیکن آج ہمدان پر اس کے کسی آنسو کا کوئی اثر نہی پڑا۔۔۔وہ بس چپ چاپ گاڑی ڈرائیو کرتا رہا۔

گھر پہنچتے ہی غصے میں گاڑی سے باہر نکلا اور رملہ کی سائیڈ والا دروازہ کھول کر اسے بازو سے کھینچتے ہوئے باہر نکالا۔

گاڑی کا دروازہ زور سے بند کیا اور اندر کی طرف چل دیا۔

پلیز ایسا مت کریں۔۔۔بینی کے بارے میں سوچیں۔

وہ بولتی رہ گئی لیکن ہمدان نے اس کی ایک نہی سنی۔۔۔جیسے ہی دونوں ٹی وی لاونج میں داخل ہوئے سب کے چہرے حیرت زدہ سے کھلے رہ گئے۔

مسز ملک حیرت زدہ سی آگے بڑھی۔۔۔کیوں آئی ہو تم یہاں؟

میں نے کہا تھا ناں کہ تم یہاں نہی آوگی دوبارہ۔۔۔تو پھر یہاں آنے کہ گستاخی کیوں کی؟

اور ہمدان تم۔۔۔تم کیا کر رہے ہو اس کے ساتھ؟

چھوڑو اس کا ہاتھ۔۔۔

معزرت تائی امی۔۔۔میں اس کا ہاتھ نہی چھوڑ سکتا، زندگی بھر کے لیے یہ ہاتھ تھاما ہے میں نے۔۔۔رملہ میری بیوی ہے اور اس کا ساتھ میں زندگی بھر نہی چھوڑ سکتا۔

آپ کو جو کرنا ہے آپ کر لیں۔۔۔مجھے اب کسی کی پرواہ نہی ہے اور ایک بات۔۔۔آئیندہ میری بیوی کو اس گھر سے جانے کے لیے مت کہئیے گا۔

یہ آپ کی سوتن کی بیٹی کی حیثیت سے نہی بلکہ میری بیوی ہونے کی حیثیت سے ہے اب یہاں۔

ہمدان۔۔۔کیا ہو رہا ہے یہ سب؟

ملک صاحب کی گرجدار آواز پر سب سیڑھیوں کی طرف پلٹے۔

کیا کہا تم نے ابھی ابھی؟

دوبارہ کہنا زرا۔۔۔رملہ تمہاری کیا ہے؟

جی تایا ابو۔۔۔بلکل ٹھیک سنا ہے آپ نے، رملہ میری بیوی ہے پچھلے ایک سال سے۔

آنٹی نے خود ہمارا نکاح پڑھوایا تھا۔۔۔آپ چاہیں تو رملہ سے پوچھ سکتے ہیں۔

رملہ نے اپنا ہمدان کے ہاتھ سے آزاد کروانا چاہا لیکن ہمدان نے اس کے ہاتھ پر گرفت مزید مظبوط کی۔

باقی سب ایسے کھڑے رہ گئے جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہو۔

ملک صاحب سر پکڑ کر وہی سیڑھیوں میں بیٹھ گئے۔

بابا۔۔۔رملہ نے باپ کی حالت دیکھی تو تیزی سے ان کی طرف بھاگی۔۔اس بار ہمدان نے اسے جانے دیا۔

بابا جانی آپ ہمیں غلط مت سمجھیں۔۔۔اماں نے یہ نکاح زبردستی کروایا تھا ہم سے۔

آپ جیسا چاہیں گے ویسا ہی ہو گا۔۔۔میں بینی کی خوشیوں میں رکاوٹ نہی بنوں گی۔

ہمدان مجھے طلاق دے دیں گے۔

رملہ۔۔۔خبر دار۔۔۔خبر دار جو دوبارہ طلاق کا لفظ نکالا اپنے منہ سے۔۔۔ہمدان تیزی سے اس کی طرف آیا۔

ملک صاحب نے مسکراتے ہوئے بیٹی کے سر پے ہاتھ رکھ دیا۔۔۔نہی ایسا کبھی نہی ہو گا، میرے لیے بینی میں اور تم میں کوئی فرق نہی ہے۔

تم دونوں میں میری جان بستی ہے۔ اس کے لیے اللہ نے کچھ اور سوچا ہو گا۔ اس کی فکر مت کرو۔

ویسے تو تمہاری ماں کو کوئی سکھ نہی دے سکا میں لیکن اس کے اس فیصلے کو میں دل و جان سے قبول کرتا ہوں۔

مجھے کوئی اعتراض نہی اس رشتے سے۔

لیکن مجھے اعتراض ہے۔۔۔ مسز ملک غصے سے چلائیں۔

پہلے اس کی ماں میری خوشیاں کھا گئی اور اب یہ میری بیٹی کی خوشیاں نگلنے آ گئی۔۔۔ لیکن میری زندگی میں تو یہ ممکن نہی ہو گا۔

ہمدان تم اس کو طلاق دو گے اور وہ بھی ابھی۔۔۔ ورنہ۔

ورنہ کیا۔۔۔؟

ملک صاحب بھی سیڑھیوں سے اٹھ کر نیچے آ گئے۔ دیکھ لوں گا میں تم کیا کر سکتی ہو۔ پہلے میری بیوی کو مجھ سے دور کیا اور اب بیٹی کو کرنا چاہتی ہو۔

اس بار اگر کچھ غلط کرنے کی کوشش کی تو اپنا ٹھکانہ کہی اور ڈھونڈ لینا۔۔۔ تم جیسی کم ظرف عورت کو مزید برداشت نہی کر سکتا میں۔

ٹھکانہ میں نہی آپ لوگ ڈھونڈلیں۔۔۔شاید آپ بھول رہے ہیں یہ گھر میرے نام پر ہے۔

سہی۔۔۔تو پھر ایسا کرتے ہیں ہم کوئی اور ٹھکانہ ڈھونڈ لیتے ہیں۔کیا خیال ہے ہمدان؟

تایا ابو۔۔۔لیکن۔

لیکن ویکن کو چھوڑو یار۔۔۔جاو جا کر پراپرٹی ڈیلرز کو وزٹ کرو,جو گھر پسند آ جائے بتاو مجھے آ کر۔

اگر تمہاری تائی امی کی یہی ضد ہے تو یہی سہی۔۔۔ہمیں کونسا پیسوں کی کمی ہے۔

بھائی جان آپ کیوں ایسی ضد لگا رہے ہیں بھابھی جان کے ساتھ۔۔۔؟

ہمدان کی ماما بھی بول پڑیں۔

گھر چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے؟

بیٹھ کر معاملہ حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ رہنے دیں بھابھی۔۔۔بڑے سال ہو گئے ہیں مجھے اس معاملے کو حل کرتے کرتے لیکن کچھ نہی ہوا اور آگے بھی کچھ نہی ہو گا۔

اس کا بس یہی حل ہے۔۔۔اس کو اس کی پراپرٹی مبارک ہو۔

ملک صاحب غصے میں گھر سے نکل گئے۔

ہمدان علی کی طرف پلٹا۔

علی گاڑی سے سامان نکلوا کر اپنی بھابھی کے کمرے میں پہنچا دو۔

جی بھائی۔۔۔علی معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے گیراج کی طرف بڑھ گیا۔

اپنے کمرے میں جاو۔

ہمدان کے کہنے پر رملہ چپ چاپ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ہمدان تم مت کرو ایسا بیٹا۔۔۔جانتے ہو ناں بینی تم سے کتنی محبت کرتی ہے۔وہ تو کل سے اس بات پر ہم سے الجھ رہی ہے کہ رملہ اس گھر میں کیوں ہے۔

اسے جب یہ پتہ چلے گا کہ رملہ تمہاری بیوی ہے تو مر جائے گی میری بیٹی۔

تھوڑا سا ترس کھا لو میری بیٹی پر۔۔۔کیوں اس پر اتنا بڑا ظلم ڈھا رہے ہو؟

تائی امی اس میں میرا کوئی قصور نہی ہے۔یہ نکاح چاہے زبردستی ہوا تھا لیکن میں رملہ کا ساتھ نہی چھوڑ سکتا۔

بینی کے لیے اللہ نے مجھ سے بہتر سوچا ہو گا۔اس کے لیے فکر مند نہ ہو آپ۔۔۔اور آپ شاید انجان ہیں تو میں آپ کو بتا دوں۔

ہمارا نکاح بھی بینی کی ہی مہربانی ہے۔اگر اس دن اس نے رملہ کو ہاسپٹل نہ پہنچایا ہوتا تو یہ سب نہ ہوتا۔

ناں رملہ ہاسپٹل پہنچتی ناں تائی ابو اور چھوٹی تائی امی کی ملاقات ہوتی اور نہ یہ نکاح ہوتا۔

آپ زرا پوچھیں بیٹی سے کہ اس نے کیا کچھ کیا تھا نصیر کے ساتھ مل کر۔

جب اپنے ہی دشمن کی چال میں شامل ہو جائیں تو ہارنا طے ہوتا ہے۔

اسے یقین نہی تھا بس مجھ پر۔۔۔یہ سب اس کی بے یقینیوں کا نتیجہ ہے۔

Excuseme

کوئی کام اچھا نہی کیا آج تک اس لڑکے نے۔۔۔

ہمدان سیڑہیوں کی طرف بڑھا ہی تھا کہ باپ کی آواز پر رک کر ان کی طرف پلٹا۔

پوری زندگی گزر گئی میری لیکن مجال ہے جو اس لڑکے نے باپ کی ایک بھی بات مانی ہو۔

ہر وقت اپنی من مانی کرتا آیا ہے اور آگے بھی کرے گا۔بس یہی دن دیکھنا باقی رہ گیا تھا۔

اب اس بڑھاپے میں اس کی وجہ سے دربدر کی ٹھوکریں بھی کھانی پڑیں گی مجھے۔

یہ سب تمہارے لاڈ پیار کا نتیجہ ہے۔۔۔تم نے ہی بگاڑا ہے اسے۔۔۔وہ بیوی پر بھی تپ گئے۔

مسز ملک افسردگی سے ان دونوں کو دیکھتی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔

میں نے کیا کر دیا اب؟

یہ سب میرے لاڈ پیار کا نہی آپ کی لاپرواہیوں کا نتجہ ہے۔

آپ کو فرصت ہی کہاں ہے شراب اور سگریٹ سے جو بیٹے پر دھیان دیں۔ میں اکیلی کیا کیا کروں؟

ہمدان نے گہری سانس لی اور سر نفی میں ہلاتے ہوئے اوپر چلا گیا۔

رملہ کے کمرے میں پہنچا اور دروازہ بند کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر رملہ تیزی سے پلٹی۔ ہمدان کو خونخوار نظروں سے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے۔

آپ یہاں۔۔۔؟

دددرروازہ کیوں بند کیا آپ نے؟

اس کے الفاظ اس کا ساتھ نہی دے رہے تھے۔ ڈر کے مارے زبان کپکپا رہی تھی۔

ہمدان نے اسے غصے سے صوفے پر بٹھایا اور خود برابر میں بیٹھ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا۔

کیا لگا تھا تمہیں کہ کہی بھی چلی جاوگی اور مجھے پتہ نہی چلے گا؟

سوچ بھی کیسے لیا تم نے کہ میں تم تک نہی پہنچ سکتا؟

تمہاری ہر ایک سانس سے باخبر ہوں میں۔۔۔ تو اس گھر کا ایڈریس کیسے نہ ملتا مجھے؟

مجھے بس ایک بات کا دکھ ہے کہ تمہیں پناہ لینے کے لیے وہی گھر کیوں ملا؟

روشنی کے پاس چلی جاتی۔۔۔مجھے کال کر دیتی لیکن تم نے ضروری ہی نہی سمجھا، کیوں؟

میں روشنی کے پاس ہی جا رہی تھی۔۔۔

جھوٹ۔۔۔ پہلے بھی جھوٹ بولا اور اب بھی جھوٹ بول رہی ہو، سچ کیا ہے مجھے وہ سننا ہے۔

کوئی بھی بہانہ نہی سنوں گا میں۔۔۔جس لحاظ سے نصیر تمہارے لیے میرے سامنے ڈٹ کر کھڑا تھا۔ اس لحاظ سے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بہت گہرا رشتہ ہے تم دونوں کے درمیان۔

رملہ کچھ پوچھا ہے میں نے تم سے؟

رملہ کی خاموشی پر ہمدان مزید تپ گیا اور اسے کندھے سے جھنجوڑا۔

اس سے پہلے کہ رملہ کوئی جواب دیتی دروازہ نوک ہوا۔

YesComein...

ہمدان تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا۔

دروازے پر علی تھا۔ رملہ کا بیگ گھسیٹتا ہوا صوفے تک لایا۔

IamsorryBhaiAndBhabi

میں نے آپ دونوں کو ڈسٹرب کیا۔۔۔ بھائی آپ نے ہی کہا تھا کہ بیگ کمرے میں رکھوا دوں بھابی کا۔

رکھ دیا بیگ۔۔۔ چلتا ہوں میں۔۔۔ معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

مزید بولتا رہتا اگر ہمدان کے چہرے کے بدلتے تیور نہ دیکھتا۔ اس لیے چپ چاپ یہاں سے کھسکنے میں ہی عافیت سمجھی۔

اس کے کمرے سے نکلتے ہی ہمدان اٹھا اور دروازہ لاک کرتے ہوئے واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔

رملہ کنفیوزڈ سی ہاتھ پر ہاتھ رکھے سر جھکائے پریشان بیٹھی تھی۔

کچھ پوچھا ہے میں نے۔۔۔ جواب چاہیے مجھے آج ہی۔

ہمدان پھر سے اس کی طرف پلٹا۔

میں سچ کہہ رہی ہوں میرا نصیر سے کوئی رابطہ نہی ہے۔ اچانک ملے ہم بس اسٹاپ پر۔۔۔ میں روشنی کے پاس ہی جا رہی تھی۔

آپ سے رابطہ نہ کرنے کی وجہ۔۔۔ میں آپ کو پریشان نہی کرنا چاہتی تھی۔

میں نہی چاہتی کہ آپ میری وجہ سے اپنی فیملی سے الجھیں۔

اپنی فیملی۔۔۔؟

ہمدان نے اسے بازو سے جھنجوڑتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف موڑا۔

شوہر کے لیے اس کی فیملی میں بیوی سب سے پہلی فہرست میں ہوتی ہے نکاح کے بعد۔۔۔ میری فیملی اب تم سے شروع ہوتی ہے۔

کیسے سوچ لیا تم نے کہ مجھے پریشانی ہوگی؟

صرف اور صرف تمہاری ضد کی وجہ سے چپ تھا میں۔۔۔ لیکن اب سے میں وہی کروں گا جو مجھے بہت پہلے کرنا چاہیے تھا۔

تم محبوبہ نہی ہو میری جو تمہارے لیے سب سے لڑتے لڑتے تھک جاوں گا۔۔۔ بیوی ہو۔

بہت بڑی غلطی کر دی تم نے نصیر کے گھر جا کر۔۔۔ میرا خون کھول رہا ہے۔ دل چاہ رہا ہے ختم کر لوں خود کو۔

کیا سوچتا ہو گا وہ کہ ملک ہمدان اتنا گرا ہوا مرد ہے جو اپنی بیوی کو تحفظ بھی نہی دے سکا اور وہ تمہاری طرف دیکھ کیسے رہا تھا؟

اس کی تمہارے چہرے پر جمی نظریں اور ہمارا نکاح نامہ دیکھ کر اس کا بدلتا لہجہ۔۔۔مجھے کچھ اور ہی دکھائی دے رہا تھا۔

اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے جو محبت اور بچھڑنے کا درد تھا ناں۔۔۔ مجھ سے نہی برداشت ہو رہا۔

کیوں تھا اس کی آنکھوں میں وہ درد؟

کہی وہ تم سے۔۔۔ میں سوچ بھی نہی سکتا۔ آئیندہ اگر مجھے تمہارے آس پاس بھٹکتا ہوا بھی نظر آگیا ناں تو جان لے لوں گا میں اس کی۔

برداشت نہی کر سکتا میں اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے محبت اور درد۔۔۔

غصے سے اپنے بال مٹھی میں جکڑے غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہی لے رہا تھا۔

رملہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے آنسو بہانا شروع ہو گئی۔

تم کیوں رو رہی ہو۔۔۔ کیا تمہیں بھی اس کے لیے درد محسوس ہو رہا ہے؟

نہی۔۔۔ رملہ نے تیزی سے سر اوپر اٹھایا۔

اگر ایسا ہے تو تمہاری آنکھوں میں یہ درد کیسا ہے؟

اس بار ہمدان غصے سے چلایا۔

میں تو آپ کے غصے کی وجہ سے۔۔۔

نہی۔۔۔ تم میرے غصے کی وجہ سے اس کی وجہ سے رو رہی ہو۔۔۔ اس کے نام کے آنسو بھی برداشت نہی کر سکتا میں۔

خاموش۔۔۔ بلکل خاموش۔ ڈریسنگ کی طرف بڑھا اور ٹشوز باکس رملہ کی طرف اچھالا۔

صاف کرو اپنے آنسو۔۔۔

اس سے پہلے کہ ہمدان مزید بولتا دروازہ نوک ہونے کی آواز پر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سامنے پھوپھو کھڑی تھیں۔ کیا ہو گیا ہمدان۔۔۔ تم کب سے اتنا چلانے لگے ہو؟

پورے گھر میں تمہارے چیخنے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ جاوا پنے کمرے میں اور فریش ہو۔

عجیب ماحول بنا رکھا ہے آج تم نے۔۔۔ آج سے پہلے سنی کسی کی اتنی اونچی آواز گھر میں؟

iamsorry

میں تھوڑا غصے میں تھا۔۔۔ اندازہ ہی نہی ہوا کہ میری آواز کمرے سے باہر جا رہی ہے۔

اپنے غصے پر قابو رکھو اور جو بھی معاملہ ہے کمرے کے اندر ختم کرو۔۔۔ کسی دوسرے کو اس بات کی خبر نہی ہونی چاہیے کہ تم دونوں کے درمیان کیا چل رہا ہے۔

یا اللہ خیر۔۔۔۔ یہ کیسی آواز تھی۔

ابھی وہ بول ہی رہی تھیں کہ کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز پر کمرے سے باہر بھاگی۔

رملہ اور ہمدان بھی ان کے پیچھے کمرے سے باہر آ گئے۔

بینی سیڑھیوں میں گری پڑی چیزیں اٹھا اٹھا کر نیچے پھینک رہی تھی۔ شیشے کی میز ٹوٹ کر بکھر چکی تھی۔

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو میرے ساتھ؟

ہمدان کو دیکھتے ہی زور سے چلائی۔

اس کا ہاتھ سیڑھیوں میں پڑے گلدان کی طرف بڑھتے دیکھ ہمدان تیزی سے رملہ کے سامنے آ گیا۔

خبردار بینی۔۔۔ خبردار جواب تم نے ایسا کچھ کرنے کی کوشش بھی کی تو اچھا نہی ہو گا۔ تسلی سے میری بات سنو۔

مسز ملک بیٹی کی حالت دیکھ کر آنسو بہا رہی تھیں اور اسے سنبھالنے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں۔

نہی سنوں گی میں تمہاری کوئی بھی بات آج۔۔۔ میرا دل ایسے ہی نہی ڈرتا تھا۔ میں جانتی تھی تم دونوں کے درمیان کچھ ہے۔

تم ایسے ہی اس کے پیچھے پیچھے نہی بھاگتے تھے۔

علی اپنی ماما کے ساتھ سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور بینی کو سہارا دیتے ہوئے نیچے صوفے تک لایا۔

اتنا بڑا دھوکا دیا تم نے مجھے۔۔۔میں سوچ بھی نہی سکتی تھی کہ میرا دوست میرے ساتھ ایسا بھی کر سکتا ہے۔

میری حالت کچھ بہتر ہو رہی تھی اور میں ہماری آنے والی زندگی کے خواب دیکھ رہی تھی لیکن تم نے میری زندگی ہی ختم کر دی۔

تسلی سے میری بات سنو بینی۔۔۔جو کچھ ہوا اس میں نہ تو رملہ کا کوئی قصور ہے اور نہ ہی میرا۔

اس کا نام کیسے لیا تم نے۔۔۔؟

بینی کے ہاتھ ٹی وی کا ریموٹ لگا اس نے وہی ہمدان کی طرف اچھال دیا۔

ہمدان نے ریموٹ کیچ کرتے ہوئے فرش پے پٹخ دیا۔کیا بدتمیزی ہے یہ بینی؟

جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔۔۔تمہارے اس طرح کرنے سے بدل تو نہی جائے گا سب کچھ۔

رملہ میری بیوی ہے اور اس سچ کو کوئی نہی بدل سکتا۔

اس سچ کو میں بدلوں گی۔۔۔تم ابھی اسی وقت طلاق دو اسے ورنہ میں خود کو ختم کر لوں گی۔

ہمدان تمہیں زرا ترس نہی آ رہا میری بیٹی پر؟

تم دونوں کی بچپن کی دوستی کا کیا ہوا؟

یہ لڑکی تمہیں ہم سب سے عزیز ہو گئی۔ بھول گئے وہ دن جب میں نے تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو سہارا دیا تھا؟

سب یاد ہے مجھے تائی امی۔۔۔ لیکن میری مجبوری کو بھی سمجھیں آپ لوگ۔

میرے پاس آپ سب ہیں لیکن رملہ کے پاس میرے سوا کچھ نہی ہے۔ میں اسے چھوڑنے کا سوچ بھی نہی سکتا۔

طبیعت ٹھیک نہی ہے تمہاری آو تمہارے کمرے میں چھوڑ دوں تمہیں۔

ہمدان نے بینی کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن بینی نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

نہی چاہیے مجھے تمہارا سہارا۔۔۔ زندہ لاش بنا کر رکھ دیا ہے مجھے۔۔۔ اتنی تکلیف مجھے اس بے بیماری میں نہی ہو رہی تھی جتنی بے بس میں اب محسوس کر رہی ہوں خود کو۔

سانس گھٹ رہا ہے میرا۔۔۔ یہی بیٹھوں گی میں۔

کب تک بیٹھو گی یہاں؟

تمہارے یہاں بیٹھنے سے یہ سب بدل تو نہی جائے گا۔

دیکھو اس میں کسی کا قصور نہی ہے۔ جو کچھ ہوا میں اور رملہ دونوں مجبور تھے۔

اگر میں اس وقت نکاح نامے پر سائن نہی کرتا تو تمہیں اور نصیر کو مار دیتے وہ لوگ۔

مر تو میں اب بھی گئی ہوں ہمدان۔۔۔ کاش تم بے وفائی نہ کرتے۔ یا تو اس لڑکی کو چھوڑ دو یا پھر اپنے ہاتھوں سے میرا گلہ دبا دو۔

مجھے نہی جینا۔۔۔ نہی دیکھ سکتی تمہیں کسی اور کے ساتھ۔ میرا وجود کرچی کرچی ہو چکا ہے تمہارے نکاح کی خبر سن کر۔

کچھ وقت لگے گا تمہیں سنبھلنے میں بینی۔۔۔ میں تمہارے لیے کچھ نہی کر سکتا۔

رملہ چلو یہاں سے۔۔۔ بینی کی طرف دیکھتے ہوئے رملہ کا ہاتھ تھامے اس کے کمرے میں لے گیا۔

پیچھے سے بینی چیختی چلاتی رہ گئی کہ رک جاو۔۔۔ مگر وہ نہی رکا۔

رملہ پلٹ پلٹ کر بینی کو دیکھ رہی تھی۔ اس کی یہ حالت اس سے دیکھی نہی جا رہی تھی۔

کیوں کر رہے ہیں آپ بینی کے ساتھ یہ سب؟

اس میں اس کا بھی تو قصور نہی ہے۔ وہ محبت کرتی ہے آپ سے۔

مجھے اندازہ نہی تھا کہ میں آپ دونوں کے درمیان آ گئی تھی۔ اس کی بے بسی اور آہیں ہمیں خوش نہی رہنے دیں گی کبھی۔

رملہ کمرے میں آتے ہی بولنا شروع ہو گئی۔

ہمدان غصے سے اس کی طرف پلٹا اور اس کا چہرہ دونوں ہاتھ میں تھام لیا۔

اس کی آنکھوں میں چند لمحے دیکھتا رہا اور پھر اسے چھوڑ دیا۔

ہمیں خوش رہنے کے لیے اس کی دعاوں کی نہی بلکہ ایک دوسرے پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہے۔

کوشش کرو کہ ہمارا ایک دوسرے پر بھروسہ ہمیشہ قائم رہے اور کسی تیسرے کا ہماری زندگی میں کوئی عمل دخل نہ ہو۔

اسے کچھ وقت لگے گا لیکن سنبھل جائے گی۔ بچپن سے جانتا ہوں میں اسے۔۔۔ تم اس کی زیادہ فکر نہ کرو۔

تھوڑی ضدی ہے اور اپنی ضد پوری کرنے کے لیے کسی بھی مقام تک جا سکتی ہے پھر چاہے وہ ضد کوئی چیز ہو یا انسان۔۔۔ لیکن اس وقت اس کی جو حالت ہے وہ صبر کے سوا کچھ نہی کر سکتی۔

آہستہ آہستہ اسے صبر آ جائے گا۔ تھوڑا وقت لگے گا۔

کیا آپ اس سے محبت نہی کرتے؟

رملہ کے سوال پر ہمدان نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔ یہ کیسا سوال ہے؟

میں تمہیں سب کچھ بتا چکا ہوں اپنے ماضی کے متعلق۔۔۔ ہم بس اچھے دوست ہیں اور جہاں تک شادی کی بات ہے۔ وہ ایک مجبوری کا بندھن تھا۔

صرف منگنی ہوئی تھی نکاح نہی۔۔۔

تو آپ کے خیال میں آپ کا یہ مجبوری کا بندھن بینی کے لیے بھی مجبوری تھا؟

اس کی چہرے کا درد اور بے بسی کیا وہ سب اس کی ضد ہے یا پھر کچھ اور؟

وہ جو کچھ بھی ہے میں اس بارے میں سوچنا بھی نہی چاہتا۔۔۔فی الحال تم میری زندگی کی سب سے بڑی زمہ داری ہو۔

تمہیں چھوڑنے کا تصور بھی نہی کر سکتا میں۔

اس کا مطلب آپ بہت خود غرض ہیں۔اپنی خوشیوں کی پرواہ ہے آپ کو لیکن بینی کی نہی۔۔۔وہ دوست جو زندگی کے ہر اچھے برے وقت میں آپ کے ساتھ کھڑی رہی۔

آج ایک اجنبی لڑکی کے لیے اسے چھوڑ دیا آپ نے؟

اجنبی لڑکی۔۔۔؟

تم اجنبی لڑکی نہی بیوی ہو میری۔۔۔تمہاری ایک ایک سانس سے باخبر رہنے والے کے لیے اجنبی کیسے ہو سکتی ہو تم؟

وہ دن جس دن تمہاری اماں نے تمہارا سودا کیا تھا۔اس دن سے ہر ایک دن کی خبر ہے مجھے۔۔۔اس بند کمرے میں کیا ہوا تھا جہاں تمہیں اس آدمی کے ساتھ بھیجا گیا تھا اور تم کتنے بجے کی فلائٹ سے کونسے ملک اور کونسی یونیورسٹی گئی سے واپس آنے تک۔

بس ایک بات کی خبر دیر سے ملی مجھے۔۔۔ آنٹی کی ڈیتھ اور تایا ابو سے تمہارے رشتے کے متعلق۔

ان دنوں میں ملک سے باہر تھا اور میرا رابطہ نہی ہو سکا روشنی سے۔۔۔ جب واپس آیا تو اچانک سے تم سامنے آگئی۔

ورنہ ایسا کوئی دن نہی گزرا تھا جب میں نے روشنی سے تمہاری خیریت دریافت نہ کی ہو۔

تمہارا سودا صرف ایک دکھاوا تھا مجھے نیچا دکھانے کے لیے۔۔۔ اس آدمی نے تمہیں ہاتھ تک نہی لگایا تھا۔

میرے بے ہوش ہوتے ہی تمہیں کمرے سے باہر بھیج دیا گیا تھا اور اس کمرے میں روشنی تمہارے ساتھ موجود تھی۔

یہ بات مجھے روشنی نے اسی رات بتا دی تھی فون پر لیکن میں تمہارے منہ سے سب سننا چاہتا تھا۔

لیکن تم نے بتانا ضروری ہی نہی سمجھا۔۔۔ خیر۔۔۔ اب بتانے اور کہنے کے لیے کچھ بچا بھی نہی۔

مجھے کسی کے بتانے یا نہ بتانے سے کوئی فرق نہی پڑتا کیونکہ تمہاری پاکدامنی کا سب سے بڑا گواہ میں خود ہوں۔

رملہ کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگاتے ہوئے مسکرا دیا۔

مجھے لگا تھا میں تمہاری حفاظت نہی کر سکا۔ لیکن ان لمحوں میں جس سے تمہاری حفاظت کی دعا کی تھی اس نے تمہاری حفاظت کی۔

میں آنٹی کی اس ضد سے انجان تھا۔ تایا جی اور ان کے رشتے کے لحاظ سے وہ بس تمہیں پروٹیکٹ کر رہی تھیں۔

جانتی تھیں کہ میں ان کی بیٹی کے لیے ایک مظبوط سہارا ہوں۔ اسی لیے تو تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دیا ہمیشہ کے لیے۔

تو پھر آج ایک بے جان رشتے کے لیے ان کا مان کیسے توڑ دوں میں؟

جس کے سہارے پر وہ اپنی بیٹی کو تنہا چھوڑ گئی ہیں وہ سہارا ان کی بیٹی سے کیسے چھین لوں میں؟

"نکاح صرف الفاظ نہی ہیں بلکہ دو روحوں کے ملن کی گواہی ہے جس کا گواہ خود اللہ ہے۔"

تو پھر اپنے اللہ سے کیا وعدہ کیسے توڑ دوں میں؟

تمہیں تحفظ دینے کا وعدہ کیا تھا اللہ سے۔۔۔ تو آج جب تمہیں میرے سہارے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے، کیسے اکیلا چھوڑ دوں؟

سب کی فکر چھوڑ کر کیا چند لمحوں کے لیے تم میری فکر نہی کر سکتی؟

جو تمہارے لیے پوری دنیا سے لڑنے کے لیے تیار رہے کیا اس کے لیے اپنی انا کو نہی مار سکتی؟

میں نہی جانتا تھا کہ میرا دل نا چاہتے ہوئے بھی تمہاری جانب کیوں کھینچا چلا آتا تھا۔مجھے بلکل اندازہ نہی تھا کہ ہمارا تعلق روح کا تعلق بن جائے گا۔

"وہ اللہ ہے ناں دلوں میں محبت ڈالنے والا۔۔۔جب وہ ہمارے دل میں کسی کے لیے محبت ڈالتا ہے ناں تو اس کے پیچھے اس کی کوئی تدبیر چھپی ہوتی ہے,ہم انسان کم عقل اور نا سمجھ ہیں جو وقتی طور پر اس کے فیصلوں کو نہی سمجھ پاتے لیکن وہ اپنی آزمائیشوں سے ہمیں اپنے فیصلے سمجھاتا ہے,ہماری قسمت میں جو لکھا جاتا ہے اس کے "کُن" سے ہی ممکن ہوتا ہے"

زیادہ مت سوچو اور اللہ کے اس فیصلے کو دل سے قبول کر کے دیکھو۔۔۔تمہیں سکون ملے گا۔

وقتی طور پر تمہیں میں خودغرض لگوں گا لیکن میری یہ خودغرضی اپنے لیے نہی تمہارے لیے ہے۔سوچو اگر میں تمہیں چھوڑ کر بینی کے پاس چلا جاوں تو کیا تم خوش رہ سکو گی؟

ہمارا رشتہ اب صرف کاغزات کی حد تک نہی رہا,ہمارے جسم اور روحیں بھی جڑ چکی ہیں۔روح کے جسم سے جدا ہونے کا مطلب جانتی ہو تم؟

اس وقت یہ جسم تو میرا ہے لیکن اس میں بسنے والی روح تمہاری ہو چکی ہے۔ تمہیں خود سے دور بھیجنے کا تصور بھی نہی کر سکتا میں۔

تم سے کوئی رابطہ نہ ہونے کے باوجود بھی صبح کا سورج نکلنے سے پہلے تمہارے پاس پہنچنے والا اپنے لیے خود غرض کیسے ہو سکتا ہے؟

بینی سے میرا رشتہ روح کا نہی ہے۔۔۔ کچھ دن لگیں گے اسے سنبھلنے میں لیکن سنبھل جائے گی اور دوسری طرف اگر میں تم سے تعلق ختم کر دوں تو تم زندگی بھر نہی سنبھل سکو گی۔

سمجھی۔۔۔ یا اور سمجھاوں؟

مسکراتے ہوئے رملہ کا سر سینے پے رکھتے ہوئے اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھ دیے۔

رملہ نے آنسو بہاتے ہوئے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور مظبوطی سے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑے مسکرا دی۔

دروازہ کھلا ہے مسز ہمدان۔۔۔ اب اتنی بے تکلفی بھی اچھی نہی ہے۔

آرام کرو میں کھانا بھجواتا ہوں۔ اور فکر کرنے کی بلکل ضرورت نہی۔ تمہاری فکر کرنے کے لیے میں ہوں۔

بس اپنی آنے والی زندگی کا سوچو۔۔۔ تایا ابو ہماری شادی کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

بینی کے لیے اللہ نے بہت بہتر سوچا ہو گا۔

تایا ابو کی بیٹی ہے وہ بھی اور اس وقت سب سے گہرا صدمہ انہیں لگا ہے لیکن پھر بھی وہ خوش کیونکہ ان کی دوسری بیٹی کی خوشیاں مجھ سے جڑی ہیں۔

بعد میں ملتے ہیں۔۔۔ایک ضروری کام ختم کرنا ہے مجھے۔

ہمدان کمرے سے باہر چلا اور رملہ مسکراتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئی۔آپ کا فیصلہ غلط نہی تھا اماں۔

ہمدان میری زندگی کا سب سے مظبوط سہارا ثابت ہو رہے ہیں۔

یونہی گہری سوچ میں گم صوفے پے سر ٹکائے آنکھیں بند کرلی۔

دو دن بعد۔۔۔

شام کے وقت گھر کی بیل بجی اور اندرونی دروازے سے کوئی اندر آتا دکھائی دیا۔

اسے آتے دیکھ بینی نے گردن گھما کر اسے دیکھا اور پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی کہ ہمدان کی آواز پر چونک گئی۔

نصیر۔۔۔تم یہاں؟

تمہاری اتنی ہمت کہ تم میرے گھر تک پہنچ گئے۔

ہمدان سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے غصے سے اس کی طرف بڑھا۔

CoolDownmrHamdan

کیا آپ کے گھر میں مہمان کا استقبال ایسے کرتے ہیں؟

بندہ سلام کرتا ہے، حال پوچھتا ہے۔ آپ تو بڑے چھوٹے دل والے نکلے۔

نصیر ابھی بول ہی رہا تھا کہ سیڑھیوں سے نیچے آتی رملہ پر نظر پڑی۔ اسے سامنے دیکھ کر مسکراتے ہوئے ہمدان کا راستہ کاٹتے ہوئے تیزی سے اس کی طرف بڑھ گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ رملہ کے پاس پہنچتا ہمدان تیزی میں رملہ کے سامنے آکر رک گیا۔

بینی بڑی دلچسپی سے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔

GetOut!

ہمدان بنا کوئی لحاظ کیے غصے سے بولا۔

چلا جاوں گا ملک ہمدان۔۔۔ آپ فکر نہی کریں۔ کسی ضروری کام سے آیا تھا یہاں۔

یہ رملہ۔۔۔ میرا مطلب آپ کی مسز کا پرس ہمارے گھر رہ گیا تھا بس وہی واپس دینے آیا تھا۔

بہت لمبا سفر تھا۔۔۔ لیکن خیر مجھے منزل مل ہی گئی۔

یہ لیجئیے۔۔۔ اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے رملہ کا پاوئچ نکال کر ہمدان کی طرف بڑھایا۔

ہمدان نے غصے سے اس کے ہاتھ سے پاوئچ لیا اور اسے باہر جانے کا راستہ دکھایا۔

اتنی بے عزتی پر بھی نصیر مسکرا دیا۔ میں نہی آتا مسز ہمدان لیکن اس میں آپ کا فون اور آئی ڈی کارڈ تھا تو مجھے مجبوراََ آنا پڑا۔

وہ رملہ کا نام لینے کی بجائے اسے مسز ہمدان کہہ کر مخاطب کر رہا تھا۔

آپ نے اتنی زحمت کی اس کے لیے شکریہ۔۔۔ لیکن اب آپ جا سکتے ہیں مسٹر نصیر۔۔۔ ہمدان نے ایک بار پھر اسے باہر کا راستہ دکھایا۔

ہمم۔۔۔ نصیر بے بس سا ایک نظر رملہ پر ڈالتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن پھر رک کر پلٹا اور بینی کو دیکھا۔

اسے دیکھ کر بینی مسکرا دی۔

نصیر نے آگے بڑھنا چاہا لیکن پھر ہمدان کی نظریں خود پر جمی دیکھ کر مسکراتے ہوئے دروازے کی طرف چل دیا اور دوبارہ پلٹ کر نہی دیکھا۔

عجیب ہی ہے یہ ملک ہمدان بھی۔۔۔ بندہ گھر آئے مہمان کو پانی کا ایک گلاس تو پلا ہی سکتا ہے لیکن نہی ان محترم پر تو بس عشق کا بھوت سوار ہے۔

رملہ کے سامنے تو ایسے کھڑا ہو گیا جیسے میں ابھی اسے چھین کر لے جاوں گا جناب سے۔۔۔ مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی اسٹارٹ کرنے کے لیے چابی لگائی ہی تھی کہ فون کی رنگ ٹون بجی۔

سکرین پر جگمگاتا نمبر اور نام دیکھ کر ماتھے پر بل پڑے۔۔۔ اسے کیا کام ہو سکتا ہے مجھ سے؟

سوچ میں پڑ گیا۔۔۔ مسلسل کال آتی رہی تو مجبوراً کال اٹھا لی۔

جی۔۔۔ مس بینش، کیسے یاد کیا آپ نے اس ناچیز کو؟

کیسے ہو؟

میرا نمبر ابھی تک سیو رکھا تم نے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی مجھے۔

ہمم۔۔۔ کام کی بات کریں مس بینش، کیسے خیال آیا مجھے کال کرنے کا؟

ہمارے درمیان اتنی بے تکلفی اچھی نہی لگی مجھے۔

نصیر کے جواب پر بینی نے قہقہہ لگایا۔۔۔ سہی کہا تم نے ہمارے درمیان اتنی بے تکلفی اچھی نہی مگر کبھی کبھی بے تکلفی بھی بہت ضروری ہوتی ہے۔

جانتی ہوں تم پسند کرتے ہو رملہ کو۔۔۔ جو کچھ اس کے ساتھ کیا اس کا بہت پچھتاوا ہے تمہیں لیکن کیا ہو اگر وہ تمہاری ہو جائے۔

میری۔۔۔ وہ کیسے؟

شاید آپ بھول رہی ہیں وہ ہمدان کے نکاح میں ہے۔

نکاح ہی ہوا ہے رخصتی تو نہی۔۔۔اگر تم ساتھ دو تو ہم ان دونوں کا یہ نکاح رخصتی سے پہلے ختم کروا سکتے ہیں۔

پھر تمہیں تمہاری محبت مل جائے گی اور مجھے میری۔۔۔کیا خیال ہے؟

دماغ خراب ہو گیا آپ کا۔۔۔جسمانی کمزوری کے ساتھ ساتھ دماغی کمزوری بھی لاحق ہو چکی ہے شاید آپ کو مس بینی۔

نصیر نے کال کاٹ دی اور فون ساتھ والی سیٹ پر پھینک کر گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

کال بند ہونے پر بینی نے بے یقینی سے فون کو دیکھا۔اس نے میری کال کاٹ دی۔۔۔اس کی اتنی ہمت۔۔۔دوبارہ کال ملانے لگی ہی تھی کہ رک گئی۔

نہی نہی۔۔۔میں نہی اب تم خود مجھے کال کرو گے۔جو آگ میں نے تمہارے دل میں لگائی ہے ناں یہ تمہیں مجبور کرے گی مجھ سے بات کرنے کو۔

فون وہاں رہ گیا تھا بتایا کیوں نہی مجھے۔۔۔۔؟

کمرے میں آتے ہی ہمدان رملہ پر تپ گیا۔

مجھے لگا آپ ناراض ہو گے۔۔۔اسی لیے نہی بتایا میں نے مجھے اندازہ نہی تھا کہ نصیر یہاں آجائے گا۔

itsok...

اس بات کو یہی ختم کرتے ہیں۔۔۔ ہمدان گہری سانس لیتے ہوئے کمرے سے باہر چل دیا اور ٹیرس پر آگیا۔

یہ دیکھنے کے لیے کہ نصیر چلا گیا یا نہی۔۔۔ جب اس کی گاڑی نظر نہی آئی تو پرسکون سا اندر واپس آ آگیا۔

ایک ہفتے بعد۔۔۔

مسز ملک صبح سے تیاریوں میں مصروف تھیں شاید ان کے کچھ رشتہ دار آنے والے تھے۔ سب کو یہی لگ رہا تھا مگر حقیقت کچھ اور ہی تھی۔

دوپہر کے دو بج رہے تھے کہ گھر کے اندرونی دروازے سے آتے شخص کو دیکھ کر ہمدان کے ماتھے پہ بل پڑے۔

سامنے نصیر کھڑا تھا لیکن اس بار اکیلا نہی تھا اس کی والدہ بھی ساتھ تھیں۔

مسز ملک خوشی خوشی آگے بڑھیں اور ان کا ویلکم کیا۔

ہمدان ٹی وی لاونج کے صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا۔ لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتے ہوئے دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے حیران سا کھڑا ہو گیا۔

سامنے صوفے پر لیٹی بینی کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

نصیر کی ماں بینی کے پاس آئیں اور اس کے سر پر ہاتھ رکھتی ہوئی مسکرا دیں۔

بہت پیاری ہے میری بیٹی۔۔۔ نصیر کی طرف دیکھتی ہوئی بولیں۔

ہمدان اس سارے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی۔

کیوں آئے ہیں آپ لوگ یہاں۔۔۔؟

تیزی سے نصیر کی ماں کی طرف بڑھا اور بنا کوئی لحاظ رکھے بولا۔

بدلے میں وہ مسکرا دیں۔۔۔ بیٹا پرانی باتیں بھلا دیں اب رشتہ دار بننے والے ہیں ہم۔

رشتہ دار۔۔۔؟

What?

میں کچھ سمجھا نہی۔۔۔ رشتہ دار کیسے بن سکتے ہیں ہم؟

مسز ملک غصے سے آگے بڑھیں۔ تم سے مطلب؟

تم جاوا پنے کمرے میں اور اپنی بیوی کو سنبھالو۔ تمہیں کوئی حق نہی ہے ہمارے معاملات میں بولنے کا۔

ملک صاحب بھی وہاں آ گئے اور سلام کرتے ہوئے صوفے پر براجمان ہو گئے۔

مجھے کوئی بتائے گا آخر کیا چل رہا ہے یہاں؟

ہمدان کو سیخ پا ہوتے دیکھ بینی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ بالوں کی لٹ کو انگلی پر لپیٹتے ہوئے طنز بھری نظروں سے ہمدان کو دیکھا۔

میرے رشتے کی بات چل رہی ہے یہاں نصیر سے۔۔۔ تمہیں کوئی اعتراض ہے؟

اس کی اتنی بے باقی پر ہمدان حیران رہ گیا۔

تمہارا رشتہ نصیر سے۔۔۔ دماغ تو خراب نہی ہو گیا تمہارا؟

تو۔۔۔ اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے؟

تم چوری چھپے نکاح کر سکتے ہو اور میں عزت سے رخصت بھی نہی ہو سکتی؟

تایا ابو آپ جانتے ہیں سب؟

ہمدان بینی کی بات کا جواب دینے کی بجائے ملک صاحب کی طرف بڑھا۔

نصیر ٹانگ پے ٹانگ جمائے پر سکون سا صوفے پر بیٹھ گیا اور ماں کو بھی بیٹھنے کا کہا۔

وہ بھی مجبور اور بے بس سی بیٹھ گئی۔

ہاں بیٹا۔۔۔ بینی کی خوشی اسی میں ہے تو کیا کہہ سکتا ہوں میں؟

ملک صاحب کے اتنے پر سکون جواب پر ہمدان نے ایک غصے بھری نظر نصیر پر ڈالی اور ایک نظر بینی کو دیکھ کر افسردگی سے سر ہلایا اور وہاں سے چل دیا۔

چھ ماہ بعد۔۔۔

ہمدان اور رملہ کے ولیمے والے دن بینی اور نصیر کی منگنی طے پائی۔

ہمدان کچھ نہی کر سکا کیونکہ ملک صاحب نے انہیں لاجواب کر دیا تھا۔ وہ سب کچھ نظر انداز کرتے ہوئے رملہ کا ہاتھ تھامے اپنی خوشیوں میں مگن بیٹھا تھا۔

نصیر اپنی پوری فیملی کے ساتھ ہال میں داخل ہوا اور ہمدان کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

بینی اپنے پاوں پر چلتی ہوئی اسٹیج تک آئی اس کی حالت اب کافی بہتر ہو چکی تھی۔

ملک صاحب نے نکاح خواں کو نکاح پڑھوانے کا بولا تو بینی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

اس نے حیرانگی سے نصیر کی طرف دیکھا۔

نصیر نے چہرہ دوسری طرف موڑلیا اور لاپرواہی کا مظاہرہ کیا۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے ڈیڈ۔۔۔ منگنی کو نکاح میں کیسے بدل سکتے ہیں آپ؟

اس نے ملک صاحب کے کان میں سرگوشی کی مگر وہ بھی انجان بنے رہے اور نکاح شروع ہو گیا۔

بینی نے ایک نظر مسکراتی ہوئی رملہ کو دیکھا اور اس کے چہرے پے جمی ہمدان کی گہری نظریں اسے نظر جھکانے پر مجبور کر گئی۔

کپکپاتے ہوںٹوں اور لڑکھڑاتی آواز میں نکاح قبول کیا اور کانپتے ہاتھوں سے سائن کرنے کے بعد وہی بیٹھی آنسو بہاتی رہ گئی۔

سب نے مبارک باد دی اور رخصتی کا شور مچ گیا۔ رخصتی کے نام پر وہ مزید چونک گئی۔

حیرت زدہ سی کبھی نصیر کو اور کبھی ماں باپ کو دیکھتی رہ گئی۔۔ کچھ بولنے اور پوچھنے کا موقع ہی نہی ملا اسے۔

ہوش تب آیا جب نصیر نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔ کیسا لگا سرپرائز مسز؟

بینی نے چونک کر اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

تم نے یہ کیا کھیل کھیلا ہے میرے ساتھ؟

ہماری ڈیل تو منگنی کی ہوئی تھی ناں۔۔۔ پھر یہ نکاح اور رخصتی کہاں سے آ گئی؟

نصیر اسٹیرنگ وہیل پے پے نظریں جمائے مسکرا دیا۔

ایک ڈیل تم نے کی تھی مس بینی اور ایک ڈیل میں نے خود سے کی تھی کہ تمہیں رملہ کی خوشیاں برباد نہی کرنے دوں گا۔

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی تم نہی بدلی۔۔۔ آج بھی اتنی ہی خود غرض ہو گی میں سوچ نہی سکتا تھا۔

تم منگنی چاہتی تھی لیکن میں نے انکل آنٹی سے ڈائریکٹ نکاح کی ڈیمانڈ کی وہ بھی تمہیں نا بتانے کی شرط رکھتے ہوئے۔

ان کی معزور اور بے بس بیٹی کو کون بیاہنے آنے والا تھا۔۔۔بس مجبوری میں انہوں نے ہاں کر دی۔

You....

آواز نیچی۔۔۔ عمر میں چاہے مجھ سے چار پانچ سال بڑی ہیں آپ محترمہ لیکن شوہر کی عزت بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔

جب ساری زندگی ساتھ رہنا ہے تو پھر جھگڑنے کا کیا فائدہ؟

میں زہر کھا لوں گی مگر تمہارے ساتھ نہی رہوں گی۔۔۔ دیکھنا بہت جلد تم سے طلاق لے کر تمہاری اس مڈل کلاس محبوبہ کی زندگی عزاب نہ بنائی تو میرا نام بدل دینا۔

LetsSee

اپنے لیے نیا نام ڈھونڈ لو پھر کیونکہ میں نے بھی قسم کھائی ہے کہ تمہیں ان دونوں کی خوشیاں برباد نہی کرنے دوں گا۔

اور تمہاری خوشیوں کا کیا؟

تم تو رملہ سے محبت کرتے تھے ناں اس کا کیا؟

محبت نہی "عشق" کرتا ہوں اس سے اور ہمیشہ کرتا رہوں گا۔۔۔ضروری نہی ہے جس سے محبت ہو اس کا ساتھ ملے , جو مل کر بھی نہ ملے اسی کو تو عشق کہتے ہیں۔

"محبوب کی یاد میں جو سکون ملتا ہے ناں۔۔۔اس سکون کا نام ہے رقص عشق۔۔۔رقص عشق ایک ایسا جنون ہی جس کی کیفیت طاری ہوتے ہی اپنا آپ تو بھول سکتے ہیں لیکن خیالِ یار سے غافل نہی ہو سکتے آپ۔

خیر آپ کے بس کی بات نہی ان باتوں کو سمجھنا مسز۔۔۔آپ سو جائیں آرام سے سفر بہت لمبا ہے۔چاہیں تو میرے کندے پے سر رکھ سکتی ہیں میں برا نہی مانوں گا۔

ہونہہہ۔۔۔مجھے کوئی ضرورت نہی تمہارے سہارے کی۔۔۔پورے راستے آنسو بہاتی رہی۔

گھر پہنچتے ہی نصیر کی بہینں اور ماں اسے اس کے کمرے میں لے آئیں اور دعائیں دیتی ہوئی کمرے سے رخصت ہو گئیں۔

کچھ دیر بعد نصیر کمرے میں آیا تو بینی چوڑیاں اتار اتار کر پھینک فرش پر پھینک رہی تھی۔

مجھے نہی رہنا تمہارے ساتھ۔۔۔آخر میرے ساتھ ہی کیوں ہوا ہے یہ سب کچھ؟

میں نے تو کسی کا کچھ نہی بگاڑا تھا۔۔۔بے فائی ہمدان نے کی تھی میں تو اس کے ساتھ مخلص تھی۔

کچھ نہی چاہیے مجھے۔۔۔ میری زندگی ہی فضول ہے۔ میں کسی کی زندگی میں شامل ہوئی بھی تو اس کی محبوبہ کی خوشی کے لیے، میرا اپنا کیا مقام ہے؟

نصیر مسکراتے ہوئے اس کے سامنے بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ مظبوطی سے تھام لیا۔ مقام حاصل کرنے کے لیے مقام بنانے پڑتے ہیں۔

ایک سال پہلے جو کچھ میں نے رملہ کے ساتھ کیا مجھے بھی ایسا لگ رہا تھا کہ میری زندگی اب فضول ہے۔ خود کو بہت ازیت بھی دی لیکن قسمت دیکھو میں مرا ہی نہی۔۔۔ مجھے موت اس وقت آئی جب رملہ کے نام کے ساتھ ہمدان کا نام دیکھا۔

اس دن میں واقعی مر گیا تھا۔۔۔ پھر اس کی خوشیوں کے لیے اپنی خوشیوں پر پر فاتحہ پڑھ لی میں نے۔

پھر تم سے ملاقات ہوئی۔۔۔ تمہیں اس حال میں دیکھنا بہت دردناک تھا میرے لیے۔

خیر پھر محترمہ نے شادی کی آفر کی۔۔۔ کچھ دن سوچا اور پھر بہت سوچنے کے بعد مجھے فیصلہ کرنا ہی پڑا۔

سوچا دونوں ہی ٹوٹ چکے ہیں تو کیوں ایک دوسرے سے جڑ کر مزید بکھرنے سے بچا لیں خود کو۔۔۔ آخر تمہارا قصوروار تو میں ہی تھا۔

ناں میں وہ سب کچھ کرتا اور نہ ان دونوں کا نکاح ہوتا۔۔۔ تمہیں تو بغیر کسی جرم کے سزا ملی۔

سوچا کیوں ناں تمہاری زندگی سے سارا درد تم سے چھین لوں اور تمہارا ہمدرد بن جاوں۔

بینی کے مزید نزدیک ہوا اور اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے اس کے چہرے پے بکھرتے آنسوؤں کو ہونٹوں سے چنتا چلا گیا۔

کیوں ناں ایک دوسرے کے ہمدرد بن جائیں؟

بینی نے بے پر سکون ہو کر اس کے سینے پے سر رکھ دیا۔ اسے واقعی ایک سہارے کی ضرورت تھی۔ اپنی زندگی کے سارے باب بند کرنے کی دعا کرتی ہوئی جی بھر کر رو دی۔

نصیر نے بھی مسکراتے ہوئے اس کے گرد بازو پھیلا دیے۔

رملہ نماز پڑھ کر دادو اور دادا جی کے پاس ٹیرس پر آ گئی۔ ہمدان پہلے سے ہی وہاں موجود تھا۔

وہ دونوں اس سے رملہ سے پہلی ملاقات سے لے کر نکاح تک کی کہانی سننے میں مصروف تھے۔

رملہ دادو کے پاس بیٹھ گئی اور ان کے کندھے پر سر ٹکائے مسکراتی ہوئی ہمدان کی باتیں سن میں مصروف ہو گئی۔

دل چاہ رہا ہے آپ ایسے ہی بولتے رہیں اور میں آپ کو دیکھتی رہوں۔۔۔دل میں سوچتی ہوئی مسکرا دی۔

ہمدان اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

ویسے یہ بینی کا نکاح کچھ زیادہ ہی جلد بازی میں نہی کر دیا تمہاری تائی امی نے ہمدان؟

اور رخصتی کا تو کوئی ذکر ہی نہی ہوا تھا گھر میں پھر اچانک نکاح اور رخصتی کیسے کر دی؟

دادو پریشان سی بولیں۔

پتہ نہی کیسے رہے گی میری نازک سی بچی ان انجان لوگوں میں۔۔۔لڑکا دیکھنے میں تو بہت اچھا لگ رہا تھا ویسے ،پتہ نہی اس کی ماں اور بہنیں کیسی ہو۔

میری بینی نے تو کبھی سوچا بھی نہی تھا اس گھر سے جانے کا۔۔۔پتہ نہی کیسے دل لگے گا اس کا وہاں ،انجان گھر ،انجان لوگ اور انجان شہر میں۔

DontworryDadojan

وہ مینیج کر لے گی۔نصیر بہت اچھا لڑکا ہے اور اس کی والدہ بھی بہت اچھی ہیں۔تایا ابو نے مجھ سے مشورہ کیا تھا نکاح اور رخصتی کے بارے میں۔

میں نے کہا جیسا آپ کو مناسب لگے۔

نصیر چاہتا تھا کہ بینی کو بتائے بغیر یہ سب ہو اور میں نے فیصلہ تایا ابو پر چھوڑ دیا۔

تو کیا میری بیٹی ساری زندگی تمہارے انتظار میں گزار دیتی؟

مسز ملک کرسی کھینچ کر بیٹھتی ہوئی بولیں۔

میرا یہ مطلب نہی تھا بڑی ماما۔۔۔ میں تو بس یہ کہہ رہا تھا کہ۔۔۔

بس بس رہنے دو۔۔۔ سب جانتی ہوں تم کیا کہنا چاہتے ہو، یہی ناں کہ میری بیٹی باقی کی زندگی تمہارے انتظار میں گزار دیتی؟

تم نے تو شادی کر لی اس لڑکی سے۔۔۔ نہ آگے کا سوچا نہ پیچھے کا، کیا کیا خواب تھے میری بیٹی کے۔ تم نے سب کچھ برباد کر دیا اس لڑکی کی وجہ سے۔

ہمدان چپ چاپ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ رملہ بھی اٹھنے ہی لگی تھی کہ مسز ملک نے روک لیا۔

بیٹھ جاو تم آرام سے۔۔۔ تم کہاں چلی؟

ان کی آواز پر ہمدان دروازے کے پاس ہی رک گیا لیکن آگے نہی آیا۔

جو بھی ہوا اب تم اس گھر کی بڑی بہو ہو، بیٹی تو نہی مان سکتی میں تمہیں اپنی لیکن بہو تو بن ہی چکی ہو تم چاہے زبردستی ہی سہی۔

اس گھر کی زمہ داریاں اب تمہیں سنبھالنی ہیں، سمجھ آئی یا نہی؟

جی۔۔۔ آنٹی۔۔۔ رملہ نے مختصر جواب دیا۔

ہمدان کی ماما، بابا، علی، پوپھو اور ملک صاحب بھی وہی آ گئے۔

ان کو آتے دیکھ ہمدان بھی واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

اچھا کلاس ہو رہی ہے بھابھی کی۔۔۔علی نے ہمدان کے کان میں سرگوشی کی۔

بدلے میں ہمدان نے اس کے کندھے پر مکا رسید کیا۔

افففف بھائی کتنی زور سے مارا ہے آپ نے۔۔۔یہ کل سے جم جانا بند کر دیں آپ ورنہ میری ہڈیاں پکا توڑ دیں گے آپ۔

تم اپنی چونچ بند کرو گے علی؟

ماں کے علی کو ٹوکنے پر ہمدان مسکرا دیا اور علی نے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی۔

اس گھر کی بڑی ہمیشہ میں ہی رہوں گی سن لو تم بھی یہ بات کان کھول کر ہمدان۔۔۔ہو گے تم بہت بڑی فیکٹری کے مالک لیکن اس گھر میں تمہاری نہی میری چلے گی, سمجھا دینا اپنی بیوی کو اچھی طرح۔

جی جی تائی امی۔۔۔بلکل آپ کا حکم سر آنکھوں پر, رملہ ویسا ہی کرے گی جیسا آپ چاہیں گی۔

آپ کی بیٹی ہے جیسے چاہیں اس سے اپنی باتیں منوا سکتی ہیں۔

بیٹی نہی ہے یہ میری۔۔۔البتہ تم میرے بیٹے ہو اس لحاظ سے اسے بہو مان سکتی ہوں۔

چلو شکر ہے کچھ تو مانا آپ نے ورنہ آپ کو ماننے کی عادت ہی کہاں ہے۔ آپ تو منوانے کی عادی ہیں۔

ملک صاحب کی بات پر سب ہنس دیے تو مسز ملک بھی مسکراتی ہوئیں وہاں سے چلی گئیں۔

آہستہ آہستہ سب دونوں کو دعائیں دیتے ہوئے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

رملہ اور ہمدان اکیلے وہاں رہ گئے۔ رملہ نے تکیہ اٹھا کر ہمدان کی طرف اچھالا۔

ہمدان کا دھیان فون میں تھا تو تکیہ سیدھا اس کی ناک پے لگا اور اس کے ہاتھ سے فون گر گیا۔

رکو زرا ابھی بتاتا ہوں تمہیں۔۔۔ وہ رملہ کے پیچھے دوڑا اور رملہ نے کمرے کی طرف دوڑ لگا دی۔

دونوں کو بھاگتے دیکھ علی بھی ان کے پیچھے کمرے میں آگیا۔ کونسا گیم کھیل رہے ہیں آپ دونوں؟

مجھے بھی ساتھ کھلالیں۔

بیٹا آپ جا کر اپنی پڑھائی پر توجہ دیں۔ ہمدان اسے کان سے کھینچتے ہوئے اس کے کمرے میں لایا اور مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

ویسے سہی کہتے ہیں لوگ شادی کے بعد لوگ بدل جاتے ہیں۔۔۔ خیر مجھے کیا؟

پڑھائی کس نے کرنی ہے میں تو سوؤں گا سکون سے۔۔۔تیزی سے بیڈ پر چھلانگ لگائی اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔

ہمدان کمرے میں واپس آیا اور دروازہ بند کرتے ہوئے رملہ کی طرف بڑھا۔وہ پر سکون سی سو رہی تھی۔

اتنی جلدی سو بھی گئی؟

ہمدان نے لائٹ بند کی اور اس کا سر اپنے بازو پے رکھتے ہوئے اس کے ماتھ پر ہونٹ رکھ دیے۔

وہ واقعی سو چکی تھی۔۔۔اسے سوتے دیکھ ہمدان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

ایک ہفتے بعد بینی اور نصیر کے ولیمے کا فنکشن رکھا گیا۔

دونوں کو خوش دیکھ کر پورے گھر والے پر سکون ہو گئے۔

رملہ بینی سے ملنے اسٹیج پر آئی تو پہلے بینی نے اسے گھورا لیکن پھر ہاتھ ملانے کی بجائے اسے گلے سے لگا لیا۔خوش رہو ہمیشہ میری دعا ہے۔

دوسری طرف ہمدان نے بھی نصیر کو گلے سے لگایا اور اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔خبر دار جو میری بیسٹی کو کبھی کو دکھ دیا۔اس کی یہ مسکراہٹ ہمیشہ قائم رہنی چاہیے۔

آپ کا حکم سر آنکھوں پر ملک ہمدان صاحب۔۔۔ نصیر نے الگ ہوتے ہوئے سینے پے ہاتھ رکھتے ہوئے سر خم کیا۔

ہمدان بینی کی طرف بڑھا اور اس کی ناک کھینچتے ہوئے شادی کی مبارک باد دی۔

رملہ نصیر کی طرف بڑھنے کی والی تھی کہ ہمدان نے اس کی کمر میں بازو ڈالتے ہوئے اسے آگے بڑھنے سے روک دیا۔

مسٹر اینڈ مسز نصیر۔۔۔ آپ دونوں کو ہماری طرف سے شادی بہت بہت مبارک ہو اللہ سے دعا ہے کہ آپ دونوں ہمیشہ اسی طرح ہنستے مسکراتے رہیں آمین۔

ثم آمین۔۔۔ بینی اور نصیر نے ایک ساتھ جواب دیا۔

نصیر ہمدان کو رملہ کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے دیکھ کر مسکرا دیا اور بینی کی طرف پلٹ گیا۔

چلیں۔۔۔ ان دونوں کو مصروف دیکھ کر ہمدان رملہ کو ساتھ لیے اسٹیج سے نیچے آگیا۔

رملہ نے اپنے ہاتھ ہمدان کی مظبوط گرفت میں دیکھا اور مسکرا دی۔

سچ کہتے ہیں جو آپ کا نصیب ہوتا ہے وہ کہی بھی کیسے بھی آپ کو مل کر ہی رہتا ہے پھر چاہے تو آسانی سے مل جائے یا پھر "رقصِ عشق" کی چکی پیس کر حاصل ہو، نصیب کا لکھا مل کر ہی رہتا ہے۔

ہمدان نے چلتے ہوئے رک کر رملہ کی طرف دیکھ کر آنکھیں بند کیں اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کا ہاتھ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ کر۔

رملہ نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر سر ٹکا دیا اور دونوں گھر کے لیے روانہ ہو گئے۔

ختم شد